بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت (جلد: ۱)

بنام

شانِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)

پر 12 بیانات

بیانات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھ لیجیے!

ہر وہ شخص جس کو اللہ پاک نے اِیمان اور عقل و فہم (یعنی سمجھ بوجھ) کی دولت عطا فرمائی ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اِیمان بلکہ جانِ اِیمان ہے۔ آپ کی محبت اللہ پاک کی محبت کا ذَریعہ ہے۔ پھر اِس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اِنسان اپنی زندگی کو آپ کے بتائے ہوئے اَحکامات کے مُطابِق گزارے۔ دُنیا کا یہ عام دَستور ہے کہ اِنسان کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اُس کا فرمانبردار ہوتا ہے، اُس کی ہر ہر اَدا اُسے پیاری لگتی ہے اور اُس کی عادات کو اَپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یوں ہی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مُحِب (یعنی محبت کرنے والا) اپنے محبوب کا کثرت سے ذِکر کرتا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی اِنسان کو جس سے مَحبت ہوتی ہے اس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔[1]

یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ رَسُول اپنے مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکرِ خیر کرتے ہیں۔ اِن ہی عاشقانِ رَسُول میں سے ایک عظیم شخصیت امیرِ اہلِ سنَّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بھی ہے کہ جن کو رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ سے والہانہ عقیدت و محبت ہے، آپ نہ صِرف خود سنَّتوں کے عامِل (یعنی سنَّتوں پر عمل کرنے والے) ہیں بلکہ آپ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں لاکھ لوگ سنَّتوں کے پابند بن گئے۔ ویسے تو آپ پورا سال نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

مدینہ

1 ...... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۰۷، حدیث: ۸۳۱۲۔

ذِکرِ خیر کرتے ہی رہتے ہیں لیکن جب رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک اور نورانی مہینا تشریف لاتا ہے تو آپ خوشی سے پُھولے نہیں سماتے۔ ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں بارہویں شریف کی نسبت سے 12 دِن مَدَنی مذاکرات کا اِہتمام فرماتے ہیں، جن میں جمع ہونے والے ہزاروں عاشقانِ رَسُول کو نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے جام پلاتے ہیں۔

رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ ھ کے 12 مَدَنی مذاکرات سے پہلے آپ نے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری صورت، سیرت، اَخلاق اور کردار وغیرہ سے متعلق اِن 12 موضوعات پر بیانات بھی فرمائے: **"والدینِ مصطفٰے، اُمَّت سے آقا کی محبت، محبتِ رَسُول، اِختیاراتِ مصطفٰے، اَخلاقِ مصطفٰے، صورتِ مصطفٰے، حُسن وجمالِ مصطفٰے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار، نور والے آقا، پیارے آقا کا پیارا بچپن، آمدِ مصطفٰے ہوئی کُفر روانہ ہوگیا، سرکار کی آمد مرحبا۔"** اِن بیانات کی اہمیت کے پیشِ نظر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ "فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت" اِن بیانات کو **"شانِ مصطفٰے پر 12 بیانات"** کے نام سے پیش کرنے کی سَعادت حاصِل کررہا ہے۔

اِن بیانات کا خود بھی مُطالعہ کیجیے اور دوسروں کو بھی ان کا مُطالعہ کرنے کی تَرغیب دِلائیے، اِن بیانات کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ دِل میں محبتِ خُدا و عشقِ مصطفٰے کی لازوال دولت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین کے حصول کا جَذبہ بھی بیدار ہو گا۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت

04-03-2020

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُعائے عطّار: یَا رَبَّ الْمُصْطَفٰے! جو کوئی یہ کتاب "شانِ مصطفےٰ پر 12 بیانات" کے 150 صفحات مکمل پڑھ یا سُن لے اُس کو عشقِ رسول کا لازوال خزانہ اور بے حساب مغفرت کا پروانہ عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والدینِ مصطفےٰ (بیان:1)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدِ مُصْطَفٰے کی شان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ محترم ہیں، آپ کا نام مُبارک عبدُ اللہ، کُنیت اَبُو محمد، اَبُو اَحمد اور اَبُو قُثَم (یعنی خیر و بَرَکت سمیٹنے والے) ہے(2) اور والِدۂ محترمہ کا نام مُبارک آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والدِ محترم حضرت عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ لاڈلے اور پیارے تھے۔ قبیلۂ قریش کی تمام حسین

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بعد التشھد، ص۱۷۲، حدیث: ۹۱۲۔

2 ...... شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول... الخ، ۱/۱۳۵۔

عورتوں نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے شادی کی دَرخواست کی مگر حضرت عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایسی عورت کی تلاش میں تھے جو حُسن و جمال کے ساتھ ساتھ حَسب ونَسب کی شَرافت اور اعلیٰ دَرجے کی پاکدامنی بھی ہو۔

غیبی سواروں نے جان بچائی (حکایت)

ایک دِن حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنگل میں گئے، مُلکِ شام کے یہودی چند علامتوں سے پہچان گئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ محترم یہی ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بارہا قتل (یعنی شہید) کرنے کی کوشش کی مگر اللہ پاک نے اپنے فضل وکَرم سے بچالیا۔ عالَمِ غیب سے اچانک چند ایسے سوار آئے جو اِس دُنیا کے لوگوں کی طرح نہ تھے، اُنہوں نے آکر یہودیوں کو مار بھگایا اور حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بحفاظت اُن کے مکان تک پہنچا دیا۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خُدا کرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِکاح ہو گیا

حضرت وَہب بِن مَناف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (جو کہ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے والدِ محترم تھے وہ) بھی اُس دِن جنگل میں تھے اور اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھا

تو اُن کو حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بے اِنتہا محبت و عقیدت پیدا ہو گئی، گھر آکر یہ عزم کرلیا کہ میں اپنی نُورِ نظر حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شادی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہی سے کروں گا۔ چنانچہ اپنی اِس دِلی تمنا کو اپنے چند دوستوں کے ذَریعے اُنہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تک پہنچا دیا۔ خُدا کی شان کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے نُورِ نظر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے جیسی دُلہن کی تلاش میں تھے، وہ ساری خوبیاں حضرت بی بی آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا میں موجود تھیں۔ چنانچہ 24 سال کی عمر میں حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے نکاح ہو گیا اور نُورِ محمدی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مُنتقل (یعنی Transfer) ہو کر حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مُبارَک پیٹ میں تشریف لے آیا۔

حضرت عبدُ الله کی وفات

جب حمل شریف کو دو مہینے پورے ہو گئے تو حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کھجوریں لینے کے لئے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا بھیجا یا تجارت کے لئے ملکِ شام روانہ کیا۔ وہاں سے واپس لوٹتے ہوئے مدینۂ پاک میں اپنے والد (یعنی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ المُطَّلِب) کے ننھیال "بنو عَدی بن نَجّار" میں ایک ماہ بیمار رہ کر 25 برس کی عمر میں حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وفات

پا گئے اور وہیں ”دارِ نابغہ“ میں دفن ہوئے یعنی آپ کا مزار شریف بنا۔ [1]

اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدِ مصطفےٰ جنتی جنتی

مادرِ مصطفےٰ جنتی جنتی

والدینِ مصطفےٰ جنتی جنتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بی بی آمِنہ کی وفات

اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جب عمرِ مُبارَک 5 یا 6 برس کی ہوئی تو آپ کی امّی جان حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آپ کو ساتھ لے کر مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں آپ کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الْمُطَّلِب کے ننھیال بنو عَدِی بن نجّار میں ملنے گئیں، اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آپ کی خادِمہ بھی ساتھ تھیں، جب واپس آئیں تو راستے میں مَقامِ اَبْواء میں حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اِنتقال فرما گئیں اور وہیں دَفن ہوئیں۔

وفات کے وقت بی بی آمِنہ نے اَشعار پڑھے

بوقتِ اِنتقال اپنے پیارے بیٹے، دو جہاں کے سردار، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مـــــــــــــــــــدینہ

[1] ..... مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۱۲–۱۴ ملتقطاً۔

کی طرف نگاہِ مَحبت سے دیکھا اور چند عربی اَشعار پڑھے:(جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے:) اے سُتھرے لڑکے! اللہ تجھ میں بَرَکت رکھے۔ اے اُن کے بیٹے! جنہوں نے بڑے اِنعام والے بادشاہ اللہ پاک کی مدد سے موت کے گھیرے سے نَجات پائی، (اے میرے پیارے بیٹے!) جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو تُو عزّت و جَلال والے رَبّ کی طرف سے مخلوق کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ تُو حَرَم و غَیرِ حَرَم ہر علاقے کی طرف اِسلام کے لئے بھیجا جائے گا جو تیرے نکوکار والد (اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سَیِّدُنا) اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دِین ہے، تو میں اللہ پاک کی قسم دے کر تجھے بُتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔[1]

دُنیا مَرے گی مگر میں کبھی نہیں مَروں گی!

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی اِس بیماری میں رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا سَر مُبارَک دَباتے تھے اور روتے جاتے تھے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آنسو آپ (کی اَمّی جان) کے چہرے پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹّے سے آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے آنسو پونچھ کر بولیں: "دُنیا مَرے گی مگر میں کبھی نہیں مَروں گی کیونکہ میں تم جیسا بیٹا چھوڑ رہی ہوں، جس کے سبب مشرق و مغرب میں میرا چرچا رہے گا۔" اِس وَلِیّہ وقت کا یہ قول نہایت دُرُست ہوا۔[2] اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے

مــــدینه

1 ...... المواھب اللدنیة، المقصد الاول، ذکر رضاعه، ۱/ ۸۸-۸۹۔ 2 ...... مراۃ المناجیح، ۲/ ۵۲۳۔

ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَدقے تم پر ہو دِل و جاں آمنہ ۔۔۔ تم نے بخشا ہم کو اِیماں آمِنہ

جو مِلا جس کو مِلا تم سے مِلا ۔۔۔ دِین و اِیمان عِلم و عِرفاں آمِنہ

کُل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فِدا ۔۔۔ تم محمد کی بنیں ماں آمِنہ

جس شکم میں مصطفےٰ ہوں جاگزیں ۔۔۔ عرشِ اعظم سے ہے ذِیشاں آمِنہ

آمنہ کے تین معنےٰ بالیقیں ۔۔۔ باامانت اَمن و اِیماں آمِنہ

تیری تُربت کا مُجاوِر میں بنوں ۔۔۔ پھر نکالوں دِل سے اَرماں آمِنہ

ہے یہ سالِکؔ آپ کے دَر کا فقیر ۔۔۔ مانگتا ہے امن و اِیماں آمِنہ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فوت شُدہ والِدین زندہ ہو گئے!

اے عاشقانِ رسول! ہر ایک کو اپنے ماں باپ پیارے ہوتے ہیں، پھر ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیوں پیارے نہ ہوں گے! اپنے والِدینِ کرِیمَین کو اپنی پیاری اُمّت کے ساتھ شمولیّت کی خاطر عطائے رَبِّ قادِر سے کیسا عظیمُ الشان معجزہ دِکھایا، سُنئے اور جھومئے: اِمام اَبُوالْقاسِم عبدُ الرَّحمٰن سُہَیلِی ''اَلرَّوْضُ الْاُنُف'' میں نَقل کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ بی بی عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا رِوایت کرتی ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: ''یااللہ! میرے ماں باپ کو زندہ کر دے۔'' اللہ پاک

---

(1) ...... رَسائلِ نعیمیہ، دِیوانِ سالک از مفتی احمد یار خان، ص ۳۲-۳۳۔

نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا قبول فرماتے ہوئے دونوں حضرات (یعنی والدین) کو زندہ کر دیا اور وہ دونوں اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لائے اور پھر اپنے اپنے مَزاراتِ مُبارکہ میں تشریف لے گئے۔[1]

دِل کو ہے فِکر کس طرح مُردے جِلاتے ہیں حُضُور

اے میں فِدا لگا کر ایک ٹھوکر اِسے بتا کہ یوں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدینِ کریمین نے کبھی بُت پرستی نہیں کی

خبردار! اِس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ والِدینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا مَعَاذَ اللہ حالتِ کُفر میں فوت ہوئے تھے اور عذابِ قبر میں مبتلا تھے، اِس لئے نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا تاکہ عذاب سے نَجات پائیں۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ وہ دونوں تَوحید پر قائم تھے (یعنی اللہ پاک کو ایک ماننے والے تھے) اور کبھی بھی اُنہوں نے بُت پرستی نہیں کی تھی۔ رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی اُمَّت میں شامل کرنے کے لیے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔

آقا کے تمام باپ دادا اہلِ ایمان تھے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت آمِنہ خاتون رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

مدینہ

1 ...... الروض الانف، وفاۃ آمنۃ وحال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم...الخ، ۱/۲۹۹۔

2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۹۳۔

کا ایمان قرآنِ کریم کی واضح آیت سے ثابت ہے۔ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی تھی: ﴿وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور ہماری اَولاد میں سے ایک اُمّت تیری فرمان بردار۔) پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اے رَبّ ہمارے اور بھیج ان میں ایک رَسُول انہیں میں سے۔) خُدایا میری اَولاد میں ہمیشہ ایک مؤمن جماعت رہے اور اے مولیٰ اِسی مؤمن جماعت میں نبیِّ آخرُ الزّمان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بھیج، حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دُعا یقیناً قبول ہوئی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام آباء و اَجداد (یعنی باپ، دادا، پَر دادا اوپر تک) سب کے سب اہلِ اِیمان مومن تھے۔[3]

جنّتی مچھلی

حضرت علّامہ اِسماعیل حقی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تفسیرِ رُوحُ البیان میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین دِن یا سات دِن یا چالیس دِن مچھلی کے پیٹ میں رہے لہٰذا وہ مچھلی جنّت میں جائے گی۔[4]

والدینِ کریمین جنّتی ہیں

اے عاشقانِ رَسُول! ذرا غور فرمائیے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ پاک کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چند دِن رہیں اس لیے وہ مچھلی جنّت

---

1 ...... پ۱، البقرۃ:۱۲۸۔ 2 ...... پ۱، البقرۃ:۱۲۹۔ 3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۲۴۔

4 ...... تفسیر روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، ۵/۲۲۶، پ۱۷، الانبیآء، تحت الآیۃ:۸۸، ۵/۵۱۸۔

میں جائے اور جس مُبارک پیٹ میں حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آقا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَعَاذَ اللہ (یعنی اللہ کی پناہ) کُفر پر دُنیا سے جائیں اور عذابِ قبر میں مبتلا رہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے! یقیناً اللہ پاک کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے ماں باپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی مُبارک زندگی کا ہر لمحہ توحید (یعنی اِیمان کی حالت) پر گُزرا اور وہ جنّتی ہیں بلکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام آباء و اَجداد (یعنی باپ دادا) اہلِ حق تھے جیسا کہ محترم نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "میں ہمیشہ پاک مَردوں کی پیٹھوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل (یعنی Transfer) ہوتا رہا۔"(1)

عُلَمائے کِرام کے اِرشادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے فتاویٰ رضویہ جلد 30 صفحہ 299 پر موجود کلام کا خُلاصہ یہ ہے: "کثیر اکابِر عُلَما کا مذہب یہی ہے کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے والدین مسلمان ہیں اور آخرت میں ان کی نَجات (یعنی چُھٹکارے) کا فیصلہ ہو چُکا ہے۔" حضرتِ امام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے والدینِ مُصطفٰے یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ماں باپ کے اِیمان کے متعلق سات رَسائل لکھے ہیں اور ان کا اِیمان ثابت کیا ہے۔ قاضی امام ابو بکر اِبنُ العربی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے یہ سُوال کیا گیا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی ذکر فضیلتہ... الخ، ص ۲۸، حدیث: ۱۵۔

کے آباء و اَجداد (یعنی باپ دادا سب) جہنم میں ہیں مَعَاذَ الله، تو آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی ایسا بکنے والا) شخص مَلْعُون (یعنی لعنتی) ہے۔[1]

14 سو سال کے بعد بھی بَدَن سَلامت!

21 جنوری 1978ء کے اخبار نوائے وقت کے مُطابق مدینۂ مُنوّرہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں مسجدِ نبوی علٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توسیع (Extension) کے سلسلے میں کی جانے والی کُھدائی کے دَوران سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الله بن عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمَا کا جسمِ مُبارک جس کو دَفن ہوئے 14 سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا، (قبر شریف سے) بِالکل تر و تازہ حالت میں نکلا۔

اللہ رَبُّ الۡعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

جَبیں میلی ہو کس طرح! دَہَن میلا ہو کس طرح!
مِرے آقا کے والد کا کفن میلا ہو کس طرح

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بیان کو اِخْتِتام (یعنی ختم کرنے) کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے

مـــــــــــــــــــــدینه

1 ...... تفسیر روح البیان، پ ا، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۱/۲۱۸۔

مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سَلام کے بارے میں مَدَنی پھول

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔[2] (2) سَلام کرتے وَقت دِل میں یہ نیَّت ہو کہ جس کو سَلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اَندازی کرنا حرام جانتا ہوں[3] (3) دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سَلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے[4] (5) سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[5]

واپسی پر بھی سَلام کیجیے

یاد رَکھیے! واپسی کا سَلام پہلے سَلام سے کم فضیلت نہیں رکھتا، ہمارے یہاں اب

مدینہ

1 ...... تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ انس، انس بن مالک، ۹/۳۴۷، رقم: ۸۲۹، حدیث: ۲۳۹۳۔

2 ...... جنتی زیور، ص۴۱۹۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ: ۱۶۔

4 ...... بہارِ شریعت، ۳/۱۱۰۰، حصہ: ۱۹۔

5 ...... مسند البزار، مسند عمر بن خطاب، ۱/۴۲۸، حدیث: ۳۰۸۔

رَواج یہ ہے کہ آتے ہوئے سَلام کریں گے اور جاتے ہوئے فِیْ اَمَانِ اللہ، خُدا حافظ کہتے ہیں یہ سُنَّت طریقہ نہیں ہے۔ سُنَّت یہی ہے کہ واپسی میں بھی سَلام کریں۔ سَلام کرنے کے بعد فِیْ اَمَانِ اللہ، خُدا حافظ یا جو بھی اِس طرح کے دُعائیہ اَلفاظ ہوں وہ کہہ سکتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم ضَرور کہیں بلکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ کہیں گے تو 30 نیکیاں ملیں گی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں، وَرَحْمَۃُ اللہِ بڑھائیں گے تو 20 نیکیاں اور وَبَرَکَاتُہ بھی کہیں گے تو 30 نیکیاں ملتی ہیں۔ (1)

دُرُست طریقے سے سَلام کیجیے

سَلام کا تلفظ (تَ۔لَف۔فُظ) بھی صحیح یاد کرنا چاہیے۔ لوگ جلد بازی میں سَلام کرتے ہیں، اگر یہ کہوں کہ 99.9 فیصد لوگ سلام کا دُرُست تلفظ ادا نہیں کرتے تو شاید یہ غَلَط نہیں ہو گا، یہ ان کی حالت ہے جنہیں دُرُست تلفظ آتا ہے مگر وہ بھی جلد بازی میں صحیح ادا نہیں کرتے۔ عوام جن کو دُرُست تلفظ ہی نہیں آتا ان کا کیا شِکوہ کرنا! سب کو دُرُست تلفظ سیکھنا چاہیے۔ سَلَامَا لَیْکُم، وَالَیْکُمْ سَلَام وغیرہ وغیرہ الفاظ کے ساتھ ہمارے یہاں سَلام جواب کا سِلسِلہ ہوتا ہے، یہ مُہمَل اَلفاظ ہیں جن کے کوئی معنیٰ نہیں۔ مجھ سے اسکرین پر سُن سُن کر بعض لوگ ملاقات کے دَوران تکلُّف کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ کہہ رہے ہوتے ہیں، اچھی بات ہے لیکن اِس کے باوجود بھی ایک تعداد ہے جو صحیح سَلام نہیں کر پا رہے ہوتے کیونکہ انہیں آتا ہی نہیں

مدینہ

1 ..... ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ما فی فضل السلام، ۴/ ۳۱۵، حدیث: ۲۶۹۸۔

ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کے معنٰی ہیں: ”تم پر سلامتی ہو“، یہ بہت ہی پیاری دُعا ہے جو دِینِ اِسلام نے ہمیں سکھائی ہے، دُرست طریقے سے سَلام کیا کریں کہ سبھی کو سَلامتی کی ضَرورت ہے۔ تلفظ بدل جانے سے بارہا مَعْنٰی تبدیل ہو جاتے ہیں، تو وہ پھر سَلامتی کی دُعا نہیں رہتی کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو سَلام سیکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں شرکت کیجیے

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) جو ہمارے یہاں ہزاروں کی تعداد میں مختلف علاقوں میں دعوتِ اسلامی کے اِسلامی بھائی لگاتے اور ان میں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ قراٰنِ کریم پڑھاتے ہیں، کام دھندا کرنے والے بھی رات کو پڑھ سکتے ہیں کہ عموماً مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالِغان) رات میں لگائے جاتے ہیں۔ رات کی قید نہیں ہے، جہاں فجر یا ظہر کے بعد پڑھنے اور پڑھانے والے تیار ہوں تو وہاں فجر یا ظہر کے بعد لگا لیے جائیں۔ ان میں دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور مختلف دُعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں جن کو مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں پڑھانے کی اِجازت ہوتی ہے پہلے ان کو سکھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو ٹیسٹ پاس کریں اور ان کے اَساتذہ انہیں پڑھانے کی اِجازت دیں صِرف وُہی پڑھائیں، مدارسُ الْمدینہ کی صرف تعداد بڑھائے جانے کی ضَرورت نہیں ہے۔ یاد رکھئے! غَلَط قرآن پڑھا دینے کی صورت میں پڑھنے والا بے چارہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں صحیح پڑھتا ہوں، تو اس کا وبال بھی آپ (یعنی

غَلَط پڑھانے والے) کے سر آئے گا۔ جتنے بھی مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه (بالغان) پڑھانے والے ہیں اگر انہوں نے سیکھا نہیں پہلے سیکھ لیں اور اِجازت ملے تو ہی پڑھائیں، ورنہ آپ خود چُپ چاپ دُرُست پڑھانے والے کے پاس پڑھنے کے لیے بیٹھ جائیں، اِسی میں دُنیا و آخِرت کی بھلائی ہے۔ اللہ پاک ہمیں دُنیا و آخِرت کی بھلائیاں سمیٹنے والا بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❀❀❀

عرش سے بھی کہیں افضل

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ذُوالنُّون حضرت یُونُس عَلَيْهِ السَّلَام کا لقب ہے کیونکہ آپ کچھ روز مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے مگر اس کی غِذا بن کر نہیں کہ نبی کا جسم تو قبر کی مٹی بھی نہیں کھاتی چہ جائیکہ مچھلی کھائے بلکہ امانتِ اِلٰہی بن کر۔ اِسی لیے قرآنِ کریم نے فرمایا:﴿ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۴۲) انہیں مچھلی نے نگل لیا جیسے موتی کو نگل لیتی ہے یہ نہ فرمایا کہ مچھلی نے انہیں کھالیا۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ اس مچھلی کا پیٹ عرشِ اعظم سے افضل ہے کہ ایک پیغمبر کا کچھ دِن تجلی گاہ رہا جب مچھلی کا پیٹ عرشِ اعظم سے افضل ہو گیا تو حضرت آمنہ خاتون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا کا وہ شکمِ پاک جس میں سَیِّدُ الْاَنْبِیاء (صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نو ماہ تک جلوہ افروز رہے وہ تو عرش سے کہیں افضل ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، ۳/۳۳۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اُمَّت سے آقا کی مَحبَّت (بیان:2)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں پر اللہ کا بڑا اِحسان

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں پیدا فرما کر اِحسانِ عظیم فرمایا۔ مزید یہ کہ اپنے پیارے حبیب، نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ وِلادت منانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 164 میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا اِحسان ہوا
فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ	مسلمانوں پر کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول
اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنہیں
وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	پاک کرتا اور اُنہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ

مدینہ

(1) مسند الفردوس، باب المیم، ۲/ ۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳۔

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

رَحمت وشفقت کے دَریا بہا رہے ہیں

اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت "صِراطُ الْجِنان فی تفسیرِ الْقراٰن" میں ہے: "مُراد یہ کہ اللہ پاک نے عظیم اِحسان فرمایا کہ اُنہیں اپنا سب سے عظیم رَسُول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رَسُول عطا فرمایا کہ اپنی وِلادتِ مُبارکہ سے لے کر وفات شریف تک اور اِس کے بعد کے تمام زمانے میں اپنی اُمَّت پر مُسلسل رَحمت و شَفقت کے دَریا بہا رہے ہیں، پیدائش کے وقت ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم اُمَّتیوں کو یاد فرمایا، شَبِ مِعراج بھی رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی بارگاہ میں یاد فرمایا، وفات شریف کے بعد قبرِ منور میں اُتارتے ہوئے بھی دیکھا گیا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک ہونٹوں پر اُمَّت کی نجات و بخشش کی دُعائیں تھیں، راتوں میں جب ساری دُنیا آرام کرتی، وہ رَحمت والے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا بستر پاک چھوڑ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں ہم گنہگاروں کے لئے دُعائیں فرمایا کرتے۔ قیامت کے دِن سخت گرمی میں شدید پیاس کے وقت رَبِّ قہار کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدے میں رکھیں گے اور اُمَّت کی بخشش کی دَرخواست کریں گے۔ کہیں اُمَّتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے، کہیں پُل صِراط سے سَلامتی سے گزاریں گے، کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے، کبھی جہنَّم میں گِرے ہوئے اُمَّتیوں کو نکال رہے ہوں گے، کسی کے دَرجات بلند فرمارہے ہوں گے، خود روئیں گے ہمیں ہنسائیں گے، خود غمگین

ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے، اپنے نورانی آنسوؤں سے اُمّت کے گناہ دھوئیں گے (اِس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دُنیا میں ہمیں قرآن دیا، اِیمان دیا، خُدا کا عِرفان (یعنی پہچان) دیا اور ہزاروں وہ چیزیں جن کے ہم قابِل نہ تھے اپنے سایۂ رَحمت کے صَدقے ہمیں عطا فرمائیں۔"[1]

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرُود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَحمت والی اُمَّت

اے عاشقانِ رَسُول! رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت سے کیسی محبت فرماتے ہیں، سُنئے اور اِیمان تازہ کیجئے: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "میری یہ اُمَّت رَحمت والی ہے۔"[3] اِس حدیث کی شَرح میں مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دوسرے نبیوں کی اُمَّت کے مُقابل میری اُمَّت پر حق تعالیٰ کی رَحمت زیادہ ہے، اِس کی نیکیاں کم، ثواب زیادہ ہیں۔ گناہوں کی مُعافی کے ذَریعے (یعنی اَسباب) بہت دیئے، بچانے کے بہانے بہت زیادہ ہیں، یہ صَدقہ ہے رَحمت والے آقا کا۔[4]

---

1. ...... تفسیر صراط الجنان، پ۴، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۶۴، ۲/ ۸۷۔
2. ...... حدائقِ بخشش، ص۲۹۸۔
3. ...... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ما یرجی فی القتل، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۴۲۷۸۔
4. ...... مراٰۃُ المناجیح، ۷/ ۱۸۲۔

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جُرم آپ رَحمت کیجے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَب میری آنکھیں ٹھنڈی اور دِل خوش ہوا

رَحمت والے آقا، بَرَکت والے داتا، شَفقت والے مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ظاہری) وفات کے وقت حضرت سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میرے بعد میری اُمَّت کے لئے کون ہوگا؟ تو اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوشخبری سُنا دے کہ "میں اِسے اُس کی اُمَّت کے سِلسلے میں رُسوا نہیں کروں گا اور اُسے یہ بشارت بھی دے دے کہ جب لوگوں کو قبروں سے باہَر نکالا جائے گا تو سب سے پہلے میرا حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے گا۔ جب لوگ جمع ہوں گے تو میرا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی اُن کا سردار ہوگا اور جب تک اُس کی اُمَّت جنَّت میں داخِل نہ ہو جائے تمام اُمَّتوں پر جنَّت حرام رہے گی۔" (یہ سُن کر) اُمَّت کے غم خوار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اَب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور میرا دِل خوش ہوا۔"[2] خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جمیلُ الرَّحمٰن قادری رضوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ہم غافلوں

مدینہ

1 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۹۸۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاۃ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۵/۲۱۷۔

کو جھنجوڑتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہو! ہر روز کتنی بار تم یاد اُس کی کرتے ہو؟

خیالِ اُمّتِ عاصی جسے آٹھوں پہر آیا[1]

یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمہیں ہر وقت یاد کرتے رہے، یہ بتاؤ کہ تم دِن میں کتنی بار یاد کرتے ہو؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمّت کی اکثریت جنّتُ الْفِرْدَوْس میں رہے گی

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الْعَزِیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (سب سے اعلیٰ دَرجے کی جنّت) جنّتُ الْفِرْدَوس کے رہنے والوں میں اکثریت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کی ہو گی۔ چند مَخْصُوص لوگوں کے سِوا بقیہ ساری اُمَّت (آٹھوں جنّتوں میں سب سے اعلیٰ جنّت) جنّتُ الْفِرْدَوس میں رہے گی۔ رَسُولِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت سے بہت محبت فرماتے ہیں اِس لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔[3]

مدینہ

1 ...... قبالۂ بخشش، ص۶۷۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۹۸۔

3 ...... الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنة... الخ، من خصائص امته صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الجنة، ۲/۲۲۴۔

شکر ایک کَرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دِل اُن پہ فِدا جانِ حَسنؔ اُن پہ فِدا ہو(1)

"اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" لب پہ جاری رہا

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد چشتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ساری عمر ہمیں اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی میری اُمّت میری اُمّت کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبرِ انور میں بھی اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرمارہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے، حق یہ ہے کہ اگر صِرف ایک بار بھی "اُمَّتِیْ" فرمادیتے اور ہم ساری زِندگی "یانبی! یانبی! یارَسُوْلَ اللہ! یاحَبِیْبَ اللہ!" کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار اُمَّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔(2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بار گاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

جِنہیں مَرقد میں تاحشر اُمَّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو اُن میں صَدقہ اپنی رَحمت کا(3)

ایک اور محبت والے نے بھی خوب کہا:

جن کے لَب پر رہا "اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ" یاد اُن کی نہ بھول اے نیازیؔ کبھی
وہ کہیں اُمَّتی تُو بھی کہہ یانبی! میں ہوں حاضر تِری چاکری کے لیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... ذوقِ نعت، ص۲۰۷۔ 2 ...... عاشقِ اکبر، ص۵۳۔ 3 ...... حدائقِ بخشش، ص۳۹۔

اے عاشقانِ رسول! اللہ اکبر! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِتنا خیال فرمائیں! کاش کہ! ہم بھی اپنے مُحسن آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد کو صِرف زبان سے نہیں، عملی طور پر بھی اپنی زندگی کا معمول بناتے ہوئے سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں!

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رَضاؔ یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی ہمیں اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں کو اپنانے اور سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارنے کا درس دیتی ہے۔ کاش! ہم بھی سچے پکے عاشقِ رسول بن جائیں۔ صِرف 12 رَبیعُ الْاَوَّل شریف کے موقع پر ہی نہیں، سارا سال ہی رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کر کے اِن کی سُنَّتوں پر عمل کر کے گویا میلاد کا جشن مَناتے رہیں۔ کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا اور جینا مَرنا سب پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

دیتا ہوں تجھے واسِطہ میں پیارے نبی کا اُمّت کو خدایا رہِ سنّت پہ چلا دے
دِل عشقِ محمد میں تڑپتا رہے ہر دم یاربّ! مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) حدائقِ بخشش، ص۱۹۸۔ (2) وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۱۲۔

اپنی اُمَّت کو یاد رکھنے والے آقا

نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَنبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رَبّ کے حُضور سیدھا کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنَّت میں بھیج دے اور میری اُمَّت میرے بعد رہ جائے، پھر عرض کروں گا: "یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے رَبّ میرے! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔" اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مَرضی ہے میں تیری اُمَّت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا: اے رَبّ میرے! اِن کا حِساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چِٹّھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ دوزخ (جہنم پر مقرر فرشتہ) عَرض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمَّت میں رَبّ کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

(مستدرک حاکم، کتاب الایمان، للانبیاء منابر من ذھب، ۱/۲۴۲، حدیث: ۲۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَحَبَّتِ رَسُول (بیان:3)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دِن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

محمد کی محبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے

اے عاشقانِ رَسُول! مومنِ کامل (یعنی Perfect مومن) ہونے کے لئے ایک مسلمان کے نزدیک نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک ذات، تمام رِشتے، ناتوں سے بڑھ کر پیاری ہونا ضَروری ہے چنانچہ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں۔ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اُس ذات کی قَسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی

مدینہ

1 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/۳۶۲، حدیث:۹۲۸۔

زیادہ محبوب (یعنی پیارا) نہ ہو جاؤں اُس وقت تک تمہارا اِیمان کامل (یعنی Perfect) نہیں ہو سکتا۔" حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اَب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں، اِس پر نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! اَب تمہارا اِیمان کامل (یعنی Perfect) ہوا۔[1]

محمد کی مَحبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے ۔۔۔ اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی ۔۔۔ خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمد کی مَحبّت آنِ مِلّت شانِ مِلّت ہے ۔۔۔ محمد کی مَحبّت رُوحِ مِلّت جانِ مِلّت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے

اے عاشقانِ رَسُول! اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت، اَولاد، عزیز، رِشتے داروں، دوست، مال اور وطن سب چیزوں کی محبت سے اور خود اپنی جان کی محبت سے بھی زیادہ ہونا ضَروری ہے۔ اللہ پاک پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 31 میں اِرشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ (پ۳، آل عمران:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲۔

اِس آیتِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اے نبی! آپ اِن لوگوں سے فرما دیجئے جو آپ کے وسیلے کے بغیر ہماری مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں یا جو اپنے کو رَبّ کا پیارا جان کر آپ سے بے نیاز (یعنی بے پَرواہ، آزاد) ہونا چاہتے ہیں یا جو آپ کی اِطاعت کے سِوا دوسرے اَسباب سے خُدا تک پہنچنا چاہتے ہیں، اِن سب کو اِعلانِ عام کر دیجئے کہ اگر تم خُدا سے مَحَبَّت کرنا چاہتے ہو تو نہ مجھ سے مُقابلہ کرو، نہ میری برابری کا دَم بھرو، نہ مجھ سے آگے آگے چلو بلکہ غُلام بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اپنے اَقوال (یعنی باتوں)، اَفعال (یعنی کاموں)، اَعمال، غرض زِندگی کے ہر شُعبے کو میری مِثال بنا دو اور مجھ میں فنا ہو جاؤ پھر مُعاملہ بَرعکس ہو گا کہ رَبّ تمہیں اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنالے گا اور تم جو چاہو گے (اپنے فضل و کرم سے) وہ کرے گا، اِس کے ساتھ ہی تمہارے سارے گُناہ مُعاف فرما دے گا کیونکہ اللہ بڑا غَفّار اور اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن (یعنی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا) ہے، تم اپنے کو اُس کی مَغْفِرَت اور رَحمت کا اہل بناؤ، پھر لُطف دیکھو۔ (1) یعنی اللہ پاک کا پیارا بننے کے لیے مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا بننا ضَروری ہے۔ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ اِس کو اپنے شِعر میں بڑا پیارا نظم کرتے ہیں:

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو (2)

---

1 ...... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳/ ۳۵۹ ملتقطاً۔ 2 ...... ذوقِ نعت، ص۲۰۶۔

یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ سے محبت کرے وہ اللہ پاک کا پیارا بن جائے، مگر جس سے خود آپ محبت فرمائیں اس کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا کہ آپ کے اس عظیم الشان غلام کی شان کیا ہو گی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِتّباعِ رسول کے بغیر کوئی چارہ نہیں

حدیثِ پاک میں ہے: اگر (حضرت) موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) بھی زندہ ہوتے تو اُنہیں میری اِتّباع (یعنی Obedience) کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔[1] اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے "خطباتِ رضویہ" میں (حدیثِ پاک نقل) فرماتے ہیں: اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ یعنی خبردار! جسے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت نہیں اُس کا اِیمان (کامل یعنی Perfect) نہیں۔[2]

نُورِ اِلٰہ کیا ہے محبت حبیب کی جس دِل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خُوک وخَر کی ہے
بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غَلَط غَلَط یہ ہَوس بے بَصر کی ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ سے بھی بڑھ کر محبت ہونی چاہیے

حدیثِ پاک میں ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے باپ اور اَولاد اور سب لوگوں سے زیادہ

مدینہ

1 ...... شعب الایمان، باب فی الایمان بالقرآن...الخ، ذکر حدیث جمع القرآن، ۱/۱۹۹، حدیث: ۱۷۶۔
2 ...... خطباتِ رضویہ، ص۷۔ دلائل الخیرات، فی فضائل الصلوۃ، ص۴۷۔ 3 ...... حدائقِ بخشش، ص۲۰۷۔

محبوب (اور پیارا) نہ ہوں۔[1] ایک اور مقام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ اِیمان کی مٹھاس پالیتا ہے: (۱) جس کو اللہ پاک اور رَسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سارے عالَم (یعنی کل کائنات اور ساری دُنیا) سے زیادہ پیارے ہوں (۲) جو کسی بندے کو خاص اللہ پاک کے لئے محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہو (۳) اور جو کُفر سے چُھٹکارا پانے اور مسلمان ہونے کے بعد کُفر میں واپس جانے کو ایسا بُرا جانتا ہو جیسا اپنے آپ کو آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔[2]

مدینے کا ذَرّہ ذَرّہ پیارا ہے

اے عاشقانِ رَسُول! قدرتی طور پر اِنسان جس سے محبت رکھتا ہے اُس سے نِسْبت (یعنی تعلق) رکھنے والی تمام چیزیں اُس کو پیاری ہو جاتی ہیں۔ رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے محبت رکھنا رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں داخل ہے۔ اِسی لئے تو عاشقانِ رَسُول، شہرِ مدینہ اور اِس کے ذَرّے ذَرّے سے محبت کرتے ہیں کہ یہ شہرِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبت (یعنی تعلق) رکھتے ہیں:

مدینہ اِس لیے عطّاؔر جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرور مدینے میں[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم من الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵۔

2 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵۔

3 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۲۸۳۔

صِدِّیق کے لئے ہے خُدا اور رَسُول بس

صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ہم گناہ گاروں کو اپنے رَب سے بَخْشوانے والے، جنَّت دِلوانے والے، نُور والے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدم گاہ (یعنی قدم شریف رکھنے کی جگہ) کا بھی اَدب کرتے تھے۔ چنانچہ منبر شریف کے جس زینے (یعنی Step) پر رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھتے۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، صحابی ابنِ صحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اَدباً اُس پر نہ بیٹھے۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: مجھے تین چیزیں پسند ہیں: (۱) اَلنَّظْرُ اِلَیْكَ یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ پُر نور (یعنی چمکدار چہرے) کا دِیدار کرتے رہنا (۲) وَاِنْفَاقُ مَالِیْ عَلَیْكَ یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنا مال خرچ کرنا اور (۳) وَالْجُلُوْسُ بَیْنَ یَدَیْكَ یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔[2]

تینوں آرزوئیں پوری ہوئیں

اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی یہ تینوں خواہشیں حُبِّ رَسُولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے پوری فرما دیں (۱) آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو سَفَر وحَضَر میں حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب رہی، یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے سِوا کوئی اور زِیارت سے مُشَرَّف ہونے والا نہ تھا (۲) اِسی طرح مالی قربانی کی سعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا

1 ...... معجم اوسط، باب من اسمہ محمود، ۶/۴۰، حدیث: ۷۹۲۳۔

2 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۰، النمل، تحت الآیۃ: ۶۲، ۶/۳۶۲۔

مال و سامان سرکارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دیا اور (۳)مزارِ پُر انوار میں بھی اپنی دائمی رَفاقت و قُربت (یعنی ہمیشہ ساتھ اور قریب رہنے کی سعادت)عنایت فرمائی۔[1]

پَروانے کو چَراغ تو بُلبل کو پُھول بس
صِدّیق کے لئے ہے خُدا اور رَسُول بس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے قرار ہو کر رونے لگتے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر کرتے تو عشقِ رَسُول سے بے قرار ہو کر رونے لگتے۔[2]

کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک دِن مسجد کے دَروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک

مدینہ

1 ...... عاشقِ اکبر، ص ۱۴۔
2 ...... جمع الجوامع، ۱۰/۱۶، حدیث: ۳۳۔
3 ...... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱۔

بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مَرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔[1]

سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر...

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت مولیٰ علی شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: "خدا کی قسم! اللہ کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنے مال، اپنی اَولاد، ماں باپ اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب (یعنی پسندیدہ) ہیں۔"[2]

دِل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں جب حبیبِ رَبّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرتا ہوں تو دِل خوشی سے جھومنے لگتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔[3]

جو جس سے محبت کرتا ہو گا وہ...

سُبْحٰنَ اللہ! مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت رکھنے والوں کی

مدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵۔

2 ...... شفا، فصل فیما روی عن السلف والائمۃ من محبتھم...الخ، الجزء: ۲، ۱/۲۲۔

3 ...... ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب تعاھد المصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم علی رکعتی الفجر، فصل فی قیام اللیل، الجزء: ۴، ۳/ ۱۱۵، رقم: ۲۵۵۰۔

بھی کیا شان ہے! ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ الله! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: تُو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی، صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے محبت رکھتا ہوں۔ اِرشاد فرمایا: "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔" حضرت اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ اِسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (1)

سب سے بڑا خوش نصیب

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سب سے بڑا خوش نصیب وہ ہے جسے کل حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب (یعنی نزدیکی) نصیب ہو جائے، اِس قُرب کا ذَریعہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ہے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا ذَریعہ اِتّباعِ سُنَّت، (یعنی سنَّت کی پیروی، سنَّت کے مُطابق اپنے اَعمال بجالانا) کثرت سے دُرُود شریف پڑھنا، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالاتِ طیّبہ (یعنی پاکیزہ سیرت) کا مُطالعہ (یعنی Study) اور محبت والوں (یعنی عشّاقِ مصطفےٰ) کی صُحبت ہے۔ یہ صُحبت اِکسیرِ اعظم (یعنی نہایت مُفید) ہے۔ (2)

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ...الخ، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸، و کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل ویلک، ۴/۱۴۶، حدیث: ۶۱۶۷۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۹۰ بتغیر قلیل۔

ہے میرے دِل میں اُلفت دو اس میں ایسی بَرکت
ہرگز نہ ہو کبھی کم لاکھوں سلام تم پر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپ کِس کے ساتھ قیامت میں اُٹھنا چاہتے ہیں؟

اے عاشقانِ رَسُول! اب ہم دیکھیں کہ کِس کِس سے محبت کرتے ہیں اور کِس کِس کے اَنداز اِختیار کرتے ہیں، کوئی فِلم ایکٹر کا اسٹائل اپناتا ہے، کسی کا آئیڈیل کوئی سیاسی لیڈر ہوتا ہے تو کسی کا آئیڈیل کوئی کھلاڑی، کسی کا آئیڈیل کوئی کامیڈین ہوتا ہے تو کسی کا آئیڈیل کوئی فِلم ایکٹر، اَلْغَرَض کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو کوئی کسی سے اور جو جس سے محبت کرے گا بروزِ قیامت اُسی کے ساتھ اُٹھے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسُول، اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ہیں لہٰذا اللہ کریم کی رَحمت سے قیامت میں ان کے ساتھ ہوں گے، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کرتے ہیں لہٰذا محشر میں انہی کے ساتھ اُٹھیں گے، اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے محبت کرتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ اُٹھیں گے۔ غوثُ الْاَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے محبت کرتے ہیں قیامت میں ان کے ساتھ اُٹھیں گے۔ اِس لیے اچھوں سے محبت کرنی ہے اور انہیں کے ساتھ رہنا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم پارہ 11 سورۃُ التوبہ آیت نمبر 119 میں حکم اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

دیکھئے! آپ کو کیا کرنا ہے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، ابھی زندگی کے سانس

چل رہے ہیں، کب یہ رُک جائیں کچھ پتا نہیں؟ اپنا انداز، اپنا لباس، رہن سہن، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، بول چال، بال، کھال اور چہرہ سب اسی جیسا کرنا ہے جس سے محبت ہے، محبت پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے، بس اگر ہمارا کردار بھی ان کی سُنَّتوں کا آئینہ دار بن گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ بیڑا پار ہے۔ یاد رکھئے! داڑھی پوری رکھنا واجب ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنَّت سے ہٹ کر داڑھی مُنڈانا اور ایک مُٹھی سے گھٹانا حرام ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تراش خراش والی چھوٹی سی برائے نام داڑھی رکھی، اِدھر سے کوئی کٹ مارا تو کوئی اُدھر سے جیسا کہ آج کل کچھ لوگ کررہے ہیں شاید یہ فِلم ایکٹروں کی نَقّالی ہے۔ یوں ہی طرح طرح کے لباس کا فیشن چل پڑا ہے، فُلاں فِلْم ایکٹر نے جو لباس پہنا اب اس کا فیشن چل پڑا، کسی ایکٹر نے کوئی لباس پہنا تو اس کے پیچھے چل پڑے اور اسی کا فیشن نکل آیا، آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ تو مسلمان ہیں، آخر کس کے پیچھے چل پڑے ہیں؟ براہِ کرم! اس کے پیچھے چلیں کہ جس کے پیچھے چلنے سے جنَّت ملتی ہے۔ ہاں ہاں پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چلنے والے کو تو جنَّت ہی ملے گی، یقیناً ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو جنَّت ہی میں تشریف لے جانا ہے۔

باغِ جنَّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

خُلد میں ہو گا ہمارا داخِلہ اِس شان سے
یَارَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچے عاشقِ رَسُول کی علامت

اے عاشقانِ رَسُول! بے شک ہر مسلمان عاشقِ رَسُول ہے چاہے کتنا ہی بے عمل ہو مگر کامل (یعنی Perfect) عاشقِ رَسُول کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے آخری نبی، رَسُولِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے مُطابق گزارنے کی کوشش کرتا رہے، اور ہاں کسی بھی سنّتِ مُؤکَّدہ کو جان بوجھ کر ترک نہ کرے۔ خُدانا خواستہ مُعاملہ اِس کے اُلٹ رہا، فیشن کے پُتلے بنے رہے، سُنَّتوں سے دور بھاگتے رہے تو کیا ہو گا! آہ! زبان سے تو عشقِ رَسُول کے بڑے بڑے دعوے ہوں اور عملی طور پر سُنَّتِ رَسُول پر عمل، نہ سیرت کے مُطابق زندگی کا گزارنا تو ایسا شخص کس طرح کامل عاشقِ رَسُول کہا جاسکتا ہے؟

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو کہ گانے سُنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
بدنگاہی کریں، بدکلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کھائیں رِزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول

مـــــدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۴۲۱۔

عَہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو ستاتے رہیں دِل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
گالیاں جو بکیں عیب دَریاں کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کاش! عطّار کا طیبہ میں خاتِمہ ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رَسُول[1]

یاد رَکھئے! یہ تسلیم شُدہ بات ہے کہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اُس کی اَداؤں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے، عاشقِ رَسُول کو تو ایسا ہونا چاہئے کہ اُس کو دیکھ کر اللہ پاک کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آجائے جیسا کہ کسی نے کہا ہے:

فنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دِیدار ہو جائے

اللہ پاک ہمیں اِس شعر کی حقیقی تصویر بنا دے کہ ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، اَلْغَرض زندگی کا ہر کام سُنّتِ رَسُول کے مُطابق ہو جائے، اے کاش! ہمیں اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی محبّت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ۶۴۹ تا ۶۵۰۔

مَحَبَّتِ رَسُول کی نشانیاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 873 صفحات پر مشتمل کتاب "سیرتِ مصطفٰے" صفحہ 836 پر ہے: واضح رہے کہ محبتِ رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ اِس کی چند نشانیاں ہیں جن کو دیکھ کر اِس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ واقعی اس کے دِل میں محبتِ رَسُول کا چراغ روشن ہے۔ ان علامتوں میں سے چند یہ ہیں:

(۱) آپ کے اَقوال و اَفعال کی پیروی، آپ کی سنّتوں پر عمل، آپ کے اَوامر و نَواہی کی فرمانبرداری، غرض شریعتِ مُطَہَّرہ پر پورے طور سے عامل ہو جانا۔ (۲) آپ کا ذِکر شریف بکثرت کرنا، بہت زیادہ دُرُود شریف پڑھنا، آپ کے ذِکر کی مجالسِ مُقَدَّسہ مثلاً میلاد شریف اور دِینی جلسوں کا شوق اور ان مجالسِ مُبارکہ میں حاضری۔ (۳) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام ان لوگوں اور ان چیزوں سے محبت اور ان کا اَدب و اِحترام جن کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت و تعلق حاصل ہے۔ مثلاً صحابۂ کرام، اَزواجِ مطہرات، اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن، شہرِ مدینہ، قبرِ انور، مسجدِ نبوی، آپ کے آثارِ شریفہ و مشاہدِ مقدسہ، قرآنِ مجید و اَحادیثِ مُبارکہ، سب کی تعظیم و توقیر اور ان کا اَدب و اِحترام کرنا۔ (۴) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوستوں سے دوستی اور ان کے دُشمنوں یعنی بددِینوں، بدمذہبوں سے دُشمنی رکھنا۔ (۵) دُنیا سے بے رَغبتی اور فقیری کو مالداری سے بہتر سمجھنا۔ اس لئے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف فقر و فاقہ اس سے بھی زیادہ جلدی پہنچتا ہے جیسے کہ پانی کا سیلاب اپنے منتہیٰ کی طرف۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی فضل الفقر، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِختیاراتِ مُصْطَفٰے (بیان:4)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مالِک و مختار ہیں

اے عاشقانِ رَسُول! نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُدا پارہ 22 سورۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 36 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مَرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رَسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے مُعاملے کا کچھ اِختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اُس کے رَسول کا وہ بیشک صَریح گمراہی بہکا۔

تفسیر صِراطُ الْجِنان جلد 8 میں ہے: اِس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پُرنور

مــــــدینہ

1 ...... اِبن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب الصلوۃ علی النبی، ۱/۴۹۰، حدیث: ۹۰۷۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے شرعی اَحکام میں خود مختار ہیں۔ آپ جسے جو چاہے حکم دے سکتے ہیں، جس کے لئے جو چیز چاہے جائز یا ناجائز کر سکتے ہیں اور جسے جس حکم سے چاہے الگ فرما سکتے ہیں۔(1) حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اُتاری جانے والی مُقَدَّس کتاب ''زبور شریف''میں ہے: اَحمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مالِک ہوا ساری زمین اور تمام اُمتوں کی گردنوں کا۔(2)

اللہ اللہ! شہِ کونین جَلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنَّت و دوزخ کی چابیاں ہاتھ مُبارک میں دیدی گئیں

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اُنھیں (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) اپنا مالِک نہ جانے حلاوتِ سنَّت (یعنی سُنَّت کی مٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن (یعنی مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مِلک ہے، تمام جنَّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمانوں اور زمین کی ساری بادشاہی) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ فرمان (یعنی حکم ماننے والے ہیں)، جنَّت و نار کی چابیاں دَستِ اَقدس (یعنی ہاتھ مُبارَک) میں دیدی گئیں، رِزق و خیر اور ہر قِسم کی عطائیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی

مدینہ

1 ...... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۶، ۸/ ۳۵۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۴۴۵۔ 3 ...... ذوقِ نعت، ص ۲۴۷۔

کے دَربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا کا ایک حصہ ہے۔[1] رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رَبّ کی عطا سے مالکِ جنَّت ہیں، مُعطیِ جنَّت (یعنی جنَّت عطا فرمانے والے) ہیں، جسے چاہیں عطا فرمائیں۔[2] بخاری شریف کی حدیث نمبر 71 میں فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ یعنی اللہ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔[3]

رَبّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسم | رِزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صَدقہ | دیتا وہ ہے دِلاتے یہ ہیں[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جِدھر اِشارہ فرماتے اُسی طرف چاند جُھک جاتا

بَعَطائے پَروردگار مالک و مختار نبی، اللہ کے کَرَم سے غیبوں پر خبر دار نبی (یعنی غیب کو جاننے والے) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آفتاب (یعنی سورج) کو حکم دیا کہ کچھ دیر رُک جائے، وہ فوراً ٹھہر گیا۔[5] عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے فرمانِ عالی شان کا خُلاصہ ہے: یہ حدیث اُس

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۱-۸۳، حصہ: ۱۔
2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۶۷۔
3 ...... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱۔
4 ...... حدائقِ بخشش، ص۴۸۱-۴۸۲۔
5 ...... معجم اوسط، باب العین، من اسمہ علی، ۳/ ۱۱۶، حدیث: ۴۰۳۹۔

حدیث کے علاوہ ہے جس میں مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کیلئے سورج کو رُکنے کا حکم اِرشاد فرمایا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِسے خِلافتِ رَبِّ الْعِزَّت کہتے ہیں، تمام مخلوقِ اِلٰہی کو اِن کے حکم کی اِطاعت و فرمانبرداری لازم ہے۔ وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب اُن کا ہے، وہ سب سے بڑے محبوب (یعنی پیارے) ہیں، جب دودھ پیتے تھے جُھولے میں چاند اُن کی غلامی کرتا تھا (یعنی بات مانتا تھا)، جِدھر اِشارہ فرماتے اُسی طرف جُھک جاتا، جب دودھ پیتوں کی یہ زبردست حکومت ہے تو اَب (اِعلانِ نبوت کے بعد) کہ خِلافۃ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر (جوبنوں پر) ہے آفتاب (یعنی سورج) کی کیا مَجال کہ اُن کے حکم سے پھرے (یعنی فرمانبرداری نہ کرے)۔ (1)

چاند اِشارے کا ہِلا حکم کا باندھا سورج

واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَحکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد ہیں

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اَحکامِ تشریعیہ (یعنی حلال و حرام کے اَحکام) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضے میں کر دیے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرمادیں۔ (3)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۴۸۵-۴۸۸ ملخصاً۔

2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۵۴۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴، حصہ: ۱۔

علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دُنیا و آخرت کی تمام زمینوں کا حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِک کر دیا ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنَّت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دُنیا کی زمین کا کیا ذِکر![1]

مالِکُ الْاَحْکام ہونے کے متعلق دو رِوایات

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کے متعلق دو حدیثیں عرض کرتا ہوں: (1) صحیح مُسلم شریف کی حدیث میں ہے: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی: کیا ہر سال یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے، اُنھوں نے تین بار یہ پوچھا۔ اِرشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجِب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ (یعنی میں ہاں کہہ دیتا تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم یہ کر نہ پاتے)[2] (2) بخاری و مُسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمَّت پر گِراں (یعنی بوجھ) نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مِسواک کا حکم دیتا۔[3]

کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے   محبوب کیا مالک و مختار بنایا

مدینہ

1 ...... شرح زرقانی علی المواهب اللدنیة، الفصل السادس فی امرائه ورسله...الخ، ۵/۴۹۔

2 ...... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، ص ۵۳۶، حدیث: ۳۲۵۷۔

3 ...... ترمذی، ابواب الطهارة، باب ما جاء فی السواک، ۱/۱۰۰، حدیث: ۲۳۔

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت عاصی کا تمہیں حامی و غمخوار بنایا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت کا دَروازہ کھولیں گے

ایک حدیثِ پاک میں "توریت شریف" سے مالک و مختار نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ اَوصاف (یعنی خوبیاں) مَنْقول ہیں: میرے بندے احمدِ مختار، اُن کی جائے وِلادت (یعنی پیدائش کی جگہ) مکۂ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینۂ طیبہ ہے، اُن کی اُمّت ہر حال میں اللہ پاک کی کثیر حمد (یعنی بہت تعریف) کرنے والی ہے۔[2] قیامت کے دِن مَرتبۂ شَفاعتِ کُبریٰ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے ہے کہ جب تک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت کا دَروازہ نہ کھولیں گے کسی کو مجالِ شَفاعت نہ ہو گی، بلکہ حقیقۃً جتنے شَفاعت کرنے والے ہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربار میں شَفاعت لائیں گے، شفاعتِ کُبریٰ مومن، کافر، فرمانبردار، گنہگار سب کے لیے ہے کہ وہ قیامت کا حِساب شروع ہونے کا اِنتظار جو سخت جان لیوا ہو گا اُس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش! جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اِس اِنتظار سے نجات پاتے، اِس مصیبت سے چُھٹکارا کُفّار کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے سے ملے گا، جس پر اَوّلین و آخرین (یعنی پہلے اور بعد میں آنے والے) مُوافقین و

---

1 ...... ذوقِ نعت، ص۴۸۔

2 ...... تاریخ ابن عساکر، باب ما جاء من ان الشام یکون ملک اھل الاسلام، ۱/۱۸۶-۱۸۷۔

مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد (یعنی تعریف) کریں گے ، اِسی کا نام "مَقامِ مَحْمُود" ہے۔[1]

فرمائیں گے جس وَقت غُلاموں کی شَفاعت میں بھی ہوں غُلام آپ کا مجھ کو نہ بُھلانا
فرما کے شَفاعت مِری اے شافِعِ محشر! دوزخ سے بچا کر مجھے جنَّت میں بسانا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَفاعت کی مختلف اَقسام

شَفاعت کی اور بھی اَقسام ہیں، مثلاً کتنے ایسے ہوں گے کہ جو بِلاحِساب جنَّت میں داخِل کیے جائیں گے، جن میں چار اَرَب نَوّے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اِس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ پاک و رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلم میں ہیں، کئی وہ ہوں گے جن کا حِساب ہو چکا ہے اور مستحقِ جہنم ہو چکے، اُن کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شَفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے دَرَجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے عذاب کم کروائیں گے۔ ہر قِسم کی شَفاعت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ثابت ہے۔ اِن میں سے کسی کا اِنکار وُہی کریگا جو گمراہ ہے اور ہاں! مَنْصَبِ شَفاعت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیا جا چکا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث نمبر 335 میں شافِعِ روزِ جزا، رَسُولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰، حصہ: ا بتغیر قلیل۔

2 ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۳۵۴۔

یعنی مجھے شَفاعت دے دی گئی۔ (1)

حرزِ جاں ذِکرِ شَفاعت کیجئے نار سے بچنے کی صُورت کیجئے

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں صدقہ شہزادوں کا رَحمت کیجیے (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے شَفاعت

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے یہ کہا: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (3) اُس کے لیے میری شَفاعت واجِب ہو گئی۔ (4) ہم گنہگاروں کی شَفاعت فرمانے والے، اپنے رَبّ سے ہمیں بخشوانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 10 مرتبہ صُبح اور 10 مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔ (5)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَفاعت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ

اے عاشقانِ رَسُول! اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ۱/۱۳۳، حدیث: ۳۳۵۔

2 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۹۴-۱۹۶۔

3 ...... اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقرَّب مقام عطا فرما۔

4 ...... معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵/۲۵، حدیث: ۴۴۸۰۔

5 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

شَفاعت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ کثرتِ دُرُودِ پاک بھی ہے، یعنی بہت سارے دُرُودِ پاک پڑھنا یہ بھی شَفاعت کا بہترین ذَریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیک بننے کا طریقہ بنام ''مَدَنی اِنعامات'' کے رِسالے میں بھی روزانہ کم از کم 313 بار دُرُودِ پاک پڑھنے کی تَرغیب موجود ہے کیا ہی اچھا ہو کہ ہم جس بارہویں والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشْنِ وِلادت منا رہے ہیں اُن پر روزانہ کم از کم 313 بار دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالیں۔ آیئے! اَب آخر میں شَفاعت کی خیرات مانگتے ہوئے ہم اپنے بارہویں والے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ دُرُودِ شفاعت پڑھتے ہیں، اللہ پاک ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت سے محروم نہ فرمائے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''[1]

گر لبِ پاک سے اِقرارِ شَفاعت ہو جائے ۔۔۔ یوں نہ بے چین رکھے جوشِشِ عِصیاں ہم کو
نَیّرِ حَشر نے اِک آگ لگا رکھی ہے! ۔۔۔ تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁❁❁

مدینہ

1 ...... اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رَحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقَرَّب مقام عطا فرما۔

2 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۲۶۔

مالِک و مُختار نبی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے

مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش)

شرح: اللہ کریم نے تمام خزانوں کی کُنجیاں یعنی ہر طرح کے اِختیارات رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما کر آپ کو ہر چیز کا مالک بنادیا ہے۔

اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے رِسالے ”اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی“ میں کثیر اَحادیث سے ثابت کیا ہے کہ نُصرت کی کُنجیاں، نَفع کی کُنجیاں، نبوت کی کُنجیاں، خزانوں کی کُنجیاں، زمین کی کُنجیاں، دُنیا کی کُنجیاں، جنّت کی کُنجیاں، دوزخ کی کُنجیاں اور ہر چیز کی کُنجیاں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئیں ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۴۲۶تا۴۳۵)

مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا مالک اور خود کو آپ کا غلام سمجھے۔ امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جو ہر حال میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا غلام نہ سمجھے وہ سنّتِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حلاوت (یعنی مٹھاس) سے محروم رہے گا۔ (الشفا، ۲/۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَخلاقِ مُصطفٰے بیان:5

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ہِشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضِر ہوا، اور عرض کی: اے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا! مجھے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن تھا، کیا تُو نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝﴾[2] ترجمۂ کنز الایمان: "اور بے شک تمہاری خوبو (یعنی عادت) بڑی شان کی ہے۔" میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بارگاہِ رسالت

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴۔

2 ...... پ۲۹، القلم: ۴۔ مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۳۸۰، حدیث: ۲۴۶۵۵۔

میں عرض کرتے ہیں:

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رَسول! اللہ پاک نے دُنیا کے مال و مَتاع کے لیے اِرشاد فرمایا: ﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: "تم فرما دو کہ دُنیا کا بَرتنا تھوڑا ہے۔" دُنیا کے تھوڑا ہونے کے باوجود دُنیوی نعمتیں اتنی ہیں کہ ہم گِن نہیں سکتے تو جن کے اَخلاق کے بارے میں عَظَمت والا رَبّ کریم اِرشاد فرمائے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور بے شک تمہاری خوبو (یعنی عادت) بڑی شان کی ہے۔" اُن کے اَخلاقِ کَریمانہ کو کَمَاحَقُّہٗ (یعنی جیسا حق ہے ویسے) کیسے بیان کیا جا سکتا ہے![3]

یہودیوں کے عالِم کا قبولِ اِسلام (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا زَید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبولِ اِسلام سے پہلے یہودیوں کے عالِم تھے۔ اِنہوں نے بااَخلاق و باکردار، مکی مَدَنی سرکار، محبوبِ پَروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوروں کا سودا کیا، وعدے کے مُطابق کھجوریں دینے کی مُدَّت میں ابھی دو دِن باقی تھے کہ انہوں نے (یعنی حضرتِ سیِّدُنا زَید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) بھرے مجمع میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک دامن پکڑ کر انتہائی

مدینہ

1 ...... حدائقِ بخشش، ص۸۰۔ 2 ...... پ۵، النساء: ۷۷۔ 3 ...... شانِ حبیب الرحمٰن، ص۲۴۸ ماخوذاً۔

سخت لہجے میں کھجوروں کا مُطالبہ کیا اور چِلاّ چِلاّ کر کہا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! تم سب عَبْدُ الْمُطَّلِب کی اَولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے میں (مَعَاذَ اللہ) دیر لگاتے ہو۔ یہ منظر دیکھ کر سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جَلال آگیا، آپ نے فرمایا: اے خُدا کے دُشمن! تُو خُدا کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے، خُدا کی قسم! اگر رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدب مانِع (یعنی رُکاوٹ) نہ ہوتا تو میں ابھی تلوار سے تیری گردن اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (کمالِ اِنکساری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: ”اے عمر! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی تَرغیب اور اِسے نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔“ پھر نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا: ”اے عمر! اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔“ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب اُس کو حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: اے عمر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ”چُونکہ میں نے غضبناک نظروں سے دیکھ کر تجھے ڈرایا تھا، اِس لیے رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دِلْجُوئی کے لیے تمہارے حق سے زیادہ کھجوریں دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔“ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: ”اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زَید بن سَعْنَہ ہوں۔“ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: وُہی زید بن سَعْنَہ جو یہودیوں کا بڑا عالِم ہے؟ عرض کی: "جی ہاں۔" فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے اللہ کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گفتگو کیوں کی؟ حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا کہ اے عمر! دَراصل بات یہ ہے کہ میں نے تَورات شریف میں جتنی نشانیاں آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پڑھی تھیں اُن سب کو میں نے رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موجود پایا مگر دو اور نشانیوں کے بارے میں مجھے اِمتحان کرنا باقی تھا: ایک یہ کہ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حِلْم (یعنی نرمی) جَہْل (یعنی جہالت) پر غالِب رہے گا اور دوسرا یہ کہ اُن کے ساتھ جس قدر زیادہ جَہْل کا (یعنی جہالت بھرا) بَرتاؤ کیا جائے گا اُسی قدر ان کا حِلْم بڑھتا ہی چلا جائے گا لہٰذا اِس ترکیب سے میں نے اِن دونوں نشانیوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں دیکھ لیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ "محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبیِ بَرحق ہیں" اور اے عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ! میں بہُت مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ "میں نے اپنا آدھا مال حُسْنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صَدَقہ کیا۔"[1] تو یوں یہ مسلمان ہو گئے، صَحابیت کا شَرف پایا اور اپنا آدھا مال بھی راہِ خُدا میں دے دیا۔

دامنِ مُصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا   جس کے حُضُور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

اے عاشقانِ رَسُول! آپ نے اَخلاقِ نَبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنے! ذرا ہم

مـــــــــدینہ

1 ...... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب استبراء زید بن سعنۃ... الخ، ۶/ ۲۷۸۔

بھی اپنا جائزہ لیں کہ یوں تو ہم تو بڑے عاشقِ رَسُول بنے پھرتے ہیں مگر ہم سے کوئی سخت لہجے میں بات کرے یا کوئی جِھڑک دے تو ہم کیسے آپے سے باہر ہو جاتے، اس کو آنکھیں دِکھاتے اور بعض اوقات نہ بولنے کا بول دیتے اور نہ کرنے کا کر جاتے ہیں۔ آہ! ہم لوگوں کی اَخلاقی پستی کا عالَم یہ ہے کہ شاید کسی کو ہم سے پالا پڑے تو نمازی بے نمازی بن جائے، نیکو کار شاید گناہ گار بن جائے، ہم اتنا بَدظن کر کے رکھ دیتے ہیں، ہمارے اَخلاق بَدقسمتی سے بہت زیادہ بُرے ہو گئے ہیں، ہمیں حُسنِ اَخلاق کے پیکر، رَسولوں کے سَرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے اَخلاق سے دَرس حاصِل کرنا چاہیے، اپنے اَخلاق دُرُست کرتے ہوئے اپنے اندر نَرمی پیدا کرنی چاہیے۔

مِرے اَخلاق اچّھے ہوں، مِرے سب کام اچّھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارَسُولَ اللہ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ (حکایت)

نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مَرتبہ سفر میں آرام فرما رہے تھے کہ غَورَث بِن حارِث نے آپ کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ کی تلوار نِیام سے کھینچ لی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اَب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۳۳۲۔

نے اِرشاد فرمایا: ”اللہ۔“ اِتنا کہنا تھا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے گِر گئی اور عفو و کرم فرمانے والے رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تلوار ہاتھ مُبارَک میں لے کر اِرشاد فرمایا: اَب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بخش کیجئے (یعنی مجھے مَت ماریئے)، تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے مُعاف فرما کر چھوڑ دیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام اِنسانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ [1]

سو بار تِرا دیکھ کے عفو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سَرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمادیا

جب اللہ پاک کے پیارے اور آخری رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لَبِید بن اَعصَم نے جادو کیا تو حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کا بدلہ نہیں لیا، اُس یہودِیّہ کو بھی مُعاف فرمادیا جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زَہر دیا تھا۔ [2]

سَلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سَلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... شفا، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالٰی خلقا...الخ، ۱/۱۰۶-۱۰۷۔

2 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللّٰہ تعالٰی...الخ، ۲/۹۱۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسْوَۂ حَسَنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پیروی کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔ اللہ پاک پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

سنّت کے مُطابق میں ہر اِک کام کروں کاش!

تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ بنا دے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ حَسَنہ کی چند جھلکیاں

اے عاشقانِ رسول! ہم گنہگاروں کی شَفاعت فرما کر اپنے رَبّ سے بَخْشوانے والے، ہمارے پیارے پیارے نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں اور ہر حال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِحترام کرنا ہم پر فرضِ اعظم ہے۔ اَب آپ کے سامنے اَخلاقِ حَسَنہ کی جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کروں گا جو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ہماری راہ نما ہیں: ❁ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ❁ لوگوں کو اللہ پاک کے خوف کی تلقین فرماتے[2] ❁ صحابۂ

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸۔

2 ...... شفا، القسم الاول، الباب الثانی، فصل وامّا حسن عشرتہ... الخ، ۱/۱۲۰۔

کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم کی خبر گیری فرماتے ❁ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تَقْوِیَت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❁ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی پیچھے نہ رہتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اِسی کی تَلْقِین فرماتے ❁ مانگنے والے کو عطا فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت و خوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس عِلم، بُردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شور و غل ہوتا نہ کسی کی بے عزتی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو اُس کو شُہرت نہ دی جاتی ❁ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے [1] ❁ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حقوق کا لحاظ رکھتے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں [2] ❁ جب کسی سے ہاتھ مِلاتے تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے [3] ❁ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل توجہ فرماتے [4]

مـــــدینہ

1. ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی تواضع رسول اللہ، ۵/ ۵٦٦، حدیث: ۳۳۵۔
2. شفا، القسم الاول، الباب الثانی، فصل واما حسن عشرتہ... الخ، ۱/ ۱۲۰۔
3. ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن العشرة، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۴۷۹۴۔
4. شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی خَلقہ وخُلقہ، ۲/ ۱۵۵، حدیث: ۱۴۳۰۔

❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے [1] ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے [2] ❁ سلام میں پہل فرماتے [3] ❁ بچوں کو بھی سَلام کرتے [4] ❁ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارتا، جواب میں ''لَبَّیْك'' (یعنی میں حاضِر ہوں) فرماتے [5] ❁ اکثر قبلے کی طرف رُخ کر کے بیٹھتے [6] ❁ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے [7] ❁ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے مُعاف فرمادیا کرتے [8] ❁ راہِ خُدا میں جہاد کے سِوا کبھی کسی کو اپنے مبارک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا [9] ❁ گفتگو میں نَرمی ہوتی [10] فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ پاک کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بَدکلامی (یعنی بُری گفتگو) کی وجہ سے لوگ چھوڑ

مــــدینه

1 ...... اِحیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، ۲/۴۴۲۔

2 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی حیاء رسول اللہ، ۵/۵۷۰، حدیث: ۳۵۷۔

3 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خَلق رسول اللہ، ۵/۵۰۴، حدیث: ۸۔

4 ...... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، التسلیم... الخ، ۶/۹۰، حدیث: ۱۰۱۶۱۔

5 ...... وسائل الوصول، ص۲۰۷۔

6 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، ۲/۴۴۹۔

7 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ۵/۵۶۸، حدیث: ۳۴۸۔

8 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ۵/۵۶۸، حدیث: ۳۴۶۔

9 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ۵/۵۶۸، حدیث: ۳۴۷۔

10 ...... اِحیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، ۲/۴۵۱۔

دیں۔[1] ۞ طبیعت میں نَرمی تھی اور ہَشّاش بشّاش رہتے[2] ۞ کسی کو عیب نہ لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب تلاش کرتے ۞ سادگی کا عالَم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مَخْصُوص جگہ بھی نہ رکھی تھی[3] ۞ کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے[4] ۞ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (موقع کی مُناسبت سے) سب سے زیادہ مُسکرانے والے تھے۔[5] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ مُسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[6]

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

۞۞۞

---

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب مداراة من یتقی فحشه، ص۱۰۷۲، حدیث: ۶۵۹۶۔
2 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خلق رسول الله، ۵/۵۶۹، حدیث: ۳۵۰۔
3 ...... ابوداود، کتاب السنة، باب اللیل فی زیادة الایمان ونقصانه، ۴/۲۹۷، حدیث: ۴۶۹۸ ماخوذاً۔
4 ...... مراٰۃُ المناجیح، ۲/۳۹۶۔
5 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشة واخلاق النبوة، ۲/۴۵۳۔
6 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی ضحک رسول الله، ۵/۵۴۲، حدیث: ۲۲۶۔
7 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۳۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صورتِ مصطفےٰ (بیان:6)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر 100 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہدا کے ساتھ رکھے گا۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **فرماتے ہیں:** میں نے چاندنی رات میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُرخ حُلّہ (یعنی RED ROBE) پہنے ہوئے تھے یعنی اُس میں لال دَھاریاں تھیں، میں کبھی حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، میرے نزدیک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے زیادہ حسین (یعنی خوبصورت) تھے۔(2)

مدینہ

1 ...... معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵۔

2 ...... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرخصۃ...الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰۔

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِیمان اَفروز شَرح

اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: خیال رہے کہ حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا چہرہ دیکھنا بھی اعلیٰ عبادت ہے جیسے قرآنِ مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے بلکہ قرآن کو دیکھنے سے چہرۂ انور دیکھنا اعلیٰ و افضل ہے کہ قرآن کو دیکھ کر مسلمان صحابی نہیں بنتا حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا چہرہ دیکھ کر صحابی بن جاتا ہے، اِن کا (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا) نام مسلمان بنائے، اِن کا چہرہ صحابی بنائے اور اِن کا تَصَوُّر عارِف (یعنی اللہ پاک کی پہچان کرنے والا) بناتا ہے۔ فرشتے قبر میں وہ چہرہ ہی دِکھاتے ہیں، پہچان کراتے ہیں، قرآنِ مجید یا کعبۂ مُعَظَّمہ نہیں دِکھاتے، اِنہیں کے چہرے کی شناخت پر قبر میں بیڑا پار ہوتا ہے، ہر مؤمن کی قبر مدینہ ہے بلکہ ہر مؤمن کا سینہ مدینہ ہے۔ اِن حضرات (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی نگاہ حقیقت بین (یعنی حقیقت دیکھنے والی) تھی، حقیقت میں چہرۂ مُصْطَفوی چاند سے کہیں زیادہ حسین (یعنی خوبصورت) ہے کہ چاند صِرف رات میں چمکے یہ چہرہ دِن رات چمکے، چاند صِرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دِن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دِلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان دے (یعنی جسموں کو روشنی دے) یہ چہرہ نورِ ایمان دے (یعنی

اِیمان کو روشنی دے)، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گرہن لگے یہ کبھی نہ گہے، چاند سے عالَمِ اَجْسام (یعنی دُنیا) کا نظام قائم ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے عالَمِ اِیمان کا۔ حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا چاند سے زیادہ حسین (یعنی Beautiful) ہونا صِرف اُن کی عقیدت میں نہ تھا بلکہ واقعہ یوں ہی ہے۔ چاند دیکھ کر کسی نے اپنے ہاتھ نہ کاٹے، حُسْنِ یوسف دیکھ کر زَنانِ مِصر (یعنی مِصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور حُسْنِ یوسفی سے حُسْنِ محمد کہیں افضل ہے لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا یہ فرمان بالکل دُرُست ہے (کہ میرے نزدیک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے زیادہ حسین تھے۔)[1] امام قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسْن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا اگر آپ کا کامل حُسن (یعنی Complete حُسن) ہم پر ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں اُس جَلوۂ زیبا (یعنی خوبصورت جَلوے) کو دیکھنے کی طاقت نہ لاتیں۔[2] مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو وہ اگر جَلوہ کریں کون تماشائی ہو[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُلیہ مُبارَک

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ سایہ حضرتِ سَیِّدُنا ہِند ابنِ ابی ہالہ

مدینہ

1 ...... مِراٰۃُ المناجیح، ۸/ ۶۰ ملتقطاً۔

2 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الثالث... الخ، الفصل الاول فی کمال خلقتہ... الخ، ۲/ ۵۔

3 ...... ذوقِ نعت، ص ۲۰۴۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے پرورش پائی تھی۔ آپ سیدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے اَخیافی بھائی ہیں (اخیافی اُس کو کہتے ہیں جن کی والدہ ایک ہو اور والد الگ الگ ہوں۔[1]) اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ابو ہالہ کے نکاح میں تھیں جس سے یہ حضرتِ ہند پیدا ہوئے تھے[2] اور یہ حَسنینِ کَرِیمَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا کے ماموں جان تھے۔ آپ چھوٹی عمر میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جی بھر کر دیکھتے اور چہرۂ پاک پر ہمیشہ نگاہ ٹِکائے رکھتے کیونکہ آپ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آپ کے گھر میں رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حُلیۂ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وَصف ہِند بِن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مشہور ہوا نہ کہ اکابر صحابہ سے، کیونکہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم شان و عظمتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہیبت کے باعث آپ پر نظریں نہیں ٹِکا سکتے تھے۔ ہِند بِن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی نظر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یوں اِحاطہ (یعنی گھیرا) کرتی تھی جیسا کہ ہالہ (یعنی دائرہ) چودھویں کے چاند کا۔ آپ کو یہ سعادت مُبارک ہو۔ مگر اِس کے باوجود جو کچھ ابنِ ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بیان فرمایا وہ ایسے ہی ہے جیسے سمندر سے ایک قطرہ (یعنی ایک Drop)۔[3] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عظمت والی نگاہوں میں عظیم دلوں میں مُعَظَّم (یعنی عظمت والے، عزت والے) تھے، چہرۂ مبارک ماہِ دوہفتہ (یعنی

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، اصطلاحات، ۲/ ۱۳۔

2 ...... سیرتِ مصطفیٰ، ص ۹۲ بتغیرٍ قلیلٍ۔

3 ...... نسیم الریاض، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی... الخ، الباب الثانی... الخ، ۱/ ۵۰۷۔

چودھویں کے چاند) کی طرح چمکتا جگمگاتی کُشادہ پیشانی اور گھنی داڑھی شریف تھی، رُخسار (یعنی گال) نرم و نازُک اور ہموار (یعنی برابر) تھے اور مُنہ مُبارَک فَراخ، دانت شریف کُشادہ اور روشن تھے۔[1] بُخاری شریف کی حدیث میں ہے: جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہوتے تو چہرۂ انور خوشی سے دَمک (یعنی چمک) اُٹھتا اور یوں معلوم ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔[2] رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ حسین (یعنی خوبصورت) کسی کو نہیں دیکھا، ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے پیارے پیارے چہرے میں چل رہا ہو۔[3]

تیرے تو وَصف "عیبِ تَناہی" سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گویا جسمِ مُبارَک چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا

حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُبارَک کا رنگ سفید اور روشن و تاباں (یعنی چمکتا ہوا) مگر اس میں کچھ سُرخی ملی ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک جِسم چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا ہے۔[5] نُور والے آقا صَلَّی اللہُ

مدینہ

1 ..... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ۵/۵۰۴، حدیث: ۹۔

2 ..... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ۲/۴۸۸، حدیث: ۳۵۵۶۔

3 ..... مشکاۃ، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الفصل الثالث، ۲/۳۶۲، حدیث: ۵۷۹۵۔

4 ..... حدائقِ بخشش، ص۱۷۵۔

5 ..... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ۵/۵۰۵، حدیث: ۱۲۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَرمیانی قَد والے تھے اور آپ کا جِسمِ پاک اِنتہائی خُوبصورت تھا، جب چلتے تھے تو کچھ جُھک کر چلتے تھے۔[1] بالِ مُبارک نہ گھونگھر دار (گھونگھرالے) تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ اِن دونوں کیفیتوں کے دَرمیان تھے۔ مُبارک بال شریف پہلے کانوں کی لَو تک تھے پھر مُبارک کندھوں تک لٹکتے رہتے تھے مگر حِجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بالوں کو اُتروا دیا۔[2] اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ان تینوں صُورتوں کو اپنے دو شِعروں میں بہت پیارے اَنداز میں بیان فرمایا ہے:

آخرِ حج غمِ اُمّت میں پریشاں ہو کر ۔۔۔ تیرہ بختوں کی شَفاعت کو سِدھارے گیسو

گوش تک سُنتے تھے فریاد اب آئے تادوش ۔۔۔ کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُبارَک آنکھیں بڑی بڑی اور سُرمگیں

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھیں بڑی بڑی اور قُدرتی طور پر سُرمگیں (یعنی سُرمہ لگی ہوئیں) تھیں۔ پلکیں گھنی اور دَراز تھیں۔ مُبارک پُتلی کی سیاہی خُوب سیاہ اور آنکھ کی سفیدی خُوب سفید تھی جن میں باریک باریک سُرخ ڈورے تھے۔[4] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھنوئیں دراز و باریک تھیں اور دَرمیان میں دونوں اِس قدر

مدینہ

1 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی خلق رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۰۲، حدیث: ۷ ملتقطاً۔

2 ...... سیرتِ مصطفیٰ، ص۵٦۷۔ 3 ...... حدائقِ بخشش، ص۱۱۹۔ 4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۔

مُتَّصِل (یعنی نزدیک) تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔[1] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جِلد مُبارَک نَرم تھی۔[2] داڑھی مُبارَک گھنی تھی[3] اِسے کنگھی کرتے[4] اور آئینے کو اپنی زیارت سے مُشَرَّف فرماتے (یعنی آئینہ دیکھتے)[5] سونے سے پہلے مُبارَک آنکھوں میں تین تین بار سُرمہ ڈالتے۔[6] سُرمہ ڈالنے کی اور بھی رِوایات ہیں جیسا کہ دو سَلائیاں پہلے سیدھی آنکھ میں پھر دو سَلائیاں اُلٹی آنکھ میں پھر ایک سَلائی کو سُرمہ والی کر کے دونوں آنکھوں مُبارَک میں پھیر لیتے۔[7] مونچھ مُبارَک کو کٹوایا کرتے[۸] اور فرماتے تھے مونچھیں خوب پَست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی ان کو بڑھنے دو) اور یہودیوں کی سی صورت مَت بناؤ۔[9] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارَک کُشادہ (یعنی پھیلی ہوئی) تھی اور چراغ کی طرح چمکتی تھی۔[10] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

مدینہ

1 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی خلق رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۰۴، حدیث: ۸۔
2 ...... مِراٰۃُ المناجیح، ۸/ ۴۹۔
3 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوة...الخ، ص ۹۸۲، حدیث: ۲۰۸۴۔
4 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی ترجل رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۰۹، حدیث: ۳۳۔
5 ...... الزواجر، الباب الاول فی الکبائر الباطنة...الخ، الکبیرة الثانیة...الخ، ۱/ ۸۹۔
6 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی کحل رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۱۲، حدیث: ۵۱۔
7 ...... وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الباب الثانی... الخ، الفصل الثانی فی صفة بصره...الخ، ص ۷۷۔
8 ...... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی قص الشارب، ۴/ ۳۴۹، حدیث: ۲۷۶۹۔
9 ...... شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھة، باب حلق الشارب، ۴/ ۲۸، حدیث: ۶۴۲۴۔
10 ...... سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الرابع فی صفة جبینه...الخ، ۲/ ۲۱۔

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا　　کہتے ہیں اگلے زمانے والے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آسمان کے دَروازے کھلنے کی آواز سُن لیتے

دو کان مُبارَک کامل و مکمل (یعنی Perfect) تھے۔ سُننے کی قُوَّتِ مُبارکہ ایسی تھی کہ آسمان کے دَروازے کھلنے کی آواز بھی سُن لیتے تھے۔[2] شافی و کافی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ مُبارَک کا لُعاب (یعنی تھوک شریف) زخمی اور بیماروں کے لئے شِفا تھا، خوش آواز ہونے کے علاوہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلند آواز اتنے تھے کہ جہاں تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز شریف پہنچتی اور کسی کی آواز نہ پہنچتی تھی۔ خطبوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز مُبارک گھروں میں پَردہ نشین عورتوں تک پہنچ جاتی تھی۔[3] گردن مُبارک چاندی کی مانند صاف۔[4] ہاتھ مُبارک اور بازو مُبارَک پُر گوشت (یعنی گوشت سے بھرے ہوئے) تھے۔[5] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ بے کینہ کُشادہ تھا۔[6] پیٹ مُبارک اور سینہ مُبارَک برابر تھے۔ نہ تو

مدینہ

1 ...... حدائقِ بخشش، ص ١٦١۔

2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب، باب غزوۃ الفتح الاعظم، ٣/٣٨١۔

3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثالث... الخ، الفصل الاول...الخ، ٥/٣٤٥۔

4 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی خلق رسول اللّٰہ، ٥/٥٠٤، حدیث: ٩۔

5 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی خلق رسول اللّٰہ، ٥/٥٠٤، حدیث: ٩ ماخوذاً۔

6 ...... مراٰۃ المناجیح، ٨/٤٩۔

شِکم (یعنی پیٹ) سینہ سے اور نہ سینہ شِکم سے بلند تھا۔[1] پُشت (یعنی پیٹھ) مُبارَک ایسی صاف و سفید تھی کہ گویا پگھلائی ہوئی چاندی ہے۔[2] دونوں پاؤں مُبارَک گوشت سے بھرے ہوئے اور خوبصورت ایسے کہ کسی اِنسان کے نہ تھے اور نَرم و صاف ایسے کہ اِن پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً نیچے کی طرف آجاتا۔[3] ایڑیاں کم گوشت[4] اور دونوں پنڈلیاں مُبارَک باریک و سفید ولطیف گویا کھجور کا مَغز ہیں۔[5] جب آپ چلتے تو قدم مُبارَک کو قوت و ٹھہراؤ اور وقار وتواضع سے اُٹھاتے جیسا کہ اہلِ ہمت و شجاعت کا قاعدہ ہے۔[6] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گزر جائیں اور جب ریت پر چلتے تو اُس میں قدم مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔[7]

سر سے پا تک ہر اَدا ہے لاجواب
خوبُریوں میں نہیں تیرا جواب[8]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مــــــــدینہ

1 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۰۴، حدیث: ۹۔

2 ...... مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث محرش الکعبی الخزاعی، ۵/ ۲۸۴، حدیث: ۱۵۵۱۲۔

3 ...... ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، ۵/ ۵۰۴، حدیث: ۹۔ سیرت مصطفٰی، ص ۵۸۰۔

4 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی... الخ، ص ۹۸۰، حدیث: ۲۳۳۹۔

5 ...... سیرتِ مصطفٰی، ص ۵۸۰ ماخوذاً۔

6 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۷ ماخوذاً۔

7 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص ۱۰۰ ملخصاً۔ 8 ...... ذوقِ نعت، ص ۸۸۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بارگاہِ رِسالت میں بڑا پیارا کلام لکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی عمدہ تعریف کی ہے:

اَج سِک مِتراں دی وَدھیری اے　　کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے!
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے　　اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے　　مَتھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مَستانی اے　　مَخمور اکھیں ہِن مَد بھریاں
دو اَبرو قوس مثال دِسَن　　جَیں توں نوکِ مژہ دے تیر چُھٹن
لباں سُرخ آکھاں کہ لعلِ یمن　　چِٹّے دَند موتی دِیاں ہِن لڑیاں
اِس صورت نُوں میں جان آکھاں　　جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رَبّ دی شان آکھاں　　جِس شان توں شاناں سب بنیاں
لاہو مکھ توں مُخطّط بُردِ یَمَن　　مَن بھانوری جھلک دِکھاوَ سجن
اوہا مِٹھیاں گالیں الاوَ مِٹھن　　جو حَمرا وادی سن کریاں
سُبْحٰنَ اللہ! مَا اَجْمَلَکَ　　مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتّھے مہرِ علی کِتّھے تیری ثنا　　مشتاق اکھیں کِتّھے جا اَڑیاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❀❀❀

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حُسن وجَمالِ مصطفےٰ (بیان:7)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سُوال کر دیا جائے گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے نرالا حُسن وجمال

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ بی بی عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ عابِدہ عَفِیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسولِ باکمال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال دُنیا سے نرالا اور رنگِ بدن نہایت روشن تھا، جو آپ کی خوبی بیان کرتا وہ چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا (یعنی ملاتا) اور آپ کا پسینا مُبارَک چمک اور صفائی میں موتی کے مانند تھا۔[2]

تیرہ دِل کو جلوۂ ماہِ عَرب دَرکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... نسائی، کتاب السھو، باب التمجید والصلاۃ... الخ، ص ٢٢٠، حدیث: ١٢٨١۔

2 ...... الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف، ١/ ١١٥۔

3 ...... ذوقِ نعت، ص ١٨٥۔

چہرۂ انور کی شان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ میں روشن نشانیوں (یعنی دِیگر معجزات) کا ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور (یعنی روشن چہرہ) ہی آپ کے نبی ہونے کی خبر دے دیتا۔ (1)

حُسن و جمالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!
اَوج و کمالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!
عِزّ و جلالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!
جود و نَوالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!
کُل اَقوالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!
سب اَحوالِ مصطفےٰ! مَرحبا صَد مَرحبا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے نور نکل کر آسمان کی بلندیوں میں پھیل گیا

حضرتِ بی بی حلیمہ سَعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اللہ کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلی بار کے دِیدار کے متعلق فرماتی ہیں: نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے حُسن و جمال کی وجہ سے میں نے جگانا مُناسب نہ سمجھا، میں آہستہ سے اُن کے قریب ہو گئی اور اپنا ہاتھ اُن کے مُبارَک سینے پر رکھا تو آپ مسکراتے ہوئے میری

مدینہ

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد السادس، النوع السادس...الخ، ۸/۵۰۳۔

طرف دیکھنے لگے۔ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان کی بلندیوں میں پھیل گیا۔[1]

بارہویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ بُرجوں سے جُھکا اِک اِک سِتارہ نور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِک جَھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو

جنّتی صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے نزدیک رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کوئی حسین تر (یعنی خوبصورت) نہیں تھا، میں نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک چہرے کو اُس کے جَلال و جمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا، اگر کوئی مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوبی و جمال بیان کرنے کے لئے کہتا تو میں کیسے ایسا کر سکتا تھا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آنکھ بھر کر دیکھنا میرے لئے ممکن نہ تھا۔[3]

اِک جَھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو
وہ اگر جَلوہ کریں کون تماشائی ہو[4]

مدینہ

1 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ ملخصاً۔
2 ...... حدائقِ بخشش، ص۲۴۲۔
3 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام...الخ، ص۷۰، حدیث: ۱۲۱۔
4 ...... ذوقِ نعت، ص۲۰۴۔

جِسمِ انور کی روشنی سورج کی روشنی پر غالِب آجاتی

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رَسُولِ بے مِثال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ نہ تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورج کی روشنی میں کھڑے ہوتے تو آپ کے جِسمِ انور کی روشنی سورج کی روشنی پر غالِب آجاتی اور اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چَراغ (LAMP) کے پاس کھڑے ہوتے تو آپ کے جِسمِ انور (یعنی روشن بدن) کی روشنی چَراغ (LAMP) کی روشنی پر چھاجاتی تھی۔[1]

یاالٰہی سَرد مِہری پر ہو جب خُورشیدِ حشر
سیِّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو[2]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا سایہ نہ تھا

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سایہ نہ تھا، اِس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **نُور** ہیں اور حافظ رزین مُحَدِّث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس کا سبب یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چمکتا دَمکتا نُور ساری دُنیا کے نوروں اور روشنیوں پر غالِب (یعنی چھایا ہوا) تھا۔ بعض عُلَما نے کہا کہ اِس کی حِکمت رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک سائے کو اس سے بچانا ہے کہ کہیں کسی کافر کا پاؤں اِن کے مُبارک سائے پر نہ پڑ جائے۔[3]

مدینہ

1. سبل الھدی والرشاد، الباب العاشر فی صفة وجھه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۴۰۔
2. حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲۔
3. شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثالث... الخ، الفصل الاول... الخ، ۵/۵۲۴۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا مُصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

آپ کا سایہ کیسے ہوتا آپ ہیں نورِ حق کا سایہ
ظِلِّ رَحمت طَلعَت والے تم پر لاکھوں سَلام[1]

ایک اور شاعر نے کہا ہے:

ہم اُن کے زیرِ سایہ رہتے ہیں، جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھرتی جاتی ہیں، مگر دینے والا نظر نہیں آتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نورانی پیشانی پر پسینا نور کی طرح چمکتا

صحابیہ بنتِ صحابی، اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ بی بی عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نَعْلَیْنِ شَرِیْفَیْن یعنی جوتے مُبارَک سی رہے تھے اور میں اُون کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک پیشانی سے پسینا بہہ رہا ہے جو کہ نور کی طرح چمک رہا ہے۔ (یہ خوبصورت منظر دیکھ کر) میں حیران ہو گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھ کر اِرشاد فرمایا: کیا بات ہے تم اتنی حیرت میں ہو؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے نورانی پیشانی پر پسینے کو نور کی طرح چمکتے دیکھا ہے، اگر اَبُوکَبِیر ہُذَلِی (جو کہ ایک شاعر تھا وہ یہ منظر) دیکھ لیتا تو جان لیتا کہ میرے اِس شِعْر کے

مدینہ

1 ...... سامانِ بخشش، ص ۹۵۔

اَصل مِصداق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں۔ مُصطَفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اے عائشہ! اَبُوکَبِیر ہُذَلِی کیا کہتا ہے؟“ عرض کی: وہ کہتا ہے: ”(اُس میں سے ایک شِعر کا ترجَمہ یہ ہے:) جب تُو اُس کے چہرہ کے خُطُوط (یعنی لکیریں) دیکھے گا تو وہ چمکیلے بادلوں کی طرح چمکتے نظر آئیں گے۔“ فرماتی ہیں: (میں نے جب یہ اَشعار پڑھے تو) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: ”اے عائشہ! اللہ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے تم مجھ سے اتنا خوش نہیں ہوتی ہو گی جتنا میں تم سے خوش ہوتا ہوں۔“[1]

اُٹھا دو پَردہ دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حِجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نِقاب میں ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تہبند شریف کی بَرَکت (حِکایت)

مشہور مُفَسِّر حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بعض اوقات نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَجَلِّی (یعنی روشنی) ساتھ والوں پر بھی پڑتی تھی جس سے اُن پر بھی غیب کی چیزیں (یعنی چُھپی باتیں) ظاہر ہو جاتی تھیں۔ ایک بار حضرت بی بی عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے تیز بارش دیکھی، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک اَنصاری (صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو دَفن کرنے قبرستان تشریف لے گئے تھے، واپسی پر آپ

مدینہ

1 ...... خصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف، ۱/۱۱۵۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۸۰۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عرض کی: حضور! اِس بارش میں آپ کہاں تھے، بھیگے کیوں نہیں؟ فرمایا: تمہارے سر پر کیا کپڑا ہے؟ عرض کی: آپ کا تہبند شریف۔ فرمایا: **"اِس تہبند کی بَرَکت سے تم نے یہ غیبی نورانی بارِش دیکھ لی، ورنہ یہ بارِش کسی کو نظر نہیں آتی۔"**[1] بی بی عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے سر مُبارَک پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند مُبارَک تھا اس کی وجہ سے ان کو نور کی بارش نظر آئی یعنی غیب کے حالات نظر آئے، جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک تہبند سر پر رکھنے سے بی بی عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پر غیب ظاہر ہو جائے تو خود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا نظر نہیں آتا ہو گا!

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود[2]

شرحِ کلامِ رضا: یعنی اللہ پاک کی ذات غَیْبُ الْغَیب ہے، جب اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مُبارَک آنکھوں سے جاگتی حالت میں اللہ پاک کی ذات کو دیکھا تو اب اور کون سی چیز ہے جو نگاہِ مُصْطَفٰے سے چُھپی رہ سکتی ہے!

خَچّر۔ سانپ

ایک بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَچّر پر سوار دو قبروں پر گزرے تو خَچّر نے عذابِ قبر دیکھا اور کُودنے لگا۔ ایک بار عُقاب حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

مدینہ

1 ...... مِراٰۃُ المناجیح، ۷/ ۱۹۹ بتغیرٍ قلیلٍ۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴۔

سر مُبارَک کے مُقابل سے گزرا تو اس نے موزے کے اندر کا سانپ دیکھ لیا۔[1]

نور کی بارش حسنؔ پر ہو ترے دِیدار سے
دِل سے دُھل جائے اِلٰہی داغِ حرمانِ جمال[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر شے پہ لکھا ہے نامِ محمد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک نام عرش کے پائے پر، ہر ایک آسمان پر، جنّت کے دَرختوں اور مَحلّات پر، حُوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے دَرمیان لکھا گیا ہے۔[3]

سُلطانِ جہاں، محبوبِ خُدا، تِری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام تِرا، تِرے ذِکر کی رِفعت کیا کہنا

بدن پر نہ مکھی بیٹھی، نہ مچھر نے کاٹا

اے عاشقانِ رَسول! بدن تو بدن، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک کپڑوں پر بھی کبھی مکھی نہیں بیٹھی، نہ مُبارَک کپڑوں میں کبھی جوئیں آئیں اور نہ ہی کبھی مچھر نے کاٹا۔ مکھیوں کا آنا، جوؤں کا پیدا ہونا گندگی اور بدبو وغیرہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قِسم کے عیب سے پاک تھے اور جِسمِ مُبارَک

مدینہ

1 ...... مِراٰۃُ المناجیح، ۷/ ۱۹۹۔ 2 ...... ذوقِ نعت، ص ۱۶۴۔

3 ...... خصائص الکبریٰ، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف...الخ، ۱/ ۱۲۔

خوشبودار تھا، اِس لئے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن چیزوں سے محفوظ رہے۔(1)

شان کیا پیارے عمامے، کی بیاں ہو یانبی

تیرے نعلِ پاک کا، ہر ذرہ رَشکِ طور ہے(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یااللہ! ڈینگی وائرس کا خاتمہ ہو!

آج ہمارے یہاں مخصوص مچھر کے کاٹنے کی وجہ سے "ڈینگی وائرس" پھیلا ہوا ہے، اللہ کریم آسانی فرمائے، اس ڈینگی وائرس کا خاتمہ کرے، اُس پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صدقہ جن کو کبھی مچھر نے نہیں کاٹا، ہمارے اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور تمام عاشقانِ رسول شِفایاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پسینا مُبارَک کی خوشبو تمام اہلِ مدینہ کو پہنچتی

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے، میں اسے اُس کے شوہر کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں، میرے پاس کوئی خوشبو نہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ عنایت فرمائیں۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کل صبح ایک چوڑے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ

مدینہ

1 ...... شفا، ۱/۳۶۸۔ شرح الزرقانی علی المواہب، فصل رابع ما اختص بہ...الخ، ۷/۲۰۰۔

2 ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۴۸۵۔

شخص شیشی اور لکڑی لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں اپنا پسینا مُبارَک ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی، پھر فرمایا: اِسے لے جاکر اپنی بیٹی سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو شیشی میں تر کر کے مَل لیا کرے۔ پس جب وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسینا مُبارَک لگاتی تو تمام اہلِ مدینہ کو اُس کی خوشبو پہنچتی، یہاں تک کہ اُس کے گھر کا نام "بَیْتُ الْمُطَیِّبِیْن" (یعنی خوشبو والوں کا گھر) ہو گیا۔[1]

عطرِ جنّت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

وَاللہ جو مل جائے مِرے گُل کا پسینا
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کائنات کی سب سے بہترین خوشبو

اے عاشقانِ رَسُول! نور والے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے، شَبِ اَسریٰ کے دولھا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک پسینا کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔ حضرتِ

مدینہ

1 ...... شواھد النبوۃ، رکن خامس، ص۱۸۱۔

2 ...... حدائقِ بخشش، ص۷۸۔

سَیِّدُنا جابِر بِن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا بابرکت وروشن ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا، میں نے اُسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عِطر فروش (یعنی عِطر بیچنے والے) کے عِطر دان سے نکلتی ہے۔(1)

مُشک و عَنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سُلطانِ مدینہ کا پسینا چاہیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبودار آقا کی خوشبوئیں

رَسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک اُنگلیاں گویا کہ چاندی کی شاخیں تھیں، مُبارک ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نَرم تھیں اور عِطر فروش (یعنی عطر بیچنے والے) کی ہتھیلی کی طرح مہکتی تھیں (یعنی اُن سے خوشبو اُٹھتی تھی) خواہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشبو کو چُھوا ہو یا نہ چُھوا ہو۔ جو شخص بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہاتھ مِلا لیتا وہ پورا دِن اپنی ہتھیلی سے خوشبو پاتا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بچے کے سر پر اپنا رَحمت والا ہاتھ مُبارَک پھیرتے تو اُس کے سر سے خوشبو آنے کی وجہ سے دوسرے بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔(2)

مدینہ

1 ...... وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ... الخ، ص۸۵۔

2 ...... وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ.... الخ، ص۸۵۔

ایک اِیمان اَفروز خواب

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: اِس گنہگار نے ایک بار خواب میں اِس دَستِ اَقدس (یعنی ہاتھ مُبارک) کو بوسہ دیا (یعنی چُوما) ہے، بالکل ایسے ہی دیکھے نہایت ٹھنڈے کہ مُصافحہ ہوا (یعنی ہاتھ ملایا) تو کلیجا ٹھنڈا ہو گیا، رَب تعالیٰ پھر نصیب کرے۔[1]

ہاتھ جس سَمت اُٹھا غنی کر دیا موجِ بحرِ سَماحت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں وَاللّٰہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جِسمِ مُبارک سے ہر وقت نہایت بہت تیز خوشبو مہکتی اور دور دور پہنچتی تھی حتّٰی کہ گلی سے گزرتے تو گھروں والے اَندرونِ خانہ (یعنی گھر کے اندر) محسوس کر لیتے تھے، پھر یہ خوشبو بہت دیر تک پھیلی رہتی تھی کہ جس گلی سے گزر جاتے بعد میں بہت دیر تک وہ گلی مہکتی رہتی تھی (یعنی خوشبو آتی رہتی تھی) کہ بعد میں آنے والے پہچان لیتے کہ یہاں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزر گئے ہیں۔[3]

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں وَاللّٰہ
کیسے پُھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... مراٰۃُ المناجیح، ۸ / ۵۲۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۳۔ 3 ...... مراٰۃُ المناجیح، ۸ / ۵۲۔
4 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۲۰۔

تہجُّد کے وقت محسوس ہونے والی غیبی خوشبو

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اب بھی روضۂ اَطہر پر خُصُوصاً مُواجہہ شریف جہاں کھڑے ہو کر سَلام پڑھا جاتا ہے، کبھی کبھی نہایت نفیس (یعنی عُمدہ) خوشبو مَحسوس ہوتی ہے۔ بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم فرماتے ہیں کہ کبھی کسی کو اپنے گھر میں خُصُوصاً تہجُّد کے وقت غیبی خوشبو مَحسوس ہوتی ہے اس وقت دُرُود شریف پڑھنا چاہیے، یہ خیال کرے کہ یہاں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزرے ہیں، بعض لوگوں کی وفات کے بعد ایسی خوشبو مَحسوس ہوتی ہے سمجھو حضور تشریف لائے ہوئے ہیں، اس مَیِّت کو لینے آئے ہیں۔[1]

گُزرے جس راہ سے وہ سیِّدِ والا ہو کر ۔۔۔ رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر[2]

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سَمولوں تجھ کو ۔۔۔ اے ہوا! تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہو گا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کے بارے میں چند مفید باتیں

اپنے بیان کو اِختِتام (یعنی END) کی طرف لاتے ہوئے چھینکنے کے بارے میں چند مفید باتیں بیان کرتا ہوں: دو فرامین مُصطَفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[3] جماہی کو پنجابی میں ”اوباسی“ بھی کہتے ہیں۔ یہ اللہ

مدینہ

1 ...... مراۃ المناجیح، ۸/ ۵۳۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۷۰۔

3 ...... بخاری، کتاب الادب، اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶۔

پاک کو ناپسند ہے، چونکہ اللہ پاک کو ناپسند ہے اس لیے کبھی بھی کسی بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو جَماہی نہیں آتی تھی۔ ہم لوگوں کو آتی ہے، اسے روکنا چاہیے، یہ شیطان کا قہقہہ (یعنی اونچی آواز سے ہنسنا) ہے، شیطان اس طرح دیکھ کر زور سے ہنستا ہے لہٰذا جتنا ہو سکے اسے روکنا چاہیے۔ اسے روکنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب جَماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ **"اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کبھی جَماہی نہیں آئی"** اِنْ شَآءَ اللہ رُک جائے گی۔ نماز میں ہوں تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت منہ پر رکھ کر جَماہی کو روکیں، اس کے علاوہ رُکوع وغیرہ میں ہوں تو اُلٹے ہاتھ کی پُشت (یعنی پچھلا حصّہ) منہ پر رکھ کر اسے روکیں (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَحِمَكَ اللہ یعنی اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔[1] (اب یہاں سے آداب بیان کیے جا رہے ہیں:) (3) چھینک کے وَقت سر جُھکایئے، مُنہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ بعض اوقات اتنی زور سے لوگ چھینکتے ہیں کہ پاس والا ڈر جائے یہ کمال نہیں ہے، بہارِ شریعت میں اسے حَماقت (یعنی بے وقوفی) لکھا ہے۔[2] اگر کوئی اس طرح چھینکے تو اسے بے وقوف نہ کہا جائے کہ اس کا دِل دُکھے گا اور آپ گناہ گار ہوں گے۔ بزرگوں نے لکھا ہے: اس کو یہ بتانے کا موقع بھی نہیں ہے کہ اس کا دِل دُکھے گا اس

مدینہ

1 ...... معجم کبیر، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۳۵۸/۱۱، حدیث: ۱۲۲۸۴۔

2 ...... رد المحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، ۶۸۵/۹۔

سے بچنا چاہیے۔(4) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العِرفان صَفْحہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی بجالانے کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) لوگوں کی ایک تعداد ہے جن کی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر اللہ پاک کی حمد کرنے کی عادت نہیں ہوتی، اسے سنجیدہ لیں، جب بھی چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہنا چاہیے، نہیں تو کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ضَرور کہہ لیا کریں(5) چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔[1] یعنی کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا، ہم نے سنا تو اب ہم پر واجب ہو جائے گا کہ ہم کہیں: "یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔" لوگوں کی یہ کہنے کی بھی عادت نہیں ہے، البتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے جو وابستہ ہیں میرا حُسنِ ظن ہے کہ ان کی ایک تعداد ہے جن کی چھینک کا جواب دینے کی عادت ہوتی ہے۔ عموماً لوگوں کی عادت نہیں ہوتی، پتا بھی نہیں ہوتا، سنتے بھی ہیں تو سُنی اَن سُنی کر دیتے ہیں۔ اس کی عادت بنائیے، جب دوسری بار کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اب یَرْحَمُكَ الله کہنا واجب نہیں ہے مگر اب بھی مُسْتَحَب یعنی ثواب کا کام ہے، کہیں گے تو ثواب ملے گا، نہیں کہیں گے تو گناہ گار نہیں ہوں گے۔ پہلی بار چھینک میں اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو اب ہم پر یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ تجھ پر رحم

مدینہ

1 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام وتشميت العاطس، ۵/۳۲۶۔

فرمائے) کہنا واجِب ہے، نہیں کہیں گے تو گناہ گار ہوں گے، کہنا بھی اتنی آواز سے ہے کہ جسے چھینک آئی اسے آواز آئے، دِل ہی دِل میں جواب دے دینے سے کام نہیں چلے گا، آواز سے کہنا ہے۔ اب اس کا مَطلب یہ نہیں کہ کسی کو نماز میں چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اب آپ نے جواباً اپنی نماز پڑھتے ہوئے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا اب یہ واجِب ہی نہیں بلکہ جواب میں کہیں گے تو نماز ہی ٹوٹ جائے گی۔ یوں ہی واش روم میں بیٹھے ہیں کسی کو چھینک آئی اور آواز آئی یہاں بھی جواب نہیں دینا، تو کہاں جواب دینا ہے اور کہاں نہیں دینا، یہ سب سیکھنے سے آئے گا (6) جواب اس صورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔[1] (7) خُطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کا جواب نہ دے۔[2] اور بھی اس کے مَسائل ہیں، بہارِ شریعت کے سولھویں حصے میں سے "چھینک اور جَماہی کا بیان" ضرور پڑھیں، اس کے علاوہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" میں بھی چھینک کے مَدَنی پھول لکھے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁❁❁

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۷۷، حصہ:۱۶۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار (بیان:8)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔“(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دِیدارِ فیض آثار

اے دِیدارِ سرکار کے طلبگار! نور والے سرکار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار عظیمُ الشّان نعمت ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان صبح و شام زیارت کا جام پینے کے باوجود سیر نہیں ہوتے تھے۔ رَسُولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال اور فضل و کمال ہی ایسا تھا کہ جو دیکھتا وہ قُربان ہونے کو تیار ہو جاتا، کیا جوان، کیا بوڑھا، کیا بچہ کیا خاتون سبھی صحابہ عاشقانِ رَسُول تھے اور ہر ایک عاشقِ رَسُول مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدارِ فیض آثار سے بار بار شَرَف یاب ہوتا اور روشن چہرہ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا تھا۔

مدینہ

1 ...... فردوس الاخبار، باب لام الف، ۵/۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵۔

کچھ ایسا کر دے مِرے کِردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کے دِیدار کے مزے (حکایت)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ اَقدس میں ایک شخص حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِس طرح دِیدار کیا کرتا کہ پَلک تک نہ جھپکاتا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس طرح دیکھنے کا سبب پوچھا تو عَرض کی: ”آقا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے چہرۂ پُر انوار کے دِیدار سے لُطف اَندوز ہوتا ہوں“ (یعنی مزہ پاتا ہوں۔)[2]

خواب میں دِیدار کرنے والے کے لیے بشارت

رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا۔“[3] بُخاری شریف میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔“[4]

مدینہ

1 ...... سامانِ بخشش، ص۱۴۵-۱۴۶۔

2 ...... شفا، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ، فصل فی ثواب محبتہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ، ۲/ ۲۰۔

3 ...... بخاری، کتاب الادب، باب من سمی باسماء الانبیاء، ۴/ ۱۵۴، حدیث: ۶۱۹۷۔

4 ...... بخاری، کتاب التعبیر، باب من رای النبی فی المنام، ۴/ ۴۰۶، حدیث: ۶۹۹۳۔

اِس حدیثِ پاک کی شَرح بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اِس حدیث کے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں: جس مسلمان نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے اپنی زندگی ہی میں بیداری میں دیکھے گا۔ خواص اَولیاء تو ظاہر ظہور (یعنی کھلی آنکھوں سے جاگتے میں) دیکھیں گے۔ ہم جیسے عوام جن میں ضَبط (یعنی بَرداشت) کا مادّہ نہیں، راز چُھپا نہیں سکتے وہ مَرتے وقت جب زبان بند ہو جائے گی تب پہلے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھیں گے بعد میں وفات پائیں گے تاکہ وہ راز ظاہر نہ کرسکیں یہ معنیٰ بہت قَوی (یعنی بہت مضبوط) ہیں اور یہ بشارت (یعنی خوشخبری) عام مسلمانوں کے لیے ہے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں کہ میرے زمانۂ حیات شریف (یعنی مُبارک زندگی) میں جو مسلمان مجھ تک نہ پہنچ سکا اُس نے مجھے خواب میں دیکھ لیا وہ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عنقریب مجھ تک پہنچ جائے گا اور میری زیارت کر لے گا۔[1]

اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

آئینہ دیکھا تو صورتِ مُصطفےٰ نظر آئی

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا نے ایک بار مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دِیدار کیا، بیدار ہو کر اِس (بیان کردہ) حدیثِ پاک میں غور کیا اور سوچا کہ اَب میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیداری میں

مـــــــدینہ

1 ...... مراٰۃُ المناجیح، ۶/ ۲۸۷ بتغیرٍ قلیلٍ۔

کیسے دیکھوں گا! آپ اپنی خالہ جان اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ بی بی میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر شریف تشریف لائے، اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ بی بی میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آئینہ مُبارَک آپ کو دیا جس میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا چِہرۂ انور دیکھا کرتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے جب آئینہ دیکھا تو اُس میں بجائے اپنی صورت کے حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت شریف نظر آئی اپنی صورت بالکل نظر نہ آئی۔ (1)

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں

صحابیہ بنتِ صحابی اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت بی بی عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک رُخسار (یعنی گال) کی خُوبیاں مِصر والے سُن لیتے تو سَیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی قیمت لگانے میں سونا چاندی نہ بہاتے اور اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں اللہ کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَبِینِ انور (یعنی روشن پیشانی) دیکھ لیتیں تو ضرور ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔ (3)

مــــــــدینہ

1. اشعۃ اللمعات، کتاب الرؤیا، الفصل الاول، ۳/ ۶۸۵۔
2. سامانِ بخشش، ص ۱۴۶۔
3. شرح الزرقانی، عائشۃ ام المؤمنین، ۴/ ۳۹۰۔

اُن کے خَد کی سُہولت پہ بے حد دُرُود　　ان کے قَد کی رَشاقت پہ لاکھوں سَلام
جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے　　اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سَلام(1)

عاشقِ رَسُول کی مِعراج سرکار کا دِیدار

اے عاشقانِ رَسُول! سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِعراج اللہ پاک کا دِیدار ہے اور ایک عاشقِ رَسُول کی مِعراج مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار ہے، وہ کونسا مسلمان ہو گا جس کے دِل میں آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی تمنا نہ ہو، یقیناً ہر عاشقِ رَسُول کی دِلی آرزو ہوتی ہے کہ بس خواب میں سرکار کا دِیدار نصیب ہو جائے۔

ان آنکھوں کا ورنہ کوئی مَصرَف ہی نہیں ہے
سرکار! تمہارا رُخِ زیبا نظر آئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی بَرَکات

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ اِسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دِیدار کیا اور کوئی ناپسندیدہ بات نہیں تھی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ ہمیشہ اچھی حالت میں رہے گا، اگر ویران جگہ پر دِیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار (یعنی Greenish)

مدینہ

(1) ...... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۱۔

میں بدل جائے گا، اگر مَظلوم قوم کی سَرزمین میں دیکھا تو اِن مَظلوموں کی مدد کی جائے گی، اگر غمزدہ نے دِیدار کیا تو اُس کا غم چلا جائے گا، اگر مَقْروض تھا تو اللہ پاک اُس کے قرض کو ادا فرمائے گا، اگر مَغْلوب تھا تو اُس کی مدد کی جائے گی، اگر غائب تھا تو اللہ پاک صحیح سَلامت اُسے گھر لوٹا دے گا، اگر تنگدست تھا تو اللہ رَبُّ الْعِزَّت اُس کے رِزق میں بَرکت عنایت کرے گا، اگر مَریض تھا تو اللہ پاک اُسے شِفا عطا فرمائے گا۔[1]

سینے میں ہو کعبہ تو بسے دِل میں مدینہ — آنکھوں میں مِری آپ سَما جائیے آقا
بے تاب ہوں بے چین ہوں دِیدار کی خاطِر — لِلّٰہ مِرے خواب میں آ جائیے آقا
عطّاؔر پہ یاشاہِ مدینہ ہو عِنایت — وِیرانۂ دِل آکے بسا جائیے آقا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان شکل اِختیار نہیں کر سکتا

یاد رہے! حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ زندگی شریف میں جیسے شیطان آپ کی شکل اِختیار نہیں کر سکتا تھا یوں ہی تا قیامت کسی کے خواب میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شکل وصورت میں نہیں آسکتا۔ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِوا اور تمام کی شکلوں میں آ جاتا ہے۔ یہ بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ مُعْجِزہ ہے جو تا قیامت باقی ہے۔[3]

---

1. ...... تفسیر روح البیان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/۲۳۰۔
2. ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۱۷۶۔
3. ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۸۸۔

شیطان کسی بھی نبی اور فرشتے کی شکل نہیں بنا سکتا

شارِحِ بخاری مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح شیطان حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت نہیں بنا سکتا اسی طرح کسی نبی کی شکل اِختیار نہیں کر سکتا۔[1] عُمدۃُ القاری شرح صحیحُ البخاری میں ہے: خواب میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہونا حق ہے کیونکہ شیطان آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت اِختیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح شیطان کو یہ اِختیار بھی حاصل نہیں کہ وہ دِیگر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکۂ عُظّام کی صورت بنا سکے۔[2] بارگاہِ اِلٰہی میں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بلند و بالا مقام و مَرتبے کا تقاضا بھی یہی ہے کہ شیطان اِن مُبارک ہستیوں کی صورت اِختیار نہ کر سکے کیونکہ یہ حضرات شیطان کو رُسوا کرنے اور مخلوق کو اس کے مکر (یعنی دھوکے) سے بچانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔[3]

جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی 24000 مَرتبہ حاضِری

اے عاشقانِ رَسول! حضرت جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں سب اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہ نِسبت زیادہ، چوبیس ہزار (24000) مَرتبہ حاضر ہوئے۔[4]

مدینہ

1. نزھۃ القاری، ۱/ ۴۵۶۔
2. عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ۲/ ۲۱۹، تحت الحدیث: ۱۱۰۔
3. بھجۃ النفوس، ۴/ ۲۳۸، تحت الحدیث: ۲۷۸۔
4. مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، دقائق حقائق بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۱۲۔

ہر رات سرکار کا دِیدار

رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف کے بعد بھی کئی بزرگ ایسے گُزرے ہیں جنھوں نے ہمارے پیارے آقا، نُور والے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب اور بیداری (یعنی جاگتے ہوئے) دونوں حالت میں کئی بار دِیدار کیا ہے۔ ایسے خوش نصیبوں کی قسمت بھی کیا خوب تھی چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے تھے: "کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں مَیں نے نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نہ کی ہو۔"[1]

نبی کی دِید ہماری ہے عید یااللہ!
عطا ہو خواب میں دِیدارِ مُصطَفٰے یارَب![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

84 بار دِیدار کرنے والی خاتون

حضرت علّامہ یُوسف بِن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زَوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو 84 بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کا شَرف حاصِل ہوا ہے۔[3]

سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار، جنابِ احمدِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُر بار میں حاضر ہو کر شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ایک بار روضۂ مدینہ

1 ...... حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/۳۴۶، حدیث: ۸۸۵۵۔

2 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۸۳۔ 3 ...... جواہر البحار، پیش لفظ، ۱/۱۲۔

پُرانوار کے قریب دو اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:(۱)دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خدمتِ اَقدس میں حاضِر کیا کرتا تھا تو وہ میری نائِب بن کر آستانۂ مبارکہ کو چُوما کرتی تھی (۲)اور اَب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا ہاتھ مُبارَک بڑھایئے تاکہ میرے ہونٹ اُس کو چُومیں۔ اتنا کہنا تھا کہ قبرِ مُبارَک سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ مُبارَک نکلا اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اسے چُوما اور اپنے سر پر رکھا۔[1]

جو بھی مانگو حُضُور دیتے ہیں
مانگنے کا شعور دیتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

75 بار جاگتے میں دِیدار

حضرتِ سَیِّدُنا عَلّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں حُضُورِ اکرم، رحمتِ عالَم، شاہ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 75 بار بیداری کی حالت (یعنی جاگتے) میں زیارت سے مُشَرَّف ہو چکا ہوں۔[2]

مِٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دَرْدا! میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہُوں

مدینہ

1 ...... تفریح الخاطر، ص ۸۴۔

2 ...... میزان الکبریٰ الشعرانیۃ، فصل فی بیان استحالۃ خروج شیء...الخ، ۱/ ۵۵۔

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہُوں شاہ کا

پر لُطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب "ہُوں"(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے خوشبودار مَدَنی ماحول میں کئی عاشقانِ رَسُول پر ایسا کَرَم ہو جاتا ہے کہ ان کو خواب میں دِیدارِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سَعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ آپ بھی عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کیجئے، اِن کے ساتھ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے اور رِضائے اِلٰہی کیلئے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل کیجئے، ذِکرِ مدینہ و ذِکرِ شاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے سُنتے رہئے اور بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک تَصَوُّر کر کے دُرُودِ پاک پڑھتے رہئے، ہو سکتا ہے کبھی ہم پر بھی کَرَم ہو جائے۔ اے کاش! صَد کروڑ کاش! فضائے مدینہ ہو، سامنے گنبدِ خضرا ہو اور نور بَرَساتے، حسین چہرہ چمکاتے رَسُولِ بے مثال اپنے حُجرۂ باکمال سے باہَر تشریف لا کر گنہگار و بدحال کو اپنے قدموں سے لگا لیں اور پھر اِسی حالت میں کاش رُوح بے قرار جِسم سے جُدا ہو جائے۔ کاش! کاش! صَد کروڑ کاش! پھر تو بات ہی بن جائے۔

اَب مدینے بُلا، سبز گنبد دِکھا چوموں خاکِ حرم، تاجدارِ حرم

کاش آئے وہ پَل، روتے روتے نِکل جائے قدموں میں دَم، تاجدارِ حرم

---

1 حدائقِ بخشش، ص۹۱-۹۲۔

کاش! ہوتا شہا، جسم عطارؔ کا خاکِ طیبہ میں ضَم، تاجدارِ حرم[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بار گاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُٹھا دو پَردہ دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نِقاب میں ہے
گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خُورشید مہر فرما کہ ذرّہ بس اِضطراب میں ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁❁❁

زیارتِ سرکار کا وظیفہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو مومن جُمُعہ کی رات دو رَکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 25 مَرتبہ "قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ" پڑھے، پھر یہ دُرُودِ پاک "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" ہزار مَرتبہ پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی اللہ پاک اس کے گُناہ مُعاف فرمادے گا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۳۸۳)

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص ۲۵۰۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۸۰-۱۸۱۔

جاگتے ہوئے آمنے سامنے زیارت

حضرتِ علّامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن ترین "مدّاحِ رسول" (یعنی نعت خواں) کے مُتَعَلِّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صُبح کے وَقت روضۂ اَطہر پر حاضِر ہوئے تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اپنی قبرِ مُنَوَّر میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خواں اپنے اِسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شخص نے ان سے دَرخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سِفارش کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حاکم کے پاس پہنچے اور سِفارش کی۔ اُس حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو اپنی مَسنَد پر بٹھایا۔ تب سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زیارت کا سِلسِلہ خَتم ہو گیا۔ پھر یہ ہمیشہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مَرتبہ ایک شِعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "ظالموں کی مَسنَد پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اِس کا کوئی راستہ نہیں۔" حضرت سیِّدُنا علی خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزرگ کے مُتَعَلِّق خبر نہ ملی کہ ان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی یا نہیں، حتّٰی کہ ان کا وِصال ہو گیا۔ (میزانُ الشَّرِیعَۃِ الکُبریٰ، ص۴۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نُور والے آقا بیان:9

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گُمی ہوئی سُوئی مل گئی (حکایت)

اُمُّ الْمُؤمِنِین، صَحابیہ بنتِ صحابی حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا رِوایت فرماتی ہیں: میں سَحری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سُوئی ہاتھ سے گِر گئی اور ساتھ ہی چَراغ بھی بُجھ گیا۔ اِتنے میں نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں داخِل ہوئے اور سارا گھر نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے نور سے روشن ہو گیا اور گُمی ہوئی سُوئی مل گئی۔[2] مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس واقعے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا[3]

---

1 ...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول الله، ص ۲۸۲۔

2 ...... القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاة علیه عند ذکره، ص ۳۰۲۔

3 ...... ذوقِ نعت، ص ۲۵۔

سُوزَن کا مَطلب ہے: سوئی ”سوزنِ گمشدہ“ یعنی گمی ہوئی سوئی، تبسم کا معنیٰ مسکراہٹ، شام کا معنیٰ رات اور صبح کا معنیٰ اُجالے والا وقت، دِن۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ نور

سُبْحٰنَ اللہ! حضور پُرنور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ نورٌ علیٰ نور کی بھی کیا بات ہے! پارہ 6 سورۃُ الْمائدہ آیت نمبر 15 میں اللہ پاک کا فرمانِ نور بار ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ(۱۵) (پ۶، المآئدہ: ۱۵) ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اِس آیتِ مُبارکہ میں نُور سے مُراد حُضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہے۔ چُنانچہ امام محمد بِن جَرِیر طبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات:310ھ) نے فرمایا: ”یَعْنِیْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یعنی نور سے مُراد محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔“(1) اِس کے علاوہ کئی مُفَسِّرین کِرام نے اِرشاد فرمایا کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں موجود لفظ ”نُور“ سے مُراد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے۔

شَمع دِل مِشکوٰۃ تَن، سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صُورت کے لئے آیا ہے سُورہ نور کا(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... تفسیر طبری، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/ ۵۰۲۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص۲۴۴۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نوری بشر ہیں

صحابیِٔ رسول حضرتِ سَیِّدُنا کعب بن زُہیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **بارگاہِ رسالت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں: اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ یعنی بے شک رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے نور ہیں جن سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔[1] حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔[2]

اپنے عقائد پر جمے رہیں

اے عاشقانِ رسول! بعض لوگ نور و بشر کے مسئلے میں اُلجھتے ہیں، یہاں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے شک یقیناً بشر یعنی اِنسان ہیں، فرشتے اور جِنّ نہیں ہیں، اِنسان ہونا کوئی خامی نہیں ہے، خوبی ہے، مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرح بشر نہیں بلکہ اعلیٰ و عمدہ دَرجے کے بشر ہیں، خیرُ الْبشر اور سَیِّدُ الْبشر ہیں یعنی سارے اِنسانوں سے بہتر اور سب کے سردار ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِرف نور ہیں بشر نہیں ہیں یہ کُفر ہو جائے گا کیونکہ قرآنِ کریم نے آپ کو بشر کہا ہے۔ لوگ بحث کر رہے ہوتے ہیں انہیں عِلم نہیں ہوتا، بعض اوقات اِیمان خطرے میں پڑ جاتا ہے لہٰذا

مدینہ

1 ...... سیرت ابن هشام، امر کعب بن زهیر بعد الانصراف عن الطائف، ص ۵۱۳۔

2 ...... رِسالہ نور مع رَسائلِ نعیمیہ، ص ۳۹۔

بحث نہ کی جائے۔ مُناظرے اور بحث کرنا یہ ماہرِ فَنّ عُلَما کا کام ہوتا ہے عوام کا نہیں۔ جس کو دیکھو اُلجھ پڑتا ہے بعض اوقات خود ہی ایسا اُلجھ کر رہ جاتا ہے کہ اس کو سُلجھانا مشکل ہو جاتا ہے، وَسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے، اس لیے بحث مَت کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَسلکِ حق، مَسلکِ اہلِ سنَّت جو ہمارے اعلیٰ حضرت اور عُلَمائے اہلِ سُنَّت نے ہمیں سکھایا اور بتایا ہے اور یقیناً یہ قرآن و حدیث کے عَین مطابق ہے لہٰذا اس پر خوب جمے رہیں اور اس کے خلاف کسی کی بھی کوئی بات نہ سُنیں۔ مثلاً ہمارے عُلَما نے ہمیں بتایا ہے کہ جَشنِ وِلادت مَنانا جائز ہے، اب اگر کوئی اس کے خلاف کچھ بولتا ہے تو آپ اپنے کان بند کر دیں کہ میں نے نہیں سُننا، جَشنِ وِلادت مَنانا ہے اور بس مَنانا ہے۔ اگر کوئی کہے: جُلُوسِ مِیلاد نہیں نکالنا چاہیے کہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے نہیں نکالا، تو ہمیں اس کی بات نہیں سننی، ہم تو جُلُوسِ مِیلاد نکالیں گے، شریعت نے اِس سے منع بھی تو نہیں کیا اور شریعت جس بات سے منع نہ کرے اور مسلمان خُصُوصاً عُلَما، صُلَحا جس کو اچھا سمجھ کر کریں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: "فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ یعنی جس شے کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی اچھی ہوتی ہے۔"(1) بہر حال عوام کسی سے بحث نہ کریں جو کچھ عُلَمائے اہلِ سُنَّت فرماتے ہیں آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلتے رہیں اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت میں پہنچ جائیں گے۔ سب کی سُنیں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ

مــــــدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲ / ۱۶، حدیث: ۳۶۰۰۔

راستہ بھول جائیں، بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ ”سُنو سب کی کرو اپنے مَن کی“ ایسا نہیں کرنا صِرف اپنوں ہی کی سُننی ہے، دوسروں کی سننے سے کان بہرے رکھیں گے تو ہی مَنزِل ملے گی، ورنہ گمراہی کہہ کر نہیں آتی۔

سرکار عَلَیْہِ السَّلَام مسکراتے تو دَرودِیوار روشن ہوجاتے

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور بلکہ قاسمِ نور(یعنی نور بانٹنے والے)ہیں۔ ”شِفا شریف“ میں ہے:”جب نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکراتے تھے تو دَرو دِیوار روشن ہوجاتے۔“[1]

نور والے آقا کے نورانی ہاتھ کا مُعْجِزہ

پیارے آقا، مکّے مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کے تو کیا کہنے! حضرتِ سیِّدُنا اُسَید بن اَبی اُناس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا پُر نور ہاتھ شریف پھیر دیا، اِس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا وہ گھر روشن ہوجاتا۔[2]

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے | مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے
بَرَستا نہیں دیکھ کر ابرِ رَحمت | بَدوں پر بھی بَرسا دے بَرسانے والے[3]

ہم غریبوں کی قبر میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ضَرور ہوں

مـــــــــــــــــــــــــــدینہ

1 ...... شفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالٰی لہ المحاسن خلقاً...الخ، ۱/۶۱۔

2 ...... تاریخ ابن عساکر، ساریۃ بن زنیم بن عمرو الاسدی، ۲۰/۲۱، الرقم: ۲۳۶۲، حدیث: ۴۵۸۸۔

3 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸۔

گے اور اِنْ شَآءَ الله ہماری قبر بھی روشن ہو جائے گی۔ایک بار جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَحمت بھری اور نور بھری تشریف آوری ہو جائے گی تو پھر اِنْ شَآءَ الله ہمیشہ یعنی قیامت تک ہماری قبر روشن اور جگمگاتی رہے گی۔ ؎

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے
جَلوہ فرما ہو گی جب طَلعت رَسُوْلُ الله کی [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دانتوں کے دَرمیان سے نور کی کِرنیں نکلتی تھیں

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالله ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثَنِیَّہ دانتوں میں کھڑکی والے تھے،جب کلام فرماتے تو آپ کے ثَنِیَّہ دانتوں (کے جو گیپ تھے ان) کے دَرمیان سے نور کی کِرنیں نکلتی تھیں۔[2] اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آگے والے اوپر نیچے کے چار دانتوں کو رُباعِیَہ کہتے ہیں، اِن سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ایک ایک دانت ثنائی کہلاتے ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ثنائیہ دانت رُباعِیَہ سے بالکل ملے ہوئے نہ تھے بلکہ اِن کے دَرمیان باریک کھڑکیاں تھیں (یعنی باریک باریک گیپ تھے) یہ بھی حُسن کا بہترین مجموعہ ہے، یہ نور دِن میں بھی دیکھا جاتا تھا مگر رات میں تو دانتوں کے اِس نور سے سوئی تلاش کرلی جاتی تھی۔[3]

مــــــــــــدینہ

1 ...... حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲۔ 2 ...... دارمی، باب فی حسن النبی، ۱/۴۴، حدیث: ۵۸۔
3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/۶۲ ملتقطاً۔

مولیٰ! کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟

شارِحِ بُخاری حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن محمد قَسْطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات: 923ھ) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ تمام اَنبیا کے نُور کو دیکھو، پھر اللہ پاک نے تمام اَنبیا کے نُور کو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور سے ڈھانپ دیا۔ اُنہوں نے عرض کی: مولیٰ! کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ اللہ پاک نے فرمایا: ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہ یعنی یہ عبدُ اللہ کے بیٹے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نُور ہے۔[1]

نور والے! ہم گنہگاروں کے گھر بھی روشنی — آ کے کر دو، نور تم نے ہر جگہ پھیلایا ہے
ذرّہ ذرّہ جگمگایا، ہر طرف آیا نکھار — گویا ساری ہی فَضا کو نور میں نَہلایا ہے
نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے — سارے عالَم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

14 ہزار سال پہلے...

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ الْعابِدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "میں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے سے 14 ہزار سال پہلے اللہ پاک کے ہاں نُور تھا۔"[3]

مدینہ

1 ...... مواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، تشریف اللّٰہ تعالٰی لہ، ۱/ ۳۳۔
2 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲۔
3 ...... سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الاول فی تشریف اللّٰہ تعالٰی لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکونہ اول الانبیاء خلقا، ۱/ ۶۹۔

اے اللہ! مجھے سَراپا نور بنادے

صحابی ابنِ صحابی، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے مجھے بارگاہِ رِسالت میں بھیجا، میں شام کے وقت حاضر ہوا، اُس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری خالہ جان اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ بی بی مَیْمُونہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے ہاں تشریف فرما تھے۔(میں نے رات وہیں گزاری) نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب فجر سے پہلے دو رَکعتیں ادا فرمالیں تو یہ دُعا مانگی:(جس کا کچھ حصہ یہ ہے:) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ، وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَیَّ، وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِیْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ، وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا، وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا یعنی اے اللہ! میرے دِل میں نور، میری قبر میں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے بالوں میں نور، میری جِلد میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میری ہڈیوں میں نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں مزید اِضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور مجھے سراپا نور بنادے۔[1]

نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے
سارے عالَم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ (ت: ۳۰)، ۵/ ۲۶۵، حدیث: ۳۴۳۰۔

چار جانب روشنی ہے سب سماں ہے نور نور — حق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فرمایا ہے

آگے پیچھے دائیں بائیں نور ہے چاروں طرف — آ گیا ہے نور والا، نور والا آیا ہے

جب اندھیرے گھر میں آئے نور سے گھر بھر گیا — گمشدہ سُوئی کو بی بی عائشہ نے پایا ہے(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جبریل اِنسانی شکل میں

اے عاشقانِ رَسُول! یاد رہے کہ نُور اور بشر ایک دوسرے کی ضِد (یعنی ایک دوسرے کا اُلٹ) نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہوسکیں۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نُوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرتِ بی بی مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے سامنے اِنسانی شکل میں تشریف لائے جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ﴿۱۷﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اِس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

مَلَكُ الْمَوت اِنسانی شکل میں

مَلَكُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام بشری (یعنی اِنسانی) صورت میں حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمت میں حاضِر ہوئے۔(2)

مدینہ

1. ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۶۰-۴۶۱۔
2. ...... مِراٰۃُ المناجیح، ۷/ ۵۸۱ ماخوذاً۔

جوں ہی آمد ماہِ میلادِ مُبارک کی ہوئی اہلِ اِیماں جُھوم اُٹھے شیطاں کو غصّہ آیا ہے
سُن لے شیطاں تُو دبا سکتا نہیں عطّار کو دوجہاں میں اِس پہ میٹھے مُصطفٰے کا سایہ ہے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بیان کو اِختِتام (یعنی END) کی طرف لاتے ہوئے چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں:

”اِثْمِد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

(1) سُنَنِ ابنِ ماجہ کی رِوایت میں ہے: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ اِثْمِد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے[2] (2) پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل زینت کی نیّت سے مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں[3] (3) سُرمہ (رات میں) سوتے وقت اِستِعمال کرنا سنّت ہے۔[4] البتہ جمعہ اور عیدین میں دِن کے وقت سُرمہ اِستِعمال کرنا سنّت ہے (4) سُرمہ اِستِعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ سُنئے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی سیدھی آنکھ میں تین اور اُلٹی میں دو (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۴۶۱-۴۶۲۔
2 ...... سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷۔
3 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ...الخ، ۵/۳۵۹۔
4 ...... مراۃ المناجیح، ۶/۱۸۰۔

میں لگایئے۔ اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں سُنَّتوں پر عمل ہوتا رہے گا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تکْرِیم (یعنی عزت) کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

❀❀❀

ظاہری وباطنی آنکھیں روشن کرنے کا نُسخہ

حَکِیْمُ الْاُمَّت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ظاہری آنکھیں ظاہری سُرمہ سے تیز ہوتی ہیں مگر دِل کی آنکھ خاکِ دَرِ اَولیا سے منور ہوتی ہے۔ کسی بزرگ کے آستانہ کی خاک دِل کی آنکھ پر ملو تاکہ بَصیرت (یعنی دِل کی نظر) تیز ہو۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ابوجہل نے صرف بَصارت (یعنی آنکھ کی ظاہری روشنی) سے دیکھا کافر ہی رہا۔ حضرت صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بَصیرت (یعنی دِل کی روشنی) سے بھی دیکھا مومن صحابی ہوئے۔

(رَسائلِ نعیمیہ، رسالہ نور، ص ۶۲)

مــــــدینہ

1 ...... شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸-۲۱۹ ملخصاً۔

نُور کا کِھلونا

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ آپ نے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ کی نُبُوَّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ "آپ (بچپن شریف میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اوراپنی اُنگلی سے اس کی جانب اِشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِشارہ فرماتے چاند اس جانب جھک جاتا۔" حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ اِلٰہی کے نیچے سجدہ کرتا، اس وقت میں اُس کی تَسْبِیْح (یعنی اللہ کی پاکی بیان) کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔"

(الخصائص الکبریٰ، ۹۱/۱)

چاند جھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا (حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا بچپن (بیان:10)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قِیامت کے دِن میں اس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نورانی چہرے کی روشنی

اللہ پاک کے پیارے نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے پہلے آپ کی امی جان حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے تقریباً سات دِن دودھ شریف پلایا پھر چند دِن حضرتِ ثُوَیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے۔(2) اِس کے بعد سے حضرتِ بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے دو سال کی عمر تک دودھ پلایا ہے۔(3) حضرتِ سَیِّدَتنا بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے بارے میں فرماتی ہیں: اللہ پاک کے

مدینہ

1 ...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علٰی رسول اللہ، ص ۲۸۲۔

2 ...... شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالٰی لہ...الخ، ذکر رضاعہ وما معہ، ۱/۲۵۸۔ مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول ذکر نسب وحمل...الخ، ۲/۱۹۔

3 ...... شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالٰی لہ علیہ الصلاۃ والسلام، ذکر رضاعہ وما معہ، ۱/۲۷۹۔

پیارے حبیب، حضرتِ محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا نور والا چہرہ رات کے وقت اِتنا زیادہ چمکتا تھا کہ اُجالا کرنے کیلئے چَراغ (یعنی Lamp) جَلانے کی ضَرورت نہ ہوتی۔ایک دِن ہماری پڑوسن اُمِّ خَولہ سَعدیہ مجھ سے کہنے لگی: اے حَلیمہ! کیا آپ اپنے گھر میں رات کے وَقت آگ جَلایا کرتی ہیں کہ ساری رات آپ کے گھر میں سے پیاری پیاری روشنی نظر آتی ہے! بی بی حَلیمہ نے فرمایا: "یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ نور والے آقا، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور والے چہرے کی روشنی ہے۔"[1]

نور والے کے رُخِ روشن کی کیا تعریف ہو
چہرۂ انور کے آگے چاند بھی شرمایا ہے
نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے
سارے عالَم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے[2]

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کی شان بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پَھبن
اُس خُدا بھاتی صُورت پہ لاکھوں سلام[3]

---

1 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ ملخصاً۔

2 ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۴۶۱-۴۶۲۔

3 ...... حدائقِ بخشش، ص۳۰۶۔

سب گھروں سے مشک کی خوشبو آنے لگی

بی بی حلیمہ سَعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اللہ پاک کے نبی، حضرتِ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر جب میں اپنے مکان میں داخل ہوئی تو قَبیلۂ بَنُو سَعد کے گھروں میں سے کوئی گھر ایسا نہ رہا جس سے ہمیں مُشک کی خوشبو نہ آنے لگی ہو اور لوگوں کے دِلوں میں اللہ کے پیارے حبیب حضرتِ محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت گھر کر گئی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت کا یقین اِس قَدر مضبوط ہو گیا کہ اگر کسی کے بدن میں کہیں دَرد ہوتا یا تکلیف ہو جاتی تو وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ مُبارَک لے کر تکلیف کی جگہ پر رکھتا تو اللہ پاک کے حکم سے اُسی وقت ٹھیک ہو جاتا، اگر اُن کا کوئی اُونٹ یا بکری بیمار ہو جاتی تو اُس پر نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک ہاتھ پھیرتے وہ تَندرُست ہو جاتی۔[1] ایک شاعر نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے:

دُنیا کہتی ہے کہ حلیمہ تُو نے نبی کو پالا ہے
میں کہتا ہوں تجھ کو حلیمہ میرے نبی نے پالا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رَسُول! نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لاتے ہی دُکھیاروں، بیماروں، بے سہاروں اور غمزدوں پر رَحمت فرمانی شروع کر دی اور ایسا کیوں نہ

مدینہ

❶ السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۵۔

فرمائیں گے کہ اِن کو اِن کے رَبِّ رحیم و کریم نے ان کو تمام جہانوں کیلئے رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ بنا کر بھیجا ہے۔

ہو مُبارَک اہلِ عصیاں، ہو گیا بخشش کا ساماں
آگئی صبحِ بہاراں، ہو گیا گھر گھر چراغاں
آمنہ بی بی کے گھر پر، آگیا نبیوں کا افسر
جُھک گیا ہے کُفر کا سَر، پڑ گئی ہے دُھوم گھر گھر
یَانَبِی سَلَامٌ عَلَیۡکَ، یَارَسُوۡل سَلَامٌ عَلَیۡکَ
یَاحَبِیۡب سَلَامٌ عَلَیۡکَ، صَلَوٰۃُ اللهِ عَلَیۡکَ[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ابوجہل کی اُونٹنی

صَحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بار بچپن شریف میں مکّے شریف کی گھاٹیوں (یعنی دو پہاڑوں کے دَرمیانی راستے) میں اپنے دادا جان حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الۡمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے جُدا ہو گئے (بعدِ تلاش) دادا جان واپس مکّے شریف آئے اور کعبہ شریف کے پَردوں سے لِپٹ کر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مل جانے کیلئے رو رو کر دُعائیں مانگنے لگے، اِسی دَوران ابوجَہل اُونٹنی پر سُوار اپنی بکریوں کے رَیوڑ سے واپس

مدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۶۱۱-۶۱۲۔

آرہا تھا، اُس نے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ لیا، ابو جہل نے اپنی اُونٹنی بِٹھائی اور اللہ کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیچھے بٹھا کر اُونٹنی کو اُٹھانا چاہا تو وہ نہ اُٹھی! پھر جب اپنے آگے بٹھایا تو اُونٹنی کھڑی ہو گئی۔ صَحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جس طرح فرعون کے ذَرِیعے ان کی اَمّی جان تک پہنچایا اِسی طرح ابو جَہْل کے ذَرِیعے سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچایا۔[1] سرکارِ اعلیٰ حضرت بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں اَدب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رِسالت میں پتّھر بھی سَلام کرتے ہیں

اے عاشقانِ رَسُول! آپ نے شعرِ رَضا میں سُنا کہ "سَنگ کرتے ہیں اَدب سے تسلیم" جی ہاں! واقعی نور والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَنگ یعنی پتھر بھی سَلام کرتے ہیں، سُنئے! ہم گنہگاروں کی شَفاعت فرمانے والے، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ

مــــــــــــدینه

1. تفسیر روح المعانی، پ ۳۰، الضحی، تحت الآیۃ: ۷، الجزء الثلاثون، ۱۵/۵۳۲۔
2. حدائقِ بخشش، ص ۱۱۲۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں مکّے کے اس پتّھر کو پہچانتا ہوں جو نبوت کے ظہور (یعنی نبی ہونے کے ظاہر ہونے) سے پہلے مجھے سَلام کیا کرتا تھا، میں اُسے اَب بھی پہچانتا ہوں۔[1]

شرحِ حدیث: اِس حدیثِ پاک کی شَرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: بعض شارِحین نے کہا کہ یہ پتّھر "سنگِ اَسود" ہے مگر صحیح تر یہ ہے کہ یہ وہ پتھر ہے جو مَکَّۂ مُعَظَّمَہ میں زَقَاقُ الْحَجَر میں واقع ہے۔ زَقَاقُ الْحَجر مَکَّۂ مُعَظَّمَہ کا ایک محلہ ہے جو کَعبۂ مُعَظَّمَہ اور جناب خَدِیجہ (رَضِیَ اللهُ عَنْهَا) کے گھر کے دَرمیان واقع ہے۔[2] اِس پتھر میں حضورِ انور (صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کہنی (مُبارَک) کے آثار (یعنی نشان) موجود ہیں، لوگ خُصوصاً اہلِ مَکّہ اِس پتّھر کی زیارت کرتے ہیں دور دور سے لوگ اِس کی زیارت کو آتے ہیں۔ آہ! اَب یہ تبرکات گم ہو گئے۔ وہ پتھر یوں کہتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ الله۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نبوت سے بچپن شریف میں ہی خبر دار تھے۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ کے پتّھر اور دَر و دیوار حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی دے چکے تھے۔[3]

اُن پر دُرُود جن کو حجر تک کریں سَلام   اُن پر سَلام جن کو تحیّت شجر کی ہے

---

1 ...... مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبیّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ، ص ۹۶۲، حدیث: ۵۹۳۹۔

2 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل، باب علامات النبوۃ، الفصل الاول، ۱۰/۱۲۹، تحت الحدیث: ۵۸۵۳ ماخوذاً۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۱۵ ملتقطاً۔

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خبر بے خبر کی ہے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرشتے جھولا جُھلاتے

اے عاشقانِ رَسُول! میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کوئی عام شاعر نہیں بلکہ اہلِ سنّت کے امام ہیں، بے شک "کَلَامُ الْاِمَامِ اِمَامُ الْکَلَامِ یعنی اِمام کا کلام، کلام کا امام ہے" اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شاعری عین شریعت کے مُطابق ہے، آپ کسی شِعر میں قرآنِ کریم کی آیتِ مُبارک، کبھی حدیثِ پاک اور کبھی بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے اَقوال کی طرف اِشارہ فرماتے ہیں جیسا کہ ابھی بیان کردہ مُسلم شریف کی رِوایت سے پتا چلا۔ حضرتِ بی بی حلیمہ سَعْدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جُھولا فرشتوں کے ہِلانے سے ہلتا تھا۔ یعنی فرشتے جھولا جُھلاتے تھے۔ [2]

زمین و زماں تمہارے لئے مَکِین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے [3]

بادل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کرتا

حضرتِ حلیمہ سَعْدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے لختِ جگر، نورِ نظر، رَسولوں کے اَفسر

مدینہ

1 ...... حدائقِ بخشش، ص۲۰۹۔

2 ...... مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۲/۲۱۔

3 ...... حدائقِ بخشش، ص۳۴۸۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی دور جگہ نہ جانے دیتی تھیں، ایک دِن رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رَضاعی بہن (یعنی دودھ کے رشتے کی بہن) شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت بھیڑوں کے ریوڑ میں تشریف لے گئے، حضرتِ بی بی حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تلاش میں نکلیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شیما کے ساتھ پایا۔ کہنے لگیں: گرمی میں! شیما بولی: اَمّی جان! میرے بھائی نے گرمی محسوس نہیں کی، بادَل آپ پر سایہ کرتا تھا، جب آپ ٹھہر جاتے تو بادَل بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو بادل بھی چلتا، یہی حال رہا یہاں تک کہ ہم اِس جگہ آپہنچے ہیں۔[1] فتاویٰ رضویہ میں ہے: شیما سعدیہ یعنی نشان والی، علامت والی، جو دور سے چمکے یہ بھی مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئیں۔[2]

شہا! تشنگی بڑی ہے، یہاں دُھوپ بھی کڑی ہے
شہِ حوضِ کوثر آنا، مَدَنی مدینے والے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچپن شریف میں ہی کھیل سے نفرت

اللہ پاک کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی عمر شریف میں کبھی نہیں کھیلے، بچپن شریف میں ہی کھیل سے نفرت تھی، کسی بچے نے کھیل کے لیے بُلایا تو

مدینہ

1 ...... شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ومامعہ، ۱/۲۷۹۔
2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۴۔
3 ...... وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص ۴۲۷۔

فرمایا: مَا خُلِقْنَا لِھٰذَا یعنی ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں ہوئے۔[1]

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرُود　　کھیلنے سے کَراہت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بی بی حلیمہ کے لیے چادر بچھادی

عظمت وشان اور فضل واِحسان والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت کرنے والی اور دودھ پلانے والی، خوش نصیب خاتون حضرت حَلیمہ سَعْدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے اِسلام قبول کیا اور صحابیہ بنیں۔ جنگِ حُنَیْن کے دِن حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ بی بی حَلیمہ سَعْدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تشریف لائیں، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کے لیے کھڑے ہوگئے اور جو چادر شریف اَوڑھے ہوئے تھے اُن کے لیے بچھادی جب تک آپ تشریف فرما رہیں، کسی اور سے گفتگو نہ فرمائی بلکہ اُنہی کی طرف متوجہ رہے۔ جب آپ واپس جانے لگیں تو بہت سے تحائف (یعنی GIFTS) عطا فرمائے اور اُنہیں کچھ دور تک پہنچانے کیلئے تشریف لے گئے پھر خود یا کسی اور صحابی نے حاضرین سے فرمایا کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دائی جناب حَلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ہیں جنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ پلایا ہے۔[3]

دائی حلیمہ جاگ اُٹھے تیرے بڑے نصیب　　گودی وِچ تیری نبیاں دے سردار آگئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... مراۃ المناجیح، ۸/ ۱۱۵۔ 2 ...... حدائقِ بخشش، ص۳۰۶۔ 3 ...... مراۃ المناجیح، ۵/ ۵۱ بتغیر قلیل۔

مِرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یا رَسُولَ اللہ!

اِن (یعنی بی بی حلیمہ) کے شوہر "حارِث سَعدی" بھی شرفِ اِسلام و صحبت سے مُشَرَّف ہوئے، یعنی یہ بھی صحابی بن گئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے کہ راہ میں کفارِ قریش نے انہیں ورغلانے (یعنی بہکانے) کی کوشش کرتے ہوئے کہا: اے حارِث! تم اپنے (رَضاعی یعنی دودھ کے رشتے کے) بیٹے (یعنی محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سُنو، وہ کہتے ہیں: مُردے زندہ ہوں گے اور اللہ پاک نے دو گھر جنَّت و دوزخ تیار کئے ہیں یعنی اللہ پاک پر اِیمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ انہوں (یعنی حارِث سَعدی) نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے بیٹے! آپ کی قوم آپ کے بارے میں شکایت کرتی ہے۔ فرمایا: ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے والد! جب وہ دِن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دِن (یعنی روزِ قیامت) ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا۔ حضرت حارِث سَعدی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِیمان لانے کے بعد اِس اِرشاد کو یاد کر کے کہا کرتے: اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنَّت میں داخل نہ فرمالیں۔ [1]

خدا کا فضل ہے مجھ پر یہ میری خوش نصیبی ہے مِرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یا رَسُولَ اللہ

رَضاعی بڑی بہن

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعی (یعنی دودھ کے رشتے کی) بڑی بہن "شَیْما

مدینہ

1 ...... الروض الأنف، أبوه من الرضاعة، ۱/ ۲۸۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۳۔

سَعدیہ" کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گود میں کھلاتیں، سینے پر لِٹاکر دُعائیہ اَشعار عرض کرتیں، سُلاتیں، اِس لئے وہ بھی حضور کی والدہ کہلاتیں۔ یہ بھی مُشرّف بہ اِسلام ہوئیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں: سُلْطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: "جس نے میری سنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"[2]

سینہ تری سنَّت کا مدینہ بنے آقا جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سونے، جاگنے کے بارے میں پانچ مَدَنی پھول

(1) سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ (2) دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مُسْتَحَب ہے۔ یہ ان کے لیے ہے جو رات کو عبادت کرتے ہوں (3) عصر کے بعد نہ سوئیں عقل چلی جانے کا خوف ہے۔ (4) سونے میں مُسْتَحَب یہ ہے کہ باطہارت (یعنی باوُضو) سوئے (5) نیند سے بیدار ہو کر (یعنی جب جاگیں) مِسواک کیجئے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مــــــــدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۲۹۴۔ 2 ...... مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵۔
3 ...... 101 مدنی پھول، ص۳۱۔

بچپن شریف کی بَرَکات

حضرتِ بی بی حَلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں: میرا قبیلہ بنی سَعد قَحط میں مبتلا تھا، اَناج (یعنی کھانے پینے کے سامان) کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہورہی تھیں۔ جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قَحط دُور ہو گیا، اَناج کی تنگی دُور ہو گئی، زمین سرسبز ہو گئی، دَرخت پھلدار اور جانور فَربہ (یعنی موٹے) ہو گئے۔ (الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ماخوذاً)

سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں

مَزید فرماتی ہیں: میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں۔ قبیلے والے ایک دِن مجھ سے بولے کہ اے حَلیمہ! اِس بچے کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی حِصّہ دو۔ چنانچہ میں نے ایک تالاب (یعنی پانی کے بڑے حوض) میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارَک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو اُن بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دُودھ سے خوشحال ومالدار ہو گئی۔

(الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸تا۹۹ ماخوذاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

آمدِ مُصطفٰے ہوئی کُفر روانہ ہوگیا (بیان:11)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو مجھ پر ایک دِن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نُور سے اپنے سَرورِ عالَم دُنیا جگمگانے آئے

اے عاشقانِ رسول! اہلِ عَرَب کا دِین یوں تو دِینِ اِبراہیمی تھا مگر اِس کی اَصل صورت بِالکل بدل دی گئی تھی۔ توحید کی جگہ شرک نے اور ایک خُدا کی عبادت کی جگہ بُت پَرستی نے لے لی تھی۔ ان میں کچھ تو بتوں کو اپنا خُدا سمجھتے تھے تو بعضے دَرختوں، چاند، سورج اور ستاروں کو پوجتے تھے اور کچھ فِرِشتوں کو خُدا کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی پوجا پاٹ میں مَصروف تھے۔ کردار کی پستی کا عالَم یہ تھا کہ وہ دِن رات شراب خوری، قِمار بازی (یعنی جُوا) بدکاری اور قتل وغارت گری میں مَشغول رہتے تھے۔ ان کی سخت دِلی کا اِس بات سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ

مدینہ

(1) ...... الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۲۔

دَفن کر دیا کرتے تھے، اَلْغَرَض عَرَب میں ہر طرف وَحشت وبَربَریت کا دَور دَورہ تھا۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جلا دینا، عورتوں کا پیٹ چیر ڈالنا، بچّوں کو ذَبح کرنا، اُن کو نیزوں پر اُچھال دینا ان کے نزدیک کوئی عیب نہ تھا۔ یہ حالت صِرف عَرَب کے ساتھ ہی مَخْصُوص نہ تھی بلکہ تقریباً پوری دُنیا میں جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا چُنانچہ اہلِ فارس (یعنی اِیرانی) اکثر آگ کی پوجا کرتے تھے اوراپنی ماؤں کے ساتھ "گندہ گناہ" کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ بکثرت تُرک شَب وروز بستیاں اُجاڑنے اورلُوٹ مار کرنے میں لگے تھے اور بُت پرستی اورلوگوں پر ظلم وجَفا کی آندھیاں چلانا اُن کا طریقہ تھا۔ کئی اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا پاٹ میں مَشْغول تھے۔ بَہَرکَیف ہر طرف کُفر و ظلمت کا دور دورہ تھا۔ کافِر اِنسان بدتر از حیوان ہو چکا تھا۔ چُنانچہ اِس عالمگیر ظلمت میں نور والے آقا، حبیبِ خدا، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نور سے دُنیا کو چمکانے، سارے جہان کے لئے ہادی و رہبر بن کر واقعۂ اَصحابِ فیل کے 55 دِن کے بعد 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل بمطابق 20 اَپریل 571 سنِ عیسوی بروز پیر صُبحِ صادِق کے وَقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر ٹِمٹِمارہے تھے، چاند سا چہرہ چمکاتے، کستوری کی خوشبو مہکاتے، خَتنہ شُدہ، ناف بُرِیدہ، دونوں شانوں کے دَرمیان مُہرِ نُبُوَّت دَرخشاں، سُرمگیں آنکھیں، پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے، سرِ پاک آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے دُنیا میں تشریف لائے۔ (1)

مدینہ

1 ......مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، آیات ولادتہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۶۶-۷۵ ملتقطاً۔

رَبیعُ الْاَوَّل اُمیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخُدائی کی خود اِنسانی سفینے کی
کہ رَحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

جہاں میں جَشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

صَدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

مُبارَکباد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اَماں ملتی نہیں بَرباد رہتے ہیں

مُبارَکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مُبارَک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مُبارَک ہو

مُبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پَیہم گرنے والوں کو
مُبارَک دَشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مُبارَک ہو کہ دَورِ راحت و آرام آپہنچا
نَجاتِ دائمی کی شکل میں اِسلام آپہنچا

مُبارَک ہو کہ خَتمُ الْمُرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیں تشریف لے آئے

بَصَد اندازِ یکتائی بغایَت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

12 رَبیعُ الْاَوَّل شریف کو مَکّۂ مکرَّمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًاوَّتَعۡظِيۡمًا میں حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی اِنسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہ نُبُوَّت، اللہ پاک کے آخری رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے لئے رَحمت بن کر دُنیا میں تشریف لے آئے۔

مُبارَک ہو کہ خَتمُ الْمُرسَلِیں تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیں تشریف لے آئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے

دُنیا میں تشریف لاتے ہی اللہ کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پَروردگار کو سجدہ کیا اور اُس وقت مُبارَک ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پَروردگار! میری اُمّت مجھے ہِبہ (GIFT) کر دے، یعنی مجھے عطا کر دے۔[1]

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے سہاروں کو سہارا مل گیا

خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرارِ قُلوبِ غمگین بن کر 12 رَبیعُ الْاَوَّل شریف کو صبحِ صادِق کے وَقت جہاں میں تشریف لائے اور آکر بے سہاروں، غم کے ماروں، دُکھیاروں اور دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو "صبحِ بہاراں" بنا دیا۔

مسلمانو! صبحِ بہاراں مُبارَک
وہ بَرساتے انوار سرکار آئے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۷۱۷۔
2 ...... قبالۂ بخشش، ص ۱۶۴۔
3 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۴۹۹۔

کعبے کو وَجد آگیا

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف لاتے ہی کُفر و ظُلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ اِیران ''کِسریٰ''[1] کے محل پر زَلزلہ آیا، چودہ کُنگرے[2] گِر گئے۔ اِیران کا جو آتَش کَدہ[3] ایک ہزار سال سے جَل رہا تھا وہ بُجھ گیا، دَریائے ساوَہ سُوکھ گیا[4] کعبے کو وَجد آگیا اور بُت سَر کے بَل گِر پڑے۔[5]

تیری آمد تھی کہ بَیْتُ اللّٰہ مُجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گِر گیا[6]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زمانۂ جاہلیت کی خرابیوں میں سے ایک بدترین خرابی

اے عاشقانِ رَسُول! آپ نے زَمانۂ جاہلیت کی گمراہیوں اور خرابیوں کے بارے میں سُنا، اُس دَور کی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ بھی تھی کہ نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد (یعنی آنے) سے پہلے کسی کے ہاں جب بیٹی پیدا ہوتی تو غم و

---

1. ایران کے ہر بادشاہ کا لقب ''کِسریٰ'' تھا۔
2. مسجدوں اور دیگر عالیشان عمارتوں کی چھت وغیرہ کے باہری حصے پر خوبصورتی کیلئے بنائی جانے والی چھوٹی چھوٹی محرابیں۔
3. آگ کی پوجا کرنے والوں کی وہ جگہ جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔
4. شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول...الخ، من عجائب ولادتہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲۲۸/۱۔
5. مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول ذکر نسب وحمل...الخ، ۱۷/۲ ماخوذاً۔
6. حدائقِ بخشش، ص ۵۲۔

غصّے کے مارے اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا اور شرمندگی مٹانے کے لیے اُس ننّھی کلی کو ”زِندہ ہی مَسل“ دیا جاتا، یعنی اس کو زندہ دَرگور کر دیتے، زندہ ہی قبر میں گاڑ دیتے، اگر اِسے زندہ رہنے کا موقع مل بھی جاتا تو وہ زندگی بھی کسی عذاب سے کم نہ ہوتی، جانوروں کی طرح مارنا پیٹنا، بدن کے اَعضا کاٹ دینا، میراث سے محروم کر دینا اور پانی حاصل کرنے کے لیے دَریاؤں کی بھینٹ چڑھا دینا عام سی بات تھی، اللہ پاک کے فضل وکَرم سے جب اِسلام کا سورج طُلوع ہوا تو جہالت بھرا اندھیرا دور ہو گیا۔

اِسلام نے عورت کو بلند مقام عطا کیا

اِسلام نے عورت کو عزّت و شرف کا بلند مقام عطا کیا۔ اگر عورت ماں ہے تو اُس کے قدموں تلے جنّت رکھی۔[1] اگر عورت بیوی ہے تو اُسے پانی پلانے پر(اُس کے شوہر کو) ثواب کی خوشخبری اِرشاد فرمائی گئی۔[2] اور اُس کے ساتھ اچھے بَرتاؤ کا حکم دیا۔[3] اور اگر عورت بیٹی ہو تو پھر اللہ پاک کے آخری رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی ”خاتونِ جنّت“ کے مُبارَک نام ”فاطمہ“ کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنیے اور جھومیے: (1) عورت کے لئے یہ بہت ہی مُبارَک ہے کہ اُس کی پہلی اَولاد لڑکی ہو[4] (2) بیٹیوں کو بُرا مَت سمجھو، بے شک وہ

مدینہ

1 ...... مسند الشھاب، الجنۃ تحت اقدام الامھات، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۱۹۔

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی نفقۃ الرجل علی نفسہ... الخ، ۳/۳۰۰، حدیث: ۴۶۵۹۔

3 ...... ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حق المراۃ علی زوجھا، ۲/۳۸۶، حدیث: ۱۱۶۵ ماخوذاً۔

4 ...... تاریخ ابن عساکر، العلاء بن کثیر ابو سعید، ۴۷/۲۲۵، الرقم: ۵۴۷۳، حدیث: ۱۰۱۹۶۔

محبت کرنے والیاں ہیں[1] (3) تم لوگ بیٹیوں کو بُرا مت سمجھو، اِس لئے کہ میں بھی چند بیٹیوں کا باپ ہوں[2] (4) جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے تو وہ جنَّت میں داخِل ہو گا[3] (5) جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سَلامَتی ہو۔ پھر فِرِشتے اُس بچّی کو اپنے پَروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں (یعنی کمزور) سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اِس ناتواں جان کی پَروَرِش کی ذِمّہ داری لے گا، قِیامت تک اللہ پاک کی مدد اُس کے شامِلِ حال رہے گی[4]

مِری آنے والی نسلیں، تِرے عشق ہی میں مچلیں
اِنہیں نیک تُو بنانا مَدَنی مدینے والے[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچّہ ہے یا بچّی؟ جاننے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کرانا کیسا؟

اے عاشقانِ رسول! صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد ”بیٹی“ کی پیدائش کو ناپسند کرنے لگی ہے اور بعض ماں باپ پیٹ میں بچّہ ہے یا بچّی؟ اِس

مــــــدینہ

1 ...... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، ۶/۱۳۴، حدیث: ۱۷۳۷۸۔

2 ...... مسند الفردوس، باب الواو، ۲/۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۶۔

3 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ... الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳۔

4 ...... معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ احمد، ص ۳۰، حدیث: ۷۰۔

5 ...... وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۴۲۹۔

کی مَعلومات کے لئے الٹرا ساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں پھر رپورٹ میں بیٹی کی نشاندہی کی صورت میں بعض لوگ تو مَعَاذَ اللہ حَمْل ضائع کروانے سے بھی دَریغ نہیں کرتے۔ شَرعی مَسئلہ یہ ہے کہ اگر مَرَض کا علاج کروانا ہے تواُس کے ٹیسٹ کے لیے بے پردَگی ہورہی ہو تب بھی ماہِر طبیب کے کہنے پر عورت کسی مسلمان عورت کے ذَرِیعے الٹرا ساؤنڈ کرواسکتی ہے اور اگر عورت نہ ملے تو بمجبوری یہ کام مَرد سے بھی لیا جاسکتا ہے، لیکن بچّہ ہے یا بچّی اِس کی معلومات حاصِل کرنے کا تعلُّق چونکہ عِلاج سے نہیں اور الٹرا ساؤنڈ میں عورت کے ناف کے نیچے کے حصّے کی بے پردَگی ہوتی ہے لہٰذا یہ کام مَرد تو مَرد کسی مسلمان عورت سے بھی کروانا حرام و جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ تمام سائنسی تحقیقات چونکہ یقینی نہیں ہوتیں لہٰذا بیٹا یا بیٹی کا مُعاملہ ہو یا کسی اور بیماری کا، الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ دُرُست ہی ہو یہ ضَروری نہیں۔

الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ نے گھر اُجاڑ دیا

ایک پاکستانی لیبارٹرین نے اپنے تجرِبات بیان کرتے ہوئے کچھ اِس طرح بتایا کہ ”ایک عورت کے اِبتِدائی دِنوں کے الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ میں ساتھ آنے والے شوہر نے جب بیٹی کا سنا تو سنتے ہی بے چاری کو طَلاق دے دی! لیکن جب دِن پورے ہوئے اور وِلادت ہوئی تو بیٹا پیدا ہوگیا!“ مگر آہ! الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ پر اَندھا بھروسا رکھنے والے بے وقوف آدمی نے اپنی بَدبختی کا ثبوت دیا اور بے چاری دُکھیاری بی بی کا گھر اُجڑ گیا۔ یہ کیسا ظالم اور بے رحم شخص ہوگا! اگر زندہ ہے تو اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق نصیب کرے۔

بیٹیوں کی پیدائش پر مُنہ بِگاڑنا کفار کا مَنْحوس طریقہ

بیٹیوں کی پیدائش پر مُنہ بِگاڑ کر ناراض ہو جانا یہ زمانۂ جاہلیت کے کُفار کا مَنْحوس طریقہ ہے۔ جیسا کہ پارہ 14 سورۃُ النحل آیت نمبر 58 میں اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ (پ۱۴، النحل:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دِن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

بیٹی ملنے پر بھی شکرِ اِلٰہی بجالانا چاہیے

اِسلامی طریقہ یہ ہے کہ بیٹیوں کی پیدائش پر بھی خوش ہو کر اللہ پاک کی اس نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ مُسلمان اللہ پاک کا عاجز بندہ اور اُس کے اَحکام کا پابند ہوتا ہے، بیٹا ملے یا بیٹی یا بے اَولاد رہے ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے، نیز چونکہ اِسلام نے عورت کو عَظَمت بخشی اور اُس کا وَقار بلند کیا ہے بلکہ اِسلام عورتوں کا "سب سے بڑا مُحسن" ہے، اِسلام مذہبِ مُہَذّب اور پُراَمن دِین ہے، ہمیں اِس کے شرعی اَحکامات کے مُطابق اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔

عورتوں کے لیے پَردے کا حکم

پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 33 میں عورتوں کے لیے حکم ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پَردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پَردگی۔

خزائنُ العرفان میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اِظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جِسم کے اَعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ (1)

زمانۂ جاہِلیَّت والی بے پردگی

اَفسوس! مَوجُودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہِلیَّت والی بے پردگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے دور میں پردہ ضَروری تھا، ویسے ہی اب بھی ضَروری ہے۔ عورتوں کا بے پردہ باہر آجانا اور غیر محرم مَردوں سے مِلنا جُلنا حرام و گناہ ہے۔ (2) اب تو مَعَاذَ اللہ غیر مَرد و غیر عورت آپس میں ہاتھ تک مِلا رہے ہیں۔ ایسا کرنے والے دونوں گنہگار و عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سُوال جواب" صفحہ 85 تا 86 پر ہے: حضرتِ فقیہ اَبُو اللَّیث سَمرقندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نَقل فرماتے ہیں: دُنیا میں اَجْنَبِیَّہ عورت سے ہاتھ مِلانے والا بروزِ قِیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بیان کو اِختِتام (یعنی ختم کرنے) کی طرف لاتے ہوئے چند سنّتیں اور آداب

مدینہ

1 ...... تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۷۸۰۔

2 ...... جہنم کے خطرات، ص ۱۷۱۔

3 ...... قرۃ العیون مع روض الفائق، ص ۳۸۹۔

بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں:

لِباس کے بارے میں چند مفید باتیں

(1) لباس پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (2) اِسی طرح پاجامہ (یعنی شلوار) پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اُس کا اُلٹ کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے اُتارنا شروع کیجئے (3) مَرد مَردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (4) بہارِ شریعت جلد 1 ص 481 پر ہے: مَرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک "عورت" ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے ناف اِس میں داخِل نہیں اور گُھٹنے داخِل ہیں۔ اِس زمانے میں کئی لوگ تہبند یا پاجامہ اِس طرح باندھتے ہیں کہ ناف کے نیچے کا کچھ حِصہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جِلد (SKIN) کی رَنگت نہ چمکے تو خیر، وَرنہ حرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی۔ [1] خُصُوصاً حج و عمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سخت اِحتیاط کی ضَرورت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1) ......بہارِ شریعت، ۱/۴۸۱، حصہ: ۳۔

حُسن وجمال پوشیدہ رکھا گیا

شاہ وَلیُّ اللہ صاحب لکھتے ہیں: میرے والدِ ماجد شاہ عبدُ الرَّحیم صاحب نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو دیکھ کر زَنانِ مِصر (یعنی مِصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مَر جاتے تھے مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی! تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میرا حُسن وجَمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ پاک نے چُھپا رکھا ہے اور اگر آشکار (یعنی ظاہر) ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زِیادہ ہو جو یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو دیکھ کر ہوا کرتا تھا۔''

(الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، الحدیث العشرون، ص۷ ملخصاً)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سرکار کی آمد مرحبا! بیان:12

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، 10 گناہ مٹاتا ہے اور 10 دَرَجات بلند فرماتا ہے۔“(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ باسعادت سے متعلق عجیب حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ ابنِ حَجَر مَکّی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نِعْمَۃُ الْکُبْریٰ صفحہ 52 پر وِلادتِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہونے والے ایک اِیمان اَفروز اور عقلوں کو حیران کر دینے والا واقِعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام ”عامِر یمنی“ تھا اُس کی ایک بیٹی تھی جو قُولنج (یعنی بڑی آنت کا دَرد) جُذام (یعنی سفید داغ) وغیرہ کے اَمراض میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ چلنے پھرنے سے مَعذور بھی تھی، عامِر کے پاس ایک بُت تھا وہ اپنی بیٹی کو اُس کے سامنے بٹھاتا اور بُت سے کہتا: ”اگر تُو شِفا دے سکتا ہے تو میری بیٹی کو شِفا دے۔“ سالوں تک وہ یوں کہتا رہا مگر بُت، بُت بنا رہتا، پتّھر کا بُت دے بھی کیا سکتا ہے! توفیق و عنایت کی ہوا چلی کہ ایک دِن عامِر اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ ہم کب تک

(1) ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴۔

اِس گونگے بہرے پتّھر کو پوجتے رہیں گے ، جو نہ بولتا ہے نہ سُنتا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ ہم ”صحیح دِین“ پر ہیں۔ اُس کی بیوی نے کہا: ٹھیک ہے، پھر ہمیں ساتھ لے کر ہدایت کی تلاش کے لیے نکلو شاید کہ ہمیں حق کی طرف کوئی راہ نمائی مل جائے۔ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی گفتگو کر رہے تھے کہ اَچانک اُنہوں نے دیکھا کہ ایک نور ہے جو سارے آسمان پر پھیلا ہوا ہے اور اُس کی روشنی سے ساری دُنیا چمک اُٹھی ہے! اللہ پاک نے اُن کی آنکھوں سے ظُلمت (یعنی اَندھیرے) کے پَردے ہٹا دیئے تاکہ وہ خوابِ غفلت سے جاگ جائیں، کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صَف باندھے ایک مکان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں، زمین ٹھہری ہوئی ہے اور دَرخت جُھکے ہوئے ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے”مُبارَک ہو! سچے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہو گئے ہیں۔“

مُبارَک ہو کہ خَتْمُ الْمُرْسَلِیْں تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیں تشریف لے آئے

عامِر نے اپنے بُت کو دیکھا تو وہ اَوندھے منہ زمین پر ذَلیل و خوار پڑا تھا! عامِر کی بیوی کہنے لگی: ذرا اِس بُت کو تو دیکھئے! کیسے سر نیچا کئے زمین پر پڑا ہے! اِتنا سُنتے ہی بُت بول اُٹھا:”خبر دار رہو! بڑی خبر ظاہِر ہو گئی ہے، وہ پاک ذات پیدا ہو چکی ہے جو کائنات کو شَرَف و افتخار بخشے گی، آگاہ رہو! وہ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی آمد (یعنی آنے کا) کا ہر ایک کو اِنتظار تھا، جن سے شجر و حجر (یعنی دَرخت اور پتھر) باتیں کریں گے،

وہ کہ جن کے اِشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گا اور جو قبیلۂ رَبیعہ و مُضَر کے سردار ہوں گے ظاہر ہو چکے ہیں۔ یہ سُن کر عامِر نے بیوی سے کہا: تُو سُن رہی ہے کہ یہ پتّھر کیا کہہ رہا ہے! بولی اِس سے پوچھئے: اُس پیدا ہونے والے سعادت مند کا نام کیا ہے جن کے نور سے اللہ پاک نے سارے جہان کو روشن فرما دیا ہے؟ عامِر نے کہا: اے غیب سے آنے والی آواز! اِس پتھر نے صِرف آج ہی بات کی ہے یہ تو بتاؤ اُس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا: **اُن کا نامِ نامی اِسمِ گرامی محمد** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **ہے جو صاحبِ زَم زَم و صَفا (یعنی حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام**) کے بیٹے ہیں، ان کی زمین "تِہامہ" ہے اور اُن کے دونوں کندھوں کے دَرمیان "مُہرِ نُبوَّت" ہے وہ جب چلیں گے تو بادَل اُن پر سایہ کرے گا۔** (نہیں نہیں بلکہ بادَل اُن سے سایہ حاصِل کرے گا)

اِتنے میں عامِر کی بیمار بیٹی جو کہ نیچے بے خبر سو رہی تھی اپنے پاؤں پر چلتی ہوئی چھت پر آ گئی، عامِر نے حیران ہوتے ہوئے کہا: اے میری بیٹی! تیری وہ تکلیف کہاں گئی جس میں تم مبتلا تھی اور جس نے تیرا جینا مشکل کر رکھا تھا؟ بیٹی نے جواب دیا: اَبا جان! میں دُنیا جہان سے بے خبر سو رہی تھی کہ میں نے اپنے سامنے نور کی تجلّی دیکھی، میرے سامنے ایک بُزرگ تشریف لائے، میں نے پوچھا: یہ نُور کیسا ہے جو میں دیکھ رہی ہوں اور یہ کون بُزرگ ہیں، جن کے مُبارک دانتوں کے نور نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے؟ جواب آیا: یہ عدنان کے بیٹے کا نور ہے (حضرتِ عدنان رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باپ دادوں میں سے ایک بزرگ ہیں) جس سے کائنات پُر نور ہو رہی ہے، اُن کا نامِ نامی اِسمِ

گرامی اَحمد و محمد ہے، فرمانبرداروں پر رَحم اور خطاکاروں سے دَرگُزر فرمائیں گے۔ میں نے پوچھا: ان کا دِین کیا ہے؟ جواب دیا: وہ ”دِینِ حَنیف“(یعنی سچے دِین) پر ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کِس کی عبادت کرتے ہیں؟ جواب ملا: اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ کی یعنی اُس اللہ پاک کی جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ تو جواب مِلا: میں اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں جسے نورِ محمدی کے اُٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ میری اِس تکلیف کو نہیں دیکھتے؟ فرشتے نے کہا: ہاں! تم نبیِّ احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَسیلے سے دُعا کرو۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے میں نے محبوب کی ذات میں اپنا راز و دَلیل رکھی ہے، جو کوئی مجھ سے میرے محبوب کے وَسیلے سے دُعا کرے گا میں اُس کی مشکل کو حل کر دوں گا[1] اور جنہوں نے میری نافرمانی کی ہے میں اُن کے بارے میں قیامت کے دِن اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَفیع (یعنی سِفارش کرنے والا) بناؤں گا۔ وہ بچی کہہ رہی ہے کہ یہ سُنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور سچے دِل سے اللہ پاک سے دُعا کی اور پھر اپنے ہاتھوں کو چہرے اور جِسم پر پھیرا، جب نیند سے اُٹھی تو ایسی تھی جیسے اَب آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

---

1 ...... ہم بھی دُعا کرتے ہیں یااللہ! ہمارا ایمان سَلامت رکھنا، مولائے کریم! بُرے خاتمے سے بچانا، یااللہ! گناہوں کی بیماریوں سے شِفا دے دے، یااَللہ! ظاہری باطنی اَمراض سے شِفا عطا فرما، پَروردگار! نورِ احمدی کا صَدقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے راضی ہو جا، اے پَروردگار! جشنِ وِلادت کا واسطہ ہمیں جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا کر دے، یااللہ! ساری اُمّت کی مَغْفِرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ سُن کر عامِر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: بیشک ہم نے اِس (مُبارَک ہستی) کی عجیب و غریب نشانیاں دیکھی ہیں، میں اُن کی محبت اور دِیدار کے شوق میں جنگلوں اور دُشوار گزار وادیوں کو طے کروں گا۔ چنانچہ عامِر یمنی اور اُس کے تمام گھر والے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے سفر کا اِرادہ کیا، سرزمینِ مکہ میں داخل ہو کر بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مکانِ عالیشان کا پتا پوچھ کر دَروازے پر دَستک دی۔ بی بی آمنہ خاتون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے آنے کا مقصد پوچھا: تو اُنہوں نے عرض کی: ہمیں اپنے لختِ جگر، نورِ نظر کا نُور بَرسانے والا چہرہ دِکھا دیجئے جس نے اپنی چمک دَمک سے ساری دُنیا کو چمکا دیا ہے جن کے طفیل اللہ کریم نے کائنات کو روشن فرما دیا ہے۔ حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: میں اَبھی اپنا نورِ نظر (یعنی اپنا پیارا پیارا بیٹا) تمہیں نہیں دِکھاؤں گی کیونکہ مجھے یہودیوں کا ڈر ہے کہیں وہ اِن کو نقصان نہ پہنچائیں اور میں نہیں جانتی کہ تم کون لوگ ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ عامِر اور اُس کے گھر والوں نے کہا: ہم نے تو اِسی آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں اپنے وطن اور اپنے دِین (یعنی اپنے باطل مذہب) کو چھوڑا ہے کہ اِس نور والی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے اپنی آنکھوں کو روشن کریں جن کے دربار میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام و نامُراد نہیں لوٹے گا۔ یہ سُن کر بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اچھا اگر تمہارا میرے پیارے بیٹے کے دیدار کے بغیر گزارا نہیں تو جلدی نہ کرو کچھ دیر ٹھہرو۔ یہ فرما کر آپ اپنے مکانِ عرش

نشان میں تشریف لے گئیں، تھوڑی ہی دیر میں اِرشاد فرمایا: اَندر آ جاؤ۔ اِجازت مِلتے ہی وہ اُس مُبارَک کمرے میں داخل ہوئے جس میں دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرماتے تھے، وہاں کے اَنوار وتجلّیات میں ایسے گُم ہوئے کہ دُنیا و دُنیا میں جو کچھ ہے اِس سے بے خبر ہو گئے، بے ساختہ اللہ پاک کا ذِکر کرنے لگے، جیسے ہی چہرۂ پُرانوار سے پَردہ اُٹھا تو دیدار کرتے ہی یکدم اُن کی چیخیں نِکل گئیں، اِتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں، قریب تھا کہ اُن کی روح اُن کے جسم سے نکل جاتی۔ آگے بڑھ کر رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے ننھے مُبارَک ہاتھوں کو چُوما۔ حضرتِ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اَب جلدی سے چلے جائیے، آخر کار نہ چاہتے ہوئے عامِر یمنی دِل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھر سے باہر آئے۔ عامِر یمنی کا حال ہی بدل چکا تھا، وہ اُس نورانی چہرے کے دِیدار کے عاشقِ زار بن چکے تھے، دِیوانہ وار چیخ کر کہنے لگے: مجھے حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر واپس لے چلو اور دوبارہ اِلتجا کرو کہ مجھے دِیدار کرا دیں۔ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر واپس آئے جوں ہی عامِر یمنی نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو دیکھتے ہی لپکا اور قدموں میں گر گیا پھر ایک زوردار چیخ ماری اور اُس کی رُوح اُن ننھے ننھے قدموں پر قربان ہوگئی۔ (1)

اَمجدؔ کا دِل مُٹّھی میں لے کر سوتے ہو کیا انجان!

ننھّے قدموں میں سر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان مَدَنی

مدینہ

(1) ...... نعمتِ کبریٰ، ص ۵۲۔

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُو، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُو، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دَسویں حصے کا شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا

حضرتِ سَیِّدُنا امام اِبراہیم بِن اَحمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:703ھ) فرماتے ہیں: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مِیلاد کی رات ساری مخلوق سَر کے بل کھڑی رہے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شکر ادا کرتی رہے جو اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں تو اُس کے دَسویں حصے کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتے۔[1]

بھلائیوں اور سَعادتوں کے دَروازے کھول دیئے گئے

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زَکَرِیّا بِن محمد بِن محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:682ھ) فرماتے ہیں: (رَبیع الاوّل شریف) یہ وہ مُبارَک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت وُجود کے صَدقے دُنیا والوں پر بھلائیوں اور سَعادتوں کے دَروازے کھول دیئے ہیں۔[2] نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دِن پیدا ہوئے اور پیر کے دِن ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ظاہر ہوئی، مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے ہجرت پیر کے دِن ہوئی، پیر کے دِن مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا

مدینہ

1 ...... سبل الھدی والرشاد، الباب الثانی عشر فی فرح جدہ عبد المطلب بہ... الخ، ۳۶۱/۱۔

2 ...... عجائب المخلوقات والحیوانات، فی شھور العرب، ص۶۸۔

میں داخِل ہوئے۔[1] پیر کا دِن بڑا مُبارَک دِن ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں جو اسلامی بھائی "مَدَنی اِنعامات" کے مُطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ پاک کے وہ نیک بندے اور عاشقانِ رَسُول ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں کہ پیر شریف کا روزہ رکھنا سنّت ہے۔

مکانِ وِلادت پر دُعا قبول ہوتی ہے

جس مُبارَک مکان میں اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (یعنی BIRTH) ہوئی، تاریخِ اِسلام میں اُس مقام کا نام "مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" (یعنی نبی کی پیدائش کی جگہ) ہے ، یہ بہت ہی مُتَبَرَّک (یعنی بابرکت) مقام ہے۔ علّامہ قطبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔[2] خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے یہاں مسجد تعمیر کروائی تھی۔ اِس مسجد کو کئی مرتبہ تعمیر کیا گیا، یہ اِنتہائی خوبصورت عمارت تھی جس کے اکثر حصے پر سونے سے کام کیا گیا تھا۔[3]

وِلادت کی جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی

علّامہ اَبُو الْحُسَین محمد بن احمد جُبیر اُندلسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (وفات:614ھ) اِس مکانِ عالیشان کا ذِکر کرتے ہوئے (اپنے زمانے کے حساب سے) لکھتے ہیں: وہ مُقدّس جگہ جہاں

---

1 ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۵۹۴، حدیث: ۲۵۰۶۔

2 ...... بلد الامین، ص ۲۰۱۔

3 ...... جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۵۱۷ تا ۵۲۷ ملتقطاً۔

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (یعنی BIRTH) ہوئی، اُس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی (یہ جگہ یوں لگتی ہے) جیسے چھوٹا سا پانی کا تالاب ہو جس کی سطح چاندی کی ہو۔ یہ مُبارَک مکان رَبیعُ الْاَوَّل میں پیر کے دِن کھولا جاتا ہے کیونکہ رَبیعُ الْاَوَّل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا مہینا اور پیر وِلادت کا دِن ہے، لوگ اِس مکان میں بَرَکتیں لینے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں یہ دِن ہمیشہ سے ''یَوْمِ مَشْهُوْد'' ہے یعنی اِس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔[1]

مکانِ وِلادت میں حاضری کی سعادت

آہ آہ آہ! اَب یہ سب معمولاتِ مُبارَکہ مَوقوف ہو گئے اور آجکل اس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اور اُس پر ''مَکْتَبَۃُ مَکَّۃِ الْمُکَرَّمَۃ'' کا بورڈ لگا ہوا ہے: مجھے اپنے ماضی کی یاد آگئی، تَحدیثِ نعمت کے لیے بیان کر رہا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے غالباً 1983ء میں اس مکانِ عالیشان میں داخِل ہونے کی سعادت پائی۔ اس وقت بھی وہاں لائبریری ہی تھی، میرے ساتھ ایک یا دو اسلامی بھائی بھی تھے تو وہاں ٹیبل کرسی پر بیٹھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ذِکرِ وِلادت شریف کیا تھا۔

مکانِ عالیشان کی بَرَکات

حضرت سُلیمان بن ابی مَرحَب کا بیان ہے: خلیفہ ہارونُ الرشید کی والدہ کے مکان خریدنے سے پہلے جو لوگ اِس میں رہتے تھے اُن کا کہنا ہے: اللہ پاک کی قَسم اِس

1 ...... تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص ۸۷ - ۱۲۷ ملتقطاً۔

گھر میں ہمیں نہ کبھی کوئی مصیبت آئی نہ کسی چیز کی حاجت ہوئی، جب ہم یہاں سے چلے گئے تو زمانہ ہم پر تنگ ہو گیا۔(1)

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ ابنِ ناصرُ الدّین دِمشقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:842ھ) فرماتے ہیں: جب میں نے 814 سنِ ہجری میں حج کیا تو اِس مسجد میں حاضر ہوا اور میلاد شریف کی جگہ کی زیارت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے اِس مکان شریف کی زیارت کی ہے اور اس سے بَرَکت حاصِل کی ہے۔(2)

مِیلادِ مُصطفٰے کا باقاعدہ آغاز کرنے والا بادشاہ

مِیلاد شریف میں نعتیں پڑھی جاتی ہیں، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر کیا جاتا ہے اور نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ جَواہِرُ الْبِحار جلد4 صفحہ نمبر88 پر ہے: ”سب سے پہلے مُرَوَّجَہ طریقے کے ساتھ باقاعدہ جَشْنِ وِلادت مَنانے کا آغاز اَرْبَل کے بادشاہ اَبُو سَعید مُظفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:630ھ) نے کیا۔ آپ کی فرمائش پر ابنِ دِحیہ نے مِیلاد کے موضوع پر کتاب ”اَلتَّنْوِیْرُ بِمَوْلِدِ الْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْر“ لکھی۔ اِس پر اَبُو سَعید مُظفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابنِ دِحیہ کو ایک ہزار سونے کے سکے بطورِ انعام عطا فرمائے۔“ سُبْحٰنَ اللہ کیسا پاکیزہ دور تھا اور کیسے قدر دان عاشقِ رَسُول تھے کہ مولود شریف کی کتاب لکھنے پر اتنا بڑا اِنعام دیا۔ اس سے یہ بھی پتا چلا کہ پہلے کے بزرگ اپنے

---

1. جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/ ۵۲۷۔
2. جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/ ۵۲۷۔

اَنداز پر خوب جشنِ وِلادت مَنایا کرتے تھے۔ کسی نے سوشل میڈیا پر سُوال کیا ”جَشنِ وِلادت مَنانے کا کہاں لکھا ہے؟“ اس کے جواب میں کسی عاشقِ رَسُول نے یہ دِلچسپ جواب دیا ”ہر عاشقِ رَسُول کی قِسمت میں لکھا ہے۔“

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا　　آیا اِسی دِن اَحمدِ مختار آگیا

گھر آمِنہ کے سیِّدِ اَبرار آگیا　　خوشیاں مَناؤ غمزدو غمخوار آگیا

اب مسکراتے آیئے سُوئے گناہ گار　　آقا اندھیری قبر میں عطّارؔ آگیا[1]

مدینے میں عظیمُ الشان اِجتماعِ میلاد

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بِن مُوسیٰ مدنی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات: 1320ھ) فرماتے ہیں: مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ایک زمانے تک بارہ رَبیعُ الْاَوّل کے دِن عظیمُ الشان اِجتماعِ مِیلاد ہوتا تھا، جس میں بڑے بڑے اِمام بیان فرماتے۔ بارہ رَبیعُ الْاَوّل کی صبح کا سورج نکلتے ہی مِیلاد شریف کی محفل کا آغاز ہوجاتا اور مِیلاد پڑھنے کیلئے چار اَئِمّہ (یعنی چار امام) مقرر ہوتے۔ محفل شریف حَرم شریف کے صَحن میں ہوتی۔ پہلے ایک امام صاحِبِ مِیلاد شریف کی مَخْصُوص کُرسی پر بیٹھ کر اَحادیث پڑھتے پھر دوسرے امام کُرسی پر بیٹھتے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت شریف پر بیان کرتے۔ پھر تیسرے امام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعت (یعنی دودھ پینے کا جو زمانہ تھا اس) پر بیان کرتے پھر چوتھے امام تشریف لاتے اور وہ ہجرت پر بیان کرتے۔ آخر میں لوگ شربت پیتے اور

مــــــــــــــدینہ

1 ...... وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ٢٠٠-٢٠١۔

بادام کا حلوہ لے کر واپس لوٹتے۔[1]

جَشنِ وِلادت پر خوشی مَنانے کا اِنعام

حضرتِ سَیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّحمٰن اِبنِ جوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (وفات:597ھ) فرماتے ہیں: جَشنِ ولادت پر خوشی کرنے والے کے لیے یہ خوشی جہنم سے رُکاوٹ بنے گی، جو جَشنِ وِلادت کی خوشی میں ایک دِرہم خرچ کرے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی شَفاعت فرمائیں گے، رَبِّ کریم اُسے ایک دِرہم کے بدلے 10 دِرہم عطا فرمائے گا۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو، تم دُنیا و آخرت میں بہت بھلائی کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سَیِّدُنا احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشنِ وِلادت مَنانے والے کو بَرکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حلہ (یعنی Green Robe) پہن کر وہ داخلِ جنَّت ہو گا۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی جَشنِ وِلادت مَناتے ہیں، کاش! اچھوں کے طفیل ہماری کاوِشیں بھی قبول ہو جائیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قول میں اپنی جیب سے خرچ کرنے کی بھی تَرغیب ہے کہ اگر کوئی عاشقِ رَسول جَشنِ وِلادت کی خوشی میں ایک دِرہم خرچ کرے تو اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی شَفاعت فرمائیں گے یعنی اگر تھوڑا سا بھی خرچ کیا تو وہ بھی ضائع نہ ہو گا اور جو زیادہ خرچ کرے گا تو ظاہر ہے جتنا

مدینہ

1 ...... رسائل فی تاریخ المدینۃ، ص۷۷ ملخصاً۔

2 ...... مجموع لطیف الانسی، مولد العروس، ص۲۸۱۔

شہد ڈالیں گے اُتنا میٹھا ہو گا۔

پوری محفلِ میلاد کھڑے ہو کر سننے والا بوڑھا

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ عباس مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات:1353ھ) نے فرمایا: میں بَیْتُ الْمُقَدَّس میں 12 رَبیعُ الْاَوَّل شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص شروع سے آخر تک اِنتہائی اَدب واِحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا۔ جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ میں مُصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کو "بِدعتِ سَیِّئہ" (بِدعتِ سیّ۔اہ یعنی بُری بِدعت) جانتا تھا۔ ایک دِن میں نے خواب میں دیکھا میں ایک بہت بڑے اِجتماع میں ہوں اور لوگ محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال، رَسُولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کرنے کے لیے کھڑے ہیں، جب آمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوئی تو تمام لوگوں نے اِنتہائی اَدب واِحترام کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، مگر میں تعظیم کے لیے کھڑا نہیں ہوا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تُو اَب کھڑا نہیں ہو سکے گا۔" جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اَب بھی بیٹھا ہوا ہوں۔ اِسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر میں کھڑا نہ ہو سکا۔ بِالآخر میں نے یہ مَنَّت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اِس مَرض سے شِفا دے دی تو میں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سُنا کروں گا۔ اِس مَنَّت کی بَرَکت سے اللہ کریم نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ تو اَب میرا یہ معمول بن گیا کہ اپنی مَنَّت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل

کھڑے ہو کر سنتا ہوں۔[1] عاشقوں کے اپنے اپنے رَنگ ہوتے ہیں۔

ایسی مَنَّت مانیں جسے پورا کر سکیں

اے عاشقانِ رَسُول! یہاں جو مَنَّت انہوں نے مانگی یہ مَنَّتِ شرعی نہیں، مَنَّتِ عُرفی تھی، مَنَّتِ عُرفی کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا لیکن اِس طرح کی جو جائز مَنَّتیں مانی جاتی ہیں انہیں پورا کر دینا چاہیے کہ اِسی میں بھلائی ہے۔ مَا شَآءَ اللہ انہوں نے مَنَّت مانی اللہ پاک نے انہیں شِفا دے دی اور وہ محفلِ میلاد کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ جوش میں آ کر آپ سب بھی اِس طرح کی مَنَّت ماننے لگ جائیں کیونکہ ساری محفل کھڑے ہو کر سننا سب کے بس میں نہیں ہوتا اور اگر بڑا اِجتماع ہو اور اس کے بیچ میں آپ کھڑے ہو جائیں تو اس سے پیچھے والوں کو پریشانی ہو گی اور وہ اِشارے کریں گے اور بٹھانے کے لیے کھینچیں گے اور یوں مَسائل پیدا ہوں گے۔ بالفرض اگر کوئی کسی ضَرورت کی وجہ سے کھڑا رہنا چاہے بھی تو بالکل دیوار کے ساتھ لگ کر اس کو کھڑا رہنا چاہئے تاکہ کسی کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔

اِیصالِ ثواب کے لیے مَنَّتیں

اِس طرح کی مَنَّتیں بھی مانی جا سکتی ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِیصالِ ثواب کے لیے کسی قرض دار کو ڈھونڈوں گا اور اس کا قرض ادا کر دوں گا یا قرض چُکانے میں کوئی حصہ لے لوں گا یا میں کسی مسجد کی چھت ڈلوا دوں گا یا پوری

مدینہ

1. الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴۔

مسجد بنا کر اس کا نام "فیضانِ میلاد" رکھ دوں گا۔ یوں ہی اس طرح کی مَنَّت بھی مانی جا سکتی ہے کہ میں کسی غریب کی شادی میں مدد کر دوں گا یا کسی بے گھر کو مکان دِلوا دوں گا یا کسی کا مکان تنگ ہے جس کی وجہ سے وہ تکلیف میں ہے تو میں اسے کُشادہ مکان دِلوا کر اس کی تکلیف دُور کر دوں گا یا کسی پر مکان کے کرائے چڑھے ہوئے ہیں تو کرائے اُتار دوں گا یا کسی پر بجلی کا بِل چڑھا ہوا ہے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِیصالِ ثواب کے لیے بِل اُتار دوں گا تو آپ اس طرح کی نیکی کی بہت سی عُرفی مَنّتیں مان سکتے ہیں اور جن کے پاس پیسا ہے وہ یہ کام کر سکتے ہیں اور ان کے لیے ایسے کام زیادہ مشکل بھی نہیں، البتہ دِل ہونا چاہیے ورنہ کہنے کو تو سبھی کہتے ہیں:

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے

یہ دِل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

جَشنِ وِلادت کی خوشی میں سادات کی حاجات پوری کریں

جَشنِ وِلادت کی خوشی میں غریبوں کو تلاش کریں بلکہ آپ کے پڑوسیوں اور خاندان میں بھی غریب ہوں گے آپ اُن کی مدد کریں یا جو بے چارے بے روزگار ہیں آپ انہیں چھوٹا موٹا کاروبار لگوا کر پاؤں پر کھڑا کر دیں وہ آپ کو زندگی بھر دُعائیں دیں گے تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِیصالِ ثواب کے لیے اس طرح کے کام بھی کیے جا سکتے ہیں۔ ہم جَشنِ وِلادت کے موقع پر سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِیصالِ ثواب کے لیے جو دیگیں پکاتے ہیں بے شک وہ بھی صحیح کام ہے اور ہمارا

چَراغاں کرنا بھی دُرُست ہے۔جَشنِ وِلادت کی خوشی میں آپ کسی سَیِّد صاحب کی مشکل کو حَل کر دیں یا کوئی سَیِّد صاحب بیمار ہوں تو ان کا پورا علاج اپنے اوپر لے لیں اور یہ نیت کریں کہ میں ان کا علاج کرواؤں گا،چاہے میرے لاکھوں روپے خرچ ہو جائیں یا کسی سَیِّد کی جوان بیٹی بیٹھی ہے تو آپ شادی کا خرچ دے دیں تاکہ اس بے چاری کا مسئلہ حل ہو جائے۔

خیال رہے! اگر کسی دُکھیارے بندے کی مدد کرنی ہو تو ڈنکے کی چوٹ پر عَلَی الْاِعْلَان، دِکھانے اور سنانے کے لیے نہیں بلکہ چپکے سے اس طرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ سے دیں تو دوسرے ہاتھ کو پتا نہ چلے۔اگر آپ کسی غریب کی مدد کرکے اُس کو سنائیں گے،اِحسان جتائیں گے تب تو ظاہر ہے اُس کو تکلیف پہنچے گی اور آپ کا کیا کرایا سب بیکار ہو جائے گا بلکہ اِیذائے مُسلِم کا گناہ سر آئے گا۔پارہ 3 سورۃُ البقرہ آیت نمبر 264 میں ارشادِ الٰہی ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ﴾ (پ۳،البقرۃ:۲٦٤)

ترجمۂ کنزالایمان:”اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔“

جشنِ وِلادت مَنانے کا مُنفَرِد اَنداز

اے عاشقانِ رَسُول! اَلْحَمْدُ لِلّٰه! عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک ”دعوتِ اِسلامی“ کے جَشنِ وِلادت مَنانے کا بھی ایک مُنفَرِد اَنداز ہے اور دعوتِ اسلامی کے اِجتماعِ میلاد کی بھی کیا بات ہے! چُنانچہ ایک عاشقِ رَسُول کا کچھ اِس طرح بیان ہے: شَبِ عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نکری گراؤنڈ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی

طرف سے کیے جانے والے ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات کے بہت بڑے اِجتماعِ مِیلاد میں ہم چند اسلامی بھائی حاضِر ہوئے۔ بر سبیلِ تذکرہ (یعنی باتوں باتوں میں) ایک اسلامی بھائی کہنے لگے: دعوتِ اسلامی کے اِجتماعِ مِیلاد میں پہلے کافی رِقّت ہوا کرتی تھی اَب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سُن کر دوسرا بولا: یار! آپ کی یہاں بھول ہو رہی ہے، اِجتماعِ میلاد کی کیفیت تو وُہی ہے مگر ہمارے دِلوں کی کیفیت پہلے جیسی نہیں رہی، ذِکرِ رسول بھلا کیسے بدل سکتا ہے! ہماری ذِہنیَّت تبدیل ہو گئی ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے بصد عقیدت و اِحترام، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حسین تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف سنیں تو اِنْ شَآءَ اللہ کرم بالائے کرم ہو گا۔

پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی وَسوسوں پر مبنی غیر ذِمّہ دارانہ اِعتراض اگرچِہ قدموں کو مُتَزَلزَل (یعنی ڈگمگ) کر کے، بوریت دِلا کر اِجتماعِ مِیلاد سے محروم کر کے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اِسلامی بھائی کا جواب صد کروڑ مرحبا! کہ وہ نفسِ لَوّامہ کو جگانے والا اور شیطان کو بھگانے والا تھا۔ چُنانچِہ وہ جواب تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا۔ میں نے ہمّت کی، قدم اُٹھائے اور اِجتماعِ مِیلاد کے وَسط (یعنی بیچ) میں جا پہنچا اور عاشِقانِ رسول کے اندر جم کر بیٹھ گیا اور نعتوں کے پُر کیف نغموں میں کھو گیا۔ صُبحِ صادِق کا سُہانا وقت قریب آیا، تمام عاشِقانِ رسول صُبحِ بہاراں کے اِستِقبال کیلئے کھڑے ہو گئے، اِجتماع پر ایک وَجد سا طاری تھا، ہر طرف مرحبا یا مُصطَفٰے! کی دھومیں مچی تھیں، شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرود

وسلام کے گُلدستے پیش کئے جا رہے تھے، عاشقانِ رسول کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، مجھ پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی، میری گنہگار آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بُوندکیاں اور خوشگوار پُھوار برستی دیکھی، گویا سارے کا سارا اِجتماع رحمت کی بارش میں نہا رہا تھا، میں سر کی آنکھیں بند کئے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین تصوُّر میں گُم دُرُود وسلام پڑھنے میں مشغول تھا۔ یکایک دِل کی آنکھیں کُھل گئیں، سچ کہتا ہوں، جس کا جَشنِ وِلادت مَنایا جا رہا تھا اُسی نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سراپا گنہگار پر کَرَم بالائے کَرَم فرما دیا اور مجھے اپنا دِیدار کرا دیا، دِیدار سے کلیجا ٹھنڈا ہو گیا۔ واقعی اُس اسلامی بھائی نے بِالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا اِجتماعِ میلاد تو حسبِ سابِق (یعنی پہلے کی طرح) سوز و رِقّت والا ہی ہے مگر ہماری اپنی کیفیت بدل گئی ہے، اگر ہم مُتوجِّہ رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے   دِیدۂ کَور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

کوئی آیا پا کے چلا گیا، کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کَرَم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁❁❁

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مُراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابو داوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن کبریٰ للنسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شرح معانی الآثار للطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی حنفی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء
صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم صغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
مسند البزار	حافظ ابوبکر احمد بن محمود البزار، متوفی ۲۹۲ھ	موسسہ علوم القرآن بیروت
تاریخ مدینۃ دمشق	امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، متوفّٰی ۵۷۱	دار الفکر بیروت
دارمی	حافظ عبدُ اللّٰہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمٰن خطیب تبریزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الترغیب والترھیب	حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مسند الشہاب	قاضی ابی عبدُ اللّٰہ محمد بن سلامۃ القضاعی	موسسۃ الرسالۃ بیروت
جامع الآثار	امام حافظ شمس الدین محمد بن عبد اللّٰہ بن محمد دمشقی، متوفی ۸۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
بہجۃ النفوس	امام ابو محمد عبدُ اللّٰہ اندلسی، متوفی ۶۹۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
نزھۃ القاری	شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام	سید محمد بن علوی المالکی الحسینی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۷۱ء
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ

بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مدارج النبوت	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
شواھد النبوۃ	مولانا عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
دلائل النبوۃ	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۳۰
سیرۃ حلبیۃ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الروض الانف	ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ خشعی سہیلی، متوفی ۵۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المواھب اللدنیۃ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شبیر برادرز لاہور
سبل الھدیٰ و الرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سیرۃ ابن ھشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری معافری، متوفی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
نسیم الریاض	شہاب الدین بن احمد بن الخفاجی، متوفی ۱۰۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
وسائل الوصول	یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار المنہاج ۱۴۲۳ھ
الخصائص الکبری	جلال الدین عبد الرحمن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
نعمتِ کبریٰ	احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	قادری کتب خانہ سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ
جواہر البحار	یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفریح الخاطر	سید عبد القادر اربلی	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
سیرتِ مصطفٰی	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
عاشقِ اکبر	شیخ طریقت امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ

الزواجر	ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	موسسۃ الریان
جہنم کے خطرات	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ کراچی
میزان الکبریٰ	ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
دلائل الخیرات	ابو عبدُ اللہ محمد بن سلیمان جزولی	دار الفقہ دبئی ۱۴۲۳ھ
الابریز	شیخ احمد بن مبارک مغربی، متوفی ۱۱۵۵ء	موافقۃ وزارۃ الاعلام السوریۃ
تذکرۃ بالاخبار	محمد بن احمد بن جبیر اندلسی	دار السویدی للنشر والتوزیع ابو ظبی
رسائل فی تاریخ المدینۃ	---	دار الیمامۃ السعودیۃ
المجموع لطیف الانسی	دکتور عاصم ابراہیم الکیالی حسینی	نوریہ رضویہ پبلی شنگ کمپنی ۱۴۳۶ھ
رِسالہ نور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ کراچی
شانِ حبیب الرحمٰن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
خطباتِ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۸ھ
عجائب المخلوقات والحیوانات	عماد الدین ذکریا بن محمد بن محمود قزوینی، متوفی ۶۸۲ھ	موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۱ھ
بلد الامین	ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب	مکتبہ نظامیہ ساہیوال
101 مدنی پھول	شیخ طریقت امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوقِ نعت	شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۲۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
قبالۂ بخشش	مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش	شیخ طریقت امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پہلے اسے پڑھ لیجیے!	1	واپسی پر بھی سَلام کیجیے	13
والِدَینِ مُصطفٰے (بیان:1)	3	دُرُست طریقے سے سَلام کیجیے	14
دُرُود شریف کی فضیلت	3	مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَه (بالغان) میں شرکت کیجیے	15
والدِ مصطفٰے کی شان	3	**اُمّت سے آقا کی مَحَبَّت** (بیان:2)	17
غیبی سواروں نے جان بچائی (حکایت)	4	دُرُود شریف کی فضیلت	17
نکاح ہو گیا	4	مسلمانوں پر الله کا بڑا احسان	17
حضرت عبدُ الله کی وفات	5	رَحمت و شفقت کے دَریا بہا رہے ہیں	18
بی بی آمنہ کی وفات	6	رَحمت والی اُمّت	19
وفات کے وقت بی بی آمنہ نے اَشعار پڑھے	6	اَب میری آنکھیں ٹھنڈی اور دِل خوش ہوا	20
دُنیا مَرے گی مگر میں کبھی نہیں مَروں گی!	7	اُمّت کی اکثریت جنّتُ الفردوس میں رہے گی	21
فوت شُدہ والِدین زندہ ہو گئے!	8	”اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ“ لب پہ جاری رہا	22
والدینِ کریمین نے کبھی بُت پرستی نہیں کی	9	**محبتِ رَسُول** (بیان:3)	25
آقا کے تمام باپ دادا اہلِ ایمان تھے	9	دُرُود شریف کی فضیلت	25
جنّتی مچھلی	10	محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے	25
والدینِ کریمین جنّتی ہیں	10	الله کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے	26
عُلَمائے کِرام کے اِرشادات	11	اِتباعِ رَسُول کے بغیر کوئی چارہ نہیں	28
14 سو سال کے بعد بھی بدن سَلامت!	12	ماں باپ سے بھی بڑھ کر محبت ہونی چاہیے	28
سَلام کے بارے میں مَدَنی پھول	13	مدینے کا ذرَّہ ذرَّہ پیارا ہے	29

عنوان	صفحہ
صِدّیق کے لئے ہے خُدا اور رَسُول بس	30
تینوں آرزوئیں پوری ہوئیں	30
بے قرار ہو کر رونے لگتے	31
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں	31
سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر...	32
دِل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں	32
جو جس سے محبت کرتا ہوگا وہ...	32
سب سے بڑا خوش نصیب	33
آپ کس کے ساتھ قیامت میں اُٹھنا چاہتے ہیں؟	34
سچے عاشقِ رَسُول کی علامت	36
اِختیاراتِ مصطفٰے (بیان:4)	39
دُرُود شریف کی فضیلت	39
آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مالِک و مختار ہیں	39
جنّت و دوزخ کی چابیاں ہاتھ مُبارک میں دیدی گئیں	40
جِدھر اِشارہ فرماتے اُسی طرف چاند جھک جاتا	41
اَحکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد ہیں	42
مالکُ الاحکام ہونے کے متعلق دو رِوایات	43
آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت کا دَروازہ کھولیں گے	44

عنوان	صفحہ
شَفاعت کی مختلف اَقسام	45
دُرُودِ پاک پڑھنے والے کے لیے شَفاعت	46
شَفاعت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ	46
اَخلاقِ مُصطفٰے (بیان:5)	49
دُرُود شریف کی فضیلت	49
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا	49
یہودیوں کے عالِم کا قبولِ اِسلام (حکایت)	50
اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ (حکایت)	53
جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرما دیا	54
اَخلاقِ حسنہ کی چند جھلکیاں	55
صورتِ مُصطفٰے (بیان:6)	59
دُرُود شریف کی فضیلت	59
حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے	59
اِیمان اَفروز شَرح	60
سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُلیہ مُبارَک	61
گویا جسمِ مُبارَک چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا	63
مُبارَک آنکھیں بڑی بڑی اور سُرمگیں	64
آسمان کے دَروازے کھلنے کی آواز سُن لیتے	66

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حُسن وجَمالِ مصطفےٰ (بیان:7)	69	خوشبودار آقا کی خوشبوئیں	79
دُرُود شریف کی فضیلت	69	ایک اِیمان اَفروز خواب	80
دُنیا سے نرالا حُسن وجمال	69	بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں وَاللہ	80
چہرۂ انور کی شان	70	تہجُّد کے وقت محسوس ہونے والی غیبی خوشبو	81
آنکھوں سے نور نکل کر آسمان کی بلندیوں میں پھیل گیا	70	چھینکنے کے بارے میں چند مفید باتیں	81
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو	71	**سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دِیدار** (بیان:8)	85
جسمِ اَنور کی روشنی سورج کی روشنی پر غالِب آجاتی	72	دُرُود شریف کی فضیلت	85
آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا سایہ نہ تھا	72	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دِیدار فیض آثار	85
نورانی پیشانی پر پسینا نور کی طرح چمکتا	73	سرکار کے دِیدار کے مزے (حکایت)	86
تہبند شریف کی برکت (حکایت)	74	خواب میں دِیدار کرنے والے کے لیے بشارت	86
خَچَّر۔ سانپ	75	آئینہ دیکھا تو صورتِ مصطفےٰ نظر آئی	87
ہر شے پہ لکھا ہے نامِ محمد	76	ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں	88
بدن پر نہ مکھی بیٹھی، نہ مچھر نے کاٹا	76	عاشقِ رَسُول کی مِعراج سرکار کا دِیدار	89
یااللہ! ڈینگی وائرس کا خاتمہ ہو!	77	سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی بَرَکات	89
پسینا مُبارَک کی خوشبو تمام اہلِ مدینہ کو پہنچتی	77	شیطان شکل اِختیار نہیں کر سکتا	90
کائنات کی سب سے بہترین خوشبو	78	شیطان کسی بھی نبی اور فرشتے کی شکل نہیں بنا سکتا	91

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
104	اے اللہ! مجھے سراپا نور بنادے	91	جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی 24000 مرتبہ حاضری
105	جبریل اِنسانی شکل میں	92	ہر رات سرکار کا دِیدار
105	مَلَکُ الْمَوت اِنسانی شکل میں	92	84 بار دِیدار کرنے والی خاتون
106	"اِثْمِدْ" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول	93	75 بار جاگتے میں دِیدار
109	**پیارے آقا کا پیارا بچپن** (بیان:10)	94	عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کیجئے
109	دُرُود شریف کی فضیلت	95	**نور والے آقا** (بیان:9)
109	نورانی چہرے کی روشنی	95	دُرُود شریف کی فضیلت
111	سب گھروں سے مشک کی خوشبو آنے لگی	95	گمی ہوئی سُوئی مل گئی (حکایت)
112	ابو جہل کی اُونٹنی	96	حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ نور
113	بار گاہِ رِسالت میں پتھر بھی سَلام کرتے ہیں	97	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نوری بشر ہیں
115	فرشتے جھولا جُھلاتے	97	اپنے عقائد پر جمے رہیں
115	بادل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کرتا	101	سرکار عَلَیْہِ السَّلَام مسکراتے تو دَر و دِیوار روشن ہو جاتے
116	بچپن شریف میں ہی کھیل سے نفرت	101	نور والے آقا کے نورانی ہاتھ کا معجزہ
117	بی بی حلیمہ کے لیے چادر بچھادی	102	دانتوں کے دَرمیان سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں
118	مرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یَا رَسُوْلَ اللہ!	103	مولیٰ! کس کے نُور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟
118	رَضاعی بڑی بہن	103	14 ہزار سال پہلے...

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سونے، جاگنے کے بارے میں پانچ مَدَنی پھول	119	دُرُود شریف کی فضیلت	133
آمدِ مُصطفٰے ہوئی کُفر روانہ ہوگیا (بیان:11)	121	ولادتِ باسعادت سے متعلق عجیب حکایت	133
دُرُود شریف کی فضیلت	121	دَسویں حصے کا شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا	139
نور سے اپنے سرورِ عالَم دُنیا جگمگانے آئے	121	بھلائیوں اور سعادتوں کے دَروازے کھول دیئے گئے	139
رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے	124	مکانِ وِلادت پر دُعا قبول ہوتی ہے	140
بے سہاروں کو سہارا مل گیا	124	وِلادت کی جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی	140
کعبے کو وَجد آ گیا	125	مکانِ وِلادت میں حاضِری کی سعادت	141
زمانۂ جاہلیت کی خرابیوں میں سے ایک بدترین خرابی	125	مکانِ عالیشان کی بَرَکات	141
		میلادِ مصطفٰے کا باقاعدہ آغاز کرنے والا بادشاہ	142
اِسلام نے عورت کو بلند مقام عطا کیا	126	مدینے میں عظیمُ الشّان اِجتماعِ میلاد	143
بچّہ ہے یا بچّی؟ جاننے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کرانا کیسا؟	127	جَشنِ وِلادت پر خوشی مَنانے کا اِنعام	144
الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ نے گھر اُجاڑ دیا	128	پوری محفلِ میلاد کھڑے ہو کر سننے والا بوڑھا	145
بیٹیوں کی پیدائش پر مُنہ بگاڑنا کفار کا منحوس طریقہ	129	ایسی مَنَّت مانیں جسے پورا کر سکیں	146
بیٹی ملنے پر بھی شکرِ الٰہی بجالانا چاہیے	129	ایصالِ ثواب کے لیے مَنّتیں	146
عورتوں کے لیے پَردے کا حکم	129	جَشنِ وِلادت کی خوشی میں سادات کی حاجات پوری کریں	147
زَمانۂ جاہِلیّت والی بے پردگی	130	جَشنِ وِلادت مَنانے کا منفرد انداز	148
لِباس کے بارے میں چند مفید باتیں	131	ماخذ و مَراجع	151
سرکار کی آمد مَرحبا! (بیان:12)	133	فہرست	155

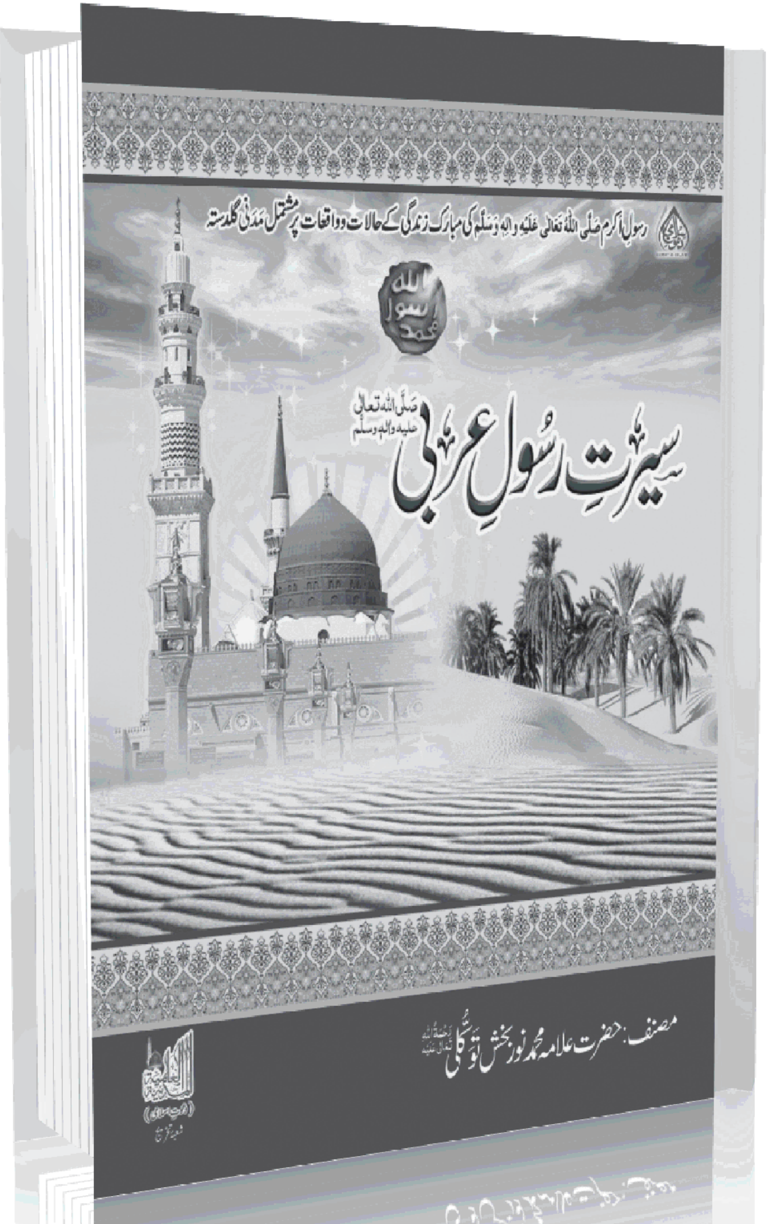
رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک زندگی کے حالات وواقعات پر مشتمل مدنی گلدستہ
اللہ رسول محمد
سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم
مصنف: حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت

گناہ کرنا تو دور کی بات ہے گناہ کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے۔

(امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ۔
مدنی مذاکرہ، 08شوال المکرم 1441ھ، 30مئی 2020)

978-969-722-048-9
01013091

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net